کتابُ الجہاد

تفہیمُ السُّنۃ 11

جہاد کے مسائل



محمد اقبال کیلانی

حدیث پبلیکیشنز
2- شیش محل روڈ- لاہور
فون: 7232808

تفہیم السنۃ (۱۱)

کتاب الجہاد

جہاد کے مسائل

ابو حمزہ محمد اقبال کیلانی
جامعہ ملک سعود ○ الریاض

حدیث پبلیکیشنز ○ ۲۔ شیش محل روڈ لاہور

نام کتاب — جہاد کے مسائل
نام مولف — ابو حمزہ محمد اقبال کیلانی بن مولانا حافظ محمد ادریس کیلانی رحمہ اللہ
اہتمام — ہارون الرشید کیلانی
ناشر — حدیث پبلیکیشنز، ۲ شیش محل روڈ، لاہور
طبع اول — نومبر ۱۹۹۶ء
قیمت — ۵۶ روپے

رابطہ کے لئے

1- ہارون الرشید کیلانی
۲ - شیش محل روڈ، لاہور

2- محمد اقبال کیلانی
ص ب : ۸۰۰، الریاض ۱۱۴۲۱، سعودی عرب
فون، گھر : ۴۰۶۵۳۳، دفتر : ۴۱۷۳۳

فهرس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ، اَمَّا بَعْدُ!

جہاد کا مادہ "جہد" ہے جس کا مطلب ہے کسی مقصد کے حصول کے لئے بھرپور کوشش اور دوڑ دھوپ کرنا۔ یہ لفظ جب اسلامی اصطلاح کے طور پر استعمال ہوتا ہے تو "جہاد فی سبیل اللہ" کے الفاظ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے جس کا مطلب ہے اللہ کی راہ میں سعی اور کوشش کرنا' یعنی دین اسلام کے غلبہ ' دین اسلام کے تحفظ اور دین اسلام کی دعوت اور اشاعت کے لئے بھرپور سعی اور کوشش کرنا۔ جہاد کی تین اقسام ہیں جیسا کہ رسول اکرم ﷺ کے ارشاد مبارک سے ظاہر ہے۔

﴿جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ وَ اَلْسِنَتِكُمْ۝﴾

"یعنی مشرکوں کے ساتھ اپنے مالوں ' اپنی جانوں اور اپنی زبانوں سے جہاد کرو۔" (ابوداؤد) مال سے جہاد یہ ہے کہ دین اسلام کے غلبہ ' دین اسلام کے تحفظ اور دین اسلام کی دعوت و اشاعت پر اپنا مال خرچ کیاجائے ۔ جان سے جہاد یہ ہے کہ زمانہ امن میں اپنے جسم و جان کی تمام صلاحیتیں مذکورہ مقاصد کے حصول کے لئے صرف کردی جائیں اور زمانہ جنگ میں مذکورہ مقاصد کے حصول کی خاطر میدان جنگ میں دشمنان دین سے مقابلہ کیاجائے انہیں قتل کیاجائے اور اپنی جان کا نذرانہ شہادت کی صورت میں اللہ کے حضور پیش کیاجائے۔جہاد کی اس صورت کے لئے قرآن مجید میں "قتال فی سبیل اللہ" کے الفاظ استعمال کئے گئے ہیں قتال فی سبیل اللہ کو جہاد بالسیف بھی کہاجاتاہے۔ زبان سے جہاد یہ ہے کہ مذکورہ مقاصد کے حصول کی خاطر اپنی زبان سے مسلمانوں کے جذبات ابھارے جائیں اور دشمنان اسلام کے حوصلے پست کئے جائیں۔

زیر نظر کتاب کا موضوع چونکہ جہاد بالسیف یا قتال فی سبیل اللہ ہے لہذا جہاں کہیں بھی جہاد کا لفظ استعمال ہوگا اس سے مراد جہاد بالسیف یا قتال فی سبیل اللہ ہی ہوگا۔

جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت

قرآن وحدیث میں جہاد فی سبیل اللہ کی بڑی فضیلت بیان کی گئی ہے قرآن مجید کی چند آیات کا

خلاصہ درج ذیل ہے۔
۱۔ اللہ تعالیٰ نے مجاہدین سے بلندی درجات' مغفرت اور اپنی رحمت کا وعدہ فرمایا ہے۔(سورہ نساء آیت نمبر۹۶)
۲۔ اللہ کی راہ میں مرنے اور مارنے والوں کے لئے اجر عظیم ہے۔ (سورہ نساء آیت نمبر۷۴)
۳۔ قتال کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ توبہ قبول فرمائے گا'ان کی نصرت فرماکر کفار و مشرکین کو ذلیل اور رسوا کرے گا۔ (سورہ توبہ آیت نمبر۱۴-۱۵)
۴۔ قتال کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ نے نہروں بھری جنت میں بہترین اور عمدہ گھروں کا وعدہ فرمایا ہے۔(سورہ صف آیت نمبر۱۲)

جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت میں چند احادیث مبارکہ ملاحظہ ہوں۔
۱۔ جہاد کی نیت سے چند گھنٹے سفر کرنا روئے زمین کی ساری دولت سے افضل ہے ۔(مسلم)
۲۔ گھڑی بھر کے لئے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا لیلتہ القدر میں حجر اسود کے قریب قیام کرنے سے بہتر ہے۔ (ابن حبان)
۳۔ اونٹنی کا دودھ دوہنے کے وقت کے برابر جہاد کرنے والے پر جنت واجب ہوجاتی ہے۔ (ترمذی)
۴۔ اللہ کی راہ میں ایک تیر چلانے کا ثواب ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔(ابن ماجہ)
۵۔ قیامت کے روز مجاہدین کے درجات سب سے بلند ہوں گے۔ (مسلم)
۶۔ مجاہد جب تک جہاد میں رہتا ہے اسے مسلسل روزے رکھنے' مسلسل قیام کرنے اور مسلسل رکوع و سجود کرنے کا ثواب ملتا ہے ۔ (نسائی)
۷۔ مجاہد اور شہید' فرشتوں سے افضل ہیں اور قیامت کے روز بلا حساب جنت میں جائیں گے۔ (حاکم)
۸۔ قیامت کے روز شہید تازہ خون کے ساتھ اللہ کے دربار میں حاضر ہوگا' جس سے مشک کی خوشبو آرہی ہوگی۔(بخاری)
۹۔ شہداء کی روحیں دوبارہ دنیا میں آکر شہید ہونے کی تمنا کرتی ہیں ۔(مسلم)
۱۰۔ جنت میں سب سے زیادہ خوبصورت گھر شہداء کے ہوں گے۔(بخاری)
۱۱۔ شہید قیامت کے روز اپنے اعزہ و اقارب میں سے ستر(۷۰)افراد کی سفارش کر سکے گا۔(ابن ماجہ)

قرآن و حدیث میں جہاد کی تعلیم اور ترغیب کو سامنے رکھتے ہوئے رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ پر ایک نظر ڈالی جائے تو یہ بات سو فیصد درست نظر آتی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے یہ الفاظ مبارک

﴿لَوَدِدْتُ أَنْ أُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَى ثُمَّ أُقْتَلُ﴾

"یعنی میں چاہتاہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیاجاؤں پھر زندہ کیاجاؤں پھر قتل کیاجاؤں پھر زندہ کیاجاؤں پھر قتل کیاجاؤں پھر زندہ کیاجاؤں پھر قتل کیاجاؤں۔"(بخاری و مسلم وغیرہ) محض امت کو جہاد کی ترغیب دلانے یا جہاد کی فضیلت ظاہر کرنے کے لئے نہ تھے بلکہ صادق المصدوق ﷺ اپنے دل کی گہرائیوں سے یہ خواہش رکھتے تھے کہ وہ اپنے اللہ تعالیٰ کے حضور اپنی جان کا نذرانہ پیش کریں لیکن اللہ تعالیٰ نے کسی مصلحت اور حکمت کی بناء پر آپ ﷺ کی یہ خواہش پوری نہیں فرمائی۔

جہاد کے لئے قرآن و حدیث کی تعلیم اور سنت مطہرہ کی ترغیب کا ہی یہ نتیجہ تھا کہ صحابہ کرامؓ زندگی سے کہیں زیادہ موت سے محبت کرتے تھے جہاد پر نکلنے کے بعد اپنے بال بچوں میں واپس آنے کی بجائے اپنے اللہ کے پاس پہنچنا زیادہ محبوب رکھتے تھے۔

جنگ بدر میں ایک صحابی حضرت عوف بن حارث رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا"یارسول اللہ ﷺ ! اللہ تعالیٰ بندے کی کس بات سے (خوش ہوکر) مسکراتا ہے؟" آپ ﷺ نے فرمایا"اس بات سے کہ بندہ خالی جسم (یعنی حفاظتی ہتھیاروں کے بغیر)اپنا ہاتھ دشمن کے اندر ڈبودے۔" یہ سن کر حضرت عوف رضی اللہ عنہ نے اپنے بدن سے زرہ اتار پھینکی اور تلوار لے کر دشمن پر ٹوٹ پڑے حتی کہ خلعت شہادت سے سرفراز ہوئے۔

غزوہ احد کی تیاری ہورہی تھی قبیلہ بنو سلمہ کے ایک سفید ریش بزرگ حضرت عمرو بن جموح سلمی رضی اللہ عنہ ایک پاؤں سے لنگڑاتے لنگڑاتے خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور شکایت کی کہ "یارسول اللہ ﷺ ! میرے چار بیٹے ہیں یہ خود تو جہاد میں شریک ہونا چاہتے ہیں لیکن مجھے جہاد پر جانے سے روک رہے ہیں - خدا کی قسم میں تو لنگڑاتا لنگڑاتا جنت میں داخل ہونا چاہتاہوں -" حضرت عمروبن جموح رضی اللہ عنہ بڑھاپے اور ایک ٹانگ سے معذور ہونے کی وجہ سے جہادپر جانے کے مکلف نہ تھے لیکن رسول اکرم ﷺ ان کے جذبہ جہاد سے اس قدر متاثر ہوئے کہ بیٹوں سے ارشاد فرمایا۔"اپنے باپ کو جہاد پر جانے دو شاید اللہ تعالیٰ انہیں شہادت نصیب فرمادے۔" چنانچہ حضرت عمروبن جموح رضی اللہ عنہ یہ دعا کرتے ہوئے گھر سے نکلے -"الٰہی ! مجھے شہادت نصیب فرما اور مجھے ناامید گھرواپس نہ لانا۔" ایک ٹانگ سے معذور ہونے کے باوجود میدان جنگ میں بڑی بے جگری سے لڑے ساتھ ساتھ یہ فرماتے "میں تو جنت کا متلاشی ہوں میں تو جنت کا مشتاق ہوں -" حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کا ایمان صادق اور جذبہ کامل بارگاہ رب العزت میں شرف یاب ہوا اور آپ رضی اللہ عنہ لڑتے لڑتے شہادت کے بلند مرتبہ پر فائز ہوئے۔

جنگ احد میں جب نبی اکرم ﷺ کی شہادت کی افواہ پھیلی تو بہت سے صحابہ کرامؓ حوصلہ ہار بیٹھے حضرت انس بن نضر ؓ کا ادھر سے گزر ہوا تو پوچھا کس چیز کا انتظار کررہے ہو؟" صحابہ کرامؓ نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ تو شہید کردیئے گئے ہیں (اب جنگ کس لئے؟)" حضرت انس ؓ نے فرمایا"اب تم لوگ زندہ رہ کرکیا کروگے؟ اٹھو اور جس چیز پر رسول اکرم ﷺ نے جان دی ہے اسی پر تم بھی جان دے دو۔" حضرت انس بن نضر ؓ آگے بڑھے تو حضرت سعد بن معاذ ؓ ملے پوچھا"انس ! کہاں جارہے ہو؟" حضرت انس ؓ نے جواب دیا "جنت کی خوشبو کے کیا کہنے ' احد پہاڑ کی دوسری طرف سے مجھے جنت کی خوشبو آرہی ہے۔" آگے بڑھے مشرکین سے دودو ہاتھ کئے اور راہ حق میں جان ' جان آفرین کے سپرد کردی ۔ جنگ کے بعد حضرت انس ؓ کے جسم پر نیزے ' تلوار اور تیر کے اسی (۸۰) سی زیادہ زخم پائے گئے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ اور حضرت عبداللہ بن جحش ؓ ایک جہاد میں شرکت سے پہلے ایک جگہ اکٹھے ہوئے اور دونوں نے دعامانگنے اور ایک دوسرے کی دعا پر آمین کہنے کا عہد کیا ۔ پہلے حضرت سعد ؓ نے درج ذیل دعا مانگی۔"الہی ! کل جو دشمن جو میرے مقابلے میں آئے وہ بڑا بہادر اور جنگجو ہو 'الہی تو مجھے اتنی ہمت اور طاقت عطا فرما کہ میں تیری راہ میں اس کو قتل کردوں ۔" اس دعاپر حضرت عبداللہ نے آمین کہی ۔ پھر حضرت عبداللہ ؓ نے یہ دعامانگی ۔"الہی ! کل میرا مقابلہ ایسے دشمن سی ہو جونہایت طاقتور اور جنگجو ہو مجھے اس کے ہاتھ سے شہادت نصیب ہو ' وہ میرے کان 'ناک کاٹ ڈالے جب میں تجھ سے ملوں اور تو مجھ سے پوچھے کہ اے عبداللہ ! یہ تیرے ناک کان کیوں کاٹے گئے تو میں کہوں کہ "اے اللہ ! تیرے لئے اور تیرے رسول ﷺ کے لئے۔" حضرت عبداللہ ؓ کی اس دعاء پر حضرت سعد ؓ نے آمین کہی ۔ اللہ تعالی نے دونوں صحابہ کرام ؓ کے دل کی گہرائیوں سے نکلی ہوئی دعا قبول فرمائی چنانچہ حضرت سعد ؓ نے دوران جنگ ایک نامی گرامی مشرک کو قتل کیا جبکہ حضرت عبداللہ ؓ نے ابن اخنس ثقفی کے ہاتھوں جام شہادت نوش فرمایا ۔ اس کے بعد ان کی لاش کا مثلہ کیاگیا ان کے کان ناک اور ہونٹ کاٹ کر ہار بنایاگیا حضرت سعد ؓ نے لاش دیکھی تو بے اختیار پکار اٹھے "واللہ ! عبداللہ کی دعامیری دعاء سے بہتر تھی۔"

جذبہ جہاد اور شوق شہادت کی تڑپ میں صحابیاتؓ بھی صحابہ کرامؓ سے کسی طرح پیچھے نہ تھیں حضرت خنسا بنت عمرو رضی اللہ عنہا پیرانہ سالی کے باوجود جنگ قادسیہ میں اپنے بیٹوں کے ساتھ شریک ہوئیں ۔ جنگ سے پہلے اپنے بیٹوں کے سامنے یہ ولولہ انگیز تقریر کی ۔"میرے بیٹو ! تم اپنی خوشی سے اسلام لائے اپنی خوشی سے ہجرت کی اس اللہ کی قسم جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں جس طرح تم

ایک ماں کے پیٹ سے پید اہوئے ہو اسی طرح تم ایک باپ کی اولاد ہو تمہارا نسب بے عیب اور تمہارا حسب بے داغ ہے خوب سمجھ لو کہ جہاد فی سبیل اللہ سے بڑھ کر کوئی کارثواب نہیں آخرت کی دائمی زندگی دنیا کی فانی زندگی سے کہیں بہتر ہے کل اللہ کی نصرت کی دعاء مانگتے ہوئے دشموں پر ٹوٹ پڑنا اور جب دیکھو کہ لڑائی کا تنور خوب گرم ہے اور جنگ کے شعلے بھڑک اٹھے ہیں تو خاص آتش دان میں گھس جانا اور دیوانہ وار تلوار چلانا۔ ہوسکے تو دشمن کے سپہ سالار پر حملہ آور ہونا کامیاب رہے تو بہتر اور اگر شہادت نصیب ہوئی تو یہ اس سے بھی بہتر ہے کہ آخرت کی فضیلت کے مستحق بنو گے ۔ اگلے روز معرکہ کارزار گرم ہوا تو ضعیف العمر خاتون نے اپنے ناتواں ہاتھ بارگاہ الٰہی میں اٹھا دیئے "الٰہی ! میری متاع عزیز یہی تھی جو میں نے تیرے سپرد کردی ہے -" جنگ ختم ہوئی تو اس جری اور حوصلہ مند خاتون نے باری باری اپنے چاروں بیٹوں کی شہادت کی خبر سنی تو پھر اپنے دست ناتواں بارگاہ الٰہی میں پھیلا دیئے " اس اللہ کا شکر ہے جس نے مجھے اپنے بیٹوں کے قتل سے مشرف کیا اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ قیامت کے دن مجھے ان بچوں کے ساتھ سایہ رحمت میں جگہ دے گا۔"

جذبہ جہاد اور شوق شہادت سے متعلق ہم نے تاریخ اسلام کے چند واقعات تحریر کئے ہیں ورنہ قرون اولیٰ کے مسلمانوں کی سیرت کا مطالعہ کرنے سے یہ پتہ چلتاہے کہ جہاد ان کی روز مرہ زندگیوں میں اسی قدر رچ بس چکاتھاکہ ان کے نزدیک جہاد کے بغیر اسلامی زندگی کا تصور ناتمام اور ادھورا تھا اس کا کچھ اندازہ حضرت عبداللہ بن مبارک کے ان اشعار سے لگایاجاسکتاہے جو انہوں نے جہاد پر روانہ ہوتے ہوئے اپنے ایک ساتھی حضرت فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کو لکھوائے۔

يَا عَـابِدَ الْحَـرَمَيْنِ لَوابْصَرْتَنَا   لَعَلِمْتَ اَنَّكَ فِي العِبَادَةِ تَلْعَبْ
مَنْ كَانَ يَخْضِبُ خَدَّهُ بِدَمُوْعِهِ   فَنُحُوْرُنَا بِدِ مَـائِنَا تَـتَـخَضَّبْ
رِيْـحُ العَبِيـرِلَكُمْ وَنَحْنُ عَبِيْرُنَا   رَهْجُ السَّنَابُكِ وَالغُبَارُالأَطْيَبْ

(ابن کثیر)

ترجمہ "اے حرم مکہ اور حرم مدینہ میں بیٹھ کر عبادت کرنے والے ' اگر کبھی تو ہمارا حال دیکھ لے تو تجھے معلوم ہوجائے کہ تیری عبادت تو محض کھیل ہے ایک وہ شخص ہے جس کے آنسو اس کے رخساروں کو تر کرتے ہیں اور دوسرے ہم لوگ ہیں کہ اپنی گردنیں اللہ کی راہ میں کٹوا کر اپنے ہی خون میں نہالیتے ہیں تمہارے لئے "اگر" کی خوشبوئیں اور ہمارے لئے گھوڑوں کے ٹاپوں کی خاک اور پاکیزہ غبار ہی "اگر" کی خوشبو ہے۔

ہارون رشید ؒ (۱۷۰ ہجری تا ۱۹۳ ہجری) نے ایک مرتبہ عظیم محدث ابو معاویہ ؒ سے رسول اکرم ﷺ کی یہ حدیث سنی "میری خواہش ہے کہ میں اللہ کی راہ میں جہاد کروں اور مارا جاؤں پھر جہاد کروں پھر مارا جاؤں پھر جہاد کروں پھر مارا جاؤں" (مسلم) حدیث سن کر ہارون رشید اتنا رویا کہ ہچکی بندھ گئی اور اس کے بعد اس نے ساری زندگی کے لئے معمول بنا لیا کہ ایک سال حج کے لئے جاتا اور ایک سال جہاد میں شریک ہوتا۔(۱)

قرآن و حدیث کی تعلیمات حیات طیبہ کی ترغیبات اور قرون اولی کی پاکباز ہستیوں کے طرز عمل نے مسلمانوں کے اندر جہاد اور شہادت کا وہ جذبہ اور ولولہ پیدا کر دیا ہے کہ ہر زمانے میں مجاہدین کے محیر العقول کارنامے کبھی دنیا کے اس خطے میں کبھی دنیا کے اس خطے میں بڑی کثرت سے ملتے ہیں۔ برصغیر ہند وپاک میں تحریک شہیدین انیسویں صدی میں جہاد فی سبیل اللہ کی بڑی ولولہ انگیز اور ایمان پرور تحریک تھی جس نے قرون اولی کی یادیں تازہ کر دیں۔

۱۶۱۲ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی تاجروں کے بھیس میں برصغیر ہند میں وارد ہوئی اور آتے ہی برصغیر پر اپنا تسلط قائم کرنے کے لئے عیارانہ چالوں اور مکارانہ سازشوں کا جال پھیلانا شروع کر دیا۔ ۱۶۹۸ء تک ہندوستان کی تینوں اہم بندرگاہوں کلکتہ، بمبئی اور مدراس پر ایسٹ انڈیا کمپنی نے اپنا قبضہ جما لیا۔ ہندوستان پر انگریزوں کے پھیلتے ہوئے منحوس سایوں کو ہندوستان کی دو عبقری شخصیتوں نے بھانپ لیا اولاً بنگال کے حکمران سراج الدولہ نے ثانیاً میسور کے حاکم حیدر علی نے 'سراج الدولہ کو ۱۷۵۷ء میں جنگ پلاسی میں شکست دے کر انگریزوں نے سارے ہندوستان پر اپنے تسلط کا راستہ ہموار کر لیا۔ ۱۷۹۹ء میں سرنگا پٹم کے مقام پر حیدر علی کے بیٹے شجاعت اور بسالت کے پیکر سلطان ٹیپو کو شہید کیا گیا تو انگریز جنرل نے سلطان کی نعش پر کھڑے ہو کر بڑی مسرت سے یہ الفاظ کہے "آج کے بعد ہندوستان ہمارا ہے۔"(۲) چنانچہ ۱۸۰۳ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کے نمائندہ نے بادشاہ سے ملکی انتظام کا پروانہ بزور

۱۔ تاریخ اسلام از شاہ معین الدین حصہ سوم، ص ۱۲۶
۲۔ تاریخ ندوۃ العلماء از مولوی محمد اسحاق جلیس ؒ حصہ اول، ص ۳۴

لکھوا کر اعلان کردیا "خلق خدا کی 'ملک بادشاہ سلامت کا ' حکم کمپنی بہادر کا" یہ صورت حال دیکھ کر حضرت شاہ عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ہندوستان کے دارالحرب ہونے کا فتویٰ جاری کردیا جس کے نتیجہ میں ۱۸۲۶ء میں تحریک شہیدین کا آغاز ہوا جس کا انجام ۶ مئی ۱۸۳۱ء کو بالاکوٹ میں بڑے بڑے علماء ' فضلاء اور مشائخ کی شہادت کی صورت میں نکلا بظاہرناکامی کے باوجود سید احمد شہید رحمہ اللہ کی لگائی ہوئی آگ پورے برصغیر میں سلگ رہی تھی چنانچہ ۱۸۵۷ء کی ایک صبح جب انگریزوں نے سلطنت مغلیہ کا چراغ گل کرکے بہادر شاہ ظفر کو جلاوطن کردیا' علماء ' فضلاء اور مشائخ انگریزوں کی بربریت کا نشانہ بنے ' جابجا پھانسیاں گاڑی گئیں تو سید احمد شہید رحمہ اللہ کی سلگائی ہوئی آگ پورے ہندوستان میں "تحریک آزادی" کی شکل میں بھڑک اٹھی ' تحریک آزادی کا سفر شروع ہوا تو اس میں ہندو بھی شریک تھے لیکن قائدانہ کردار مسلمانوں کا ہی تھا جو اس تحریک میں جہاد فی سبیل اللہ کے جذبہ سے کام کررہے تھے ۔ خصوصاً تحریک شہیدین کے فیض یافتگان کا کردار بڑا سرفروشانہ تھا۔ تحریک آزادی ناکام ہوئی تو انگریزوں نے ہندوستان پر تادیر سامراجی مسلط قائم رکھنے کے لئے دو طرح کے اقدام کئے۔اولاً جہاد 'جو کہ مسلمانوں کے لئے جسم میں خون کی حیثیت رکھتا تھا کا تصور ختم کرنے کے لئے اپنے قدیم وفادار خاندان کے "گل سرسبد" مرزا غلام احمد قادیانی کی آبیاری کی گئی (اس کا مفصل ذکر آگے آئے گا) ثانیاً مسلمانوں کو ان کے قائدانہ کردار کی سزا دینے کے لئے زندگی کے ہر میدان میں پیچھے رکھنے کا فیصلہ کیا گیا چنانچہ کلیدی عہدوں سے انہیں ہمیشہ کے لئے الگ کردیا گیاان پر ہر طرح سے معاش کے دروازے بند کردیئے گئے ان کی جائیدادیں ضبط کرلی گئیں ان اوقاف اور جائیدادوں کو ضبط کرلیا گیا جن سے ان کے مدارس چلتے تھے مجاہدین پر مقدمات قائم کرکے ان پر مصائب و آلام کے پہاڑ توڑ دیئے گئے انہیں طرح طرح سے ذلیل اور رسوا کیا گیا۔(۱) تاکہ آئندہ کوئی شخص آزادی کا خواب تک دیکھنے کی جرآت نہ کرسکے ان مظالم کی تفصیلات بڑی لرزہ خیز اور روح فرسا ہیں ۔ کتاب ہذا کے ضمیمہ میں ان مظالم کی چند جھلکیاں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں ۔

انگریزوں نے جن علماء ' فضلاء اور مجاہدین پر مقدمے قائم کئے ان کی روئداد بڑی ایمان پرور بھی ہے اور روح فرسا بھی ۔ پانچ مقدمہ ہائے سازش ان سب میں سے زیادہ مشہور ہیں ۔ مقدمہ سازش انبالہ ۱۸۶۴ء ' مقدمہ سازش پٹنہ ۱۸۶۵ء' مقدمہ سازش راجہ محل ۱۸۷۰ء ' مقدمہ سازش مالوہ

۱۔ انگریزوں نے سلطان ٹیپو کی توہین اور ہتک کرنے کے لئے اپنے کتوں کے نام "ٹیپ ٹیپ" رکھے جس کی دیکھا دیکھی دیسی صاحب بہادروں نے بھی اپنے کتوں کے نام ٹیپ ٹیپ رکھنے شروع کردیئے سلطان ٹیپو کے جری اور بہادر وزیرجنگ جسے "خانساماں" کہا جاتا تھا 'کا لفظ انگریزوں نے اپنے باورچیوں کے لئے استعمال کیا اور بوقت شہادت سلطان ٹیپو نے جو وردی پہن رکھی تھی اس طرز کے کپڑے اپنے اردلیوں کو پہنائے۔

۱۸۷۰ء ' مقدمہ سازش انبالہ ۱۸۷۱ء - ہم ان میں سے صرف ایک مقدمہ سازش انبالہ ۱۸۶۴ء کی روئداد کے بعض حصے یہاں پیش کررہے ہیں[1]

۱۲ دسمبر ۱۸۶۳ء کو مولوی محمد جعفر تھانیسری رحمہ اللہ جو کہ اپنے علاقہ کے نمبردار تھے ' اپنے چار ساتھیوں سمیت گرفتار ہو کر انبالہ جیل میں پہنچے - دو ماہ بعد مولانا یحییٰ علی صادق پوری (امیر مجاہدین) اپنے تین ساتھیوں سمیت گرفتار ہوکر اسی جیل میں آئے تفتیش شروع ہوئی تو پولیس کیپٹن پارسن ' ڈی آئی جی پولیس میجر ہمفیلڈ اور ڈی سی انبالہ کپتان ٹائی نے مولوی محمد جعفر رحمہ اللہ سے پوچھا "سازش کی تفصیل بتاؤ-" مولوی صاحب کا ایک ہی جواب تھا "مجھے علم نہیں" اس پر کپتان پارسن آپے سے باہر ہوگیادیوانہ وار مولوی صاحب پر بید برسانے لگا ہر ضرب اتنی شدید تھی کی ہاتھی پر پڑتی تو وہ بھی بلبلا اٹھتا مگر مولوی صاحب ضرب پر ضرب سہتے رہے پشت ' بازوؤں اور ٹانگوں سے خون رسنے لگا لیکن ان کے منہ سے اف تک نہ نکلی اس حیرت انگیز قوت برداشت سے پارسن باؤلا ہوگیا جوش جنوں میں پیٹتا اور چنگھاڑتا رہا مولوی صاحب مارکھاتے کھاتے زمین پر گر پڑے مولوی صاحب زمین پر پڑے پڑے مار کھا رہے تھے اور چپ تھے کپتان مارتے مارتے تھک گیا اس کی طاقت جواب دے گئی مگر مولوی صاحب سے ایک لفظ نہ نکلوا سکا پارسن مایوس ہو کر باہر نکلا - داروغہ نے کوٹھڑی کا دروازہ بند کرکے تالا لگا دیا اور پولیس کپتان ' ڈی آئی جی اور ڈی سی تینوں اپنی ناکامی پر تلملاتے بھناتے واپس چلے گئے مولوی صاحب کو اندازہ ہوگیا کہ یہ لوگ اب انہیں زندہ نہیں چھوڑیں گے مولوی صاحب کے ذمہ رمضان کے کچھ روزے باقی تھے وہ رکھنے شروع کردیئے -

اگلے روز پارسن پھر آدھمکا اور مشق ستم شروع کردی کچھ دیر کے بعد مولوی صاحب کو ڈی سی کے بنگلہ پر لے گیا وہاں ڈی سی کے علاوہ ڈی آئی جی بھی موجود تھا ڈی سی کہنے لگا "مولوی تم بڑے سمجھدار آدمی ہو اپنے علاقہ کی ممتاز شخصیت ہو ہم تحریری وعدہ کرتے ہیں اگر جہاد میں شریک دوسرے لوگوں کے متعلق بتادو تو ہم تمہیں وعدہ معاف گواہ بنا کر رہا کردیں گے اور اعلیٰ منصب بھی دیں گے -" مولوی صاحب نے بلا تامل یہ پیش کش ٹھکرا دی اور اپنا وہی موقف دہرادیا "مجھے معلوم نہیں" پارسن مولوی صاحب کو بنگلے کے ایک الگ کمرے میں لے گیا جہاں پولیس کے چار پانچ نوجوان منتظر بیٹھے تھے - پارسن کمرے میں داخل ہوتے ہی چیخا "اسے پکڑلو......." وہ خون خوار بھیڑیوں کی طرح جھپٹے اور مولوی صاحب کو اوندھے منہ فرش پر دے ٹپکا اور اس بے رحمی سے پیٹنا شروع کیا کہ خدا کی پناہ-

---

۱- مزید تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو "ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک" از مسعود عالم ندوی رحمہ اللہ "جب ایمان کی بہار آئی" از میاں ابوالحسن علی ندوی اور "سید بادشاہ کا قافلہ" از آبادشاہ پوری

کمرے کے درودیوار لرزاٹھے ' مار مار کر تھک جاتے تو سانس لیتے 'رکتے اور تازہ دم ہو کر مولوی صاحب کو لتروں ' لاتوں اور بیدوں سے دھنکنے لگتے سارا دن اسی وحشیانہ مار پیٹ میں گزر گیا مولوی صاحب کی زبان پر مسلسل یہ دعا جاری تھی "الٰہی یہ وقت امتحان ہے مجھے اس میں ثابت قدم رکھ" مار پیٹ نے زبان خشک کردی حلق میں کانٹے چبھنے لگے۔ کئی بار نیم غشی کی حالت طاری ہوئی اس کے باوجود فولاد کی طرح سخت اور ناقابل شکست تھے صبح کے آٹھ بجے سے رات کے آٹھ بج گئے اور مار پیٹ جاری رہی انگریز افسروں نے مایوس ہو کر جیل پہنچا دیا بنگلے سے باہر نکلے تو درخت کے پتوں سے روزہ افطار کیا سارا جسم زخموں سے چور تھا مگر مرد حق کا سر اب بھی بلند تھا انگریز مولوی صاحب کو سرنگوں کرنے میں ناکام رہے تھے۔

اپریل ۱۸۶۴ء میں گیارہ "مجرمان عشق" کی پہلی بار مجسٹریٹ کی عدالت میں پیشی ہوئی جن میں مولوی محمد جعفر اورامیر مجاہدین مولانا یحییٰ علی صادق پوری اور باقی نو ان کے جانثار رفقاء تھے پیشی کے دوران نماز ظہر کا وقت آیا تو مولوی محمد جعفر رحمہ اللہ نے نماز پڑھنے کی اجازت مانگی ' مجسٹریٹ بہادر فرمانے لگے "تم لوگوں کے لئے مقدمہ ملتوی نہیں کیاجاسکتا۔" یہ جواب سن کر سارے بلاکشان اسلام عدالت کے اندر ہی زمین پر تیمم کرکے مولانا یحییٰ علی کی امامت میں نماز کے لئے کھڑے ہوگئے ۔ اردگرد پولیس اور فوج کے دو سو مسلح جوان بندوقیں اور سنگینیں تانے منتظر حکم کھڑے تھے تین دن ان "مجرموں" نے ایسے ہی فرض عشق ادا کیا چوتھے روز مجسٹریٹ نے ایک ایک آدمی کو تین تین محافظوں کی حفاظت میں عدالت سے باہر جاکر نماز پڑھنے کی اجازت دے دی۔ ۲ مئی ۱۸۶۴ء فیصلہ کا دن تھا۔ ملزم ہتھکڑیوں ' بیڑیوں اور طوق و سلاسل میں جکڑے ہوئے عدالت میں لائے گئے ۔ عدالت کے جج ہربرٹ ایڈورڈز نے نفرت بھری نظر ملزموں پر ڈالی اور فیصلہ سنایا "یحییٰ علی ولد الٰہی بخش ' محمد جعفر ولد میاں جیون اور محمد شفیع ولد محمد تقی کو سزائے موت مع ضبطی جائیداد دی جاتی ہے ۔ پھانسی کے بعد ان کی لاشیں گورستان جیل میں دفن کی جائیں ۔"

مولانا یحییٰ علی کا نورانی چہرہ فیصلہ سن کرکچھ اور بھی روشن ہوگیا سارے مقدمے کے دوران آیات قرآنی زبان پر رہیں فرمانے لگے اگر ہفت اقلیم کی بادشاہت بھی مل جاتی تو اتنی خوشی نہ ہوتی جتنی اس سزا(شہادت) سے ہوئی ہے۔ جج نے مولوی جعفر صاحب کو نفرت آمیز نگاہوں سے مخاطب کرکے کہا"میں تمہیں پھانسی پر لٹکتا دیکھ کر بہت خوش ہوں گا تم نے اپنی ساری ذہانت اور لیاقت سرکار کے خلاف استعمال کی ہے۔" مولوی صاحب نے بڑے سکون سے جواب دیا "جان لینا اور دینا اللہ کاکام ہے وہ اس بات پر قادر ہے کہ میرے مرنے سے پہلے تمہیں ہلاک کردے ۔" مولوی صاحب کی بات الہامی

ثابت ہوئی چند دن بعد جج ناگہانی موت کا شکار ہوگیا۔ مقدمہ کے باقی آٹھ ملزموں کو حبس دوام بہ عبور دریائے شور مع ضبطی جائیداد کی سزا دی گئی ۔ پھانسی پانے والے تینوں مردان حق کے بارے میں انگریزوں میں یہ بات مشہور ہوگئی کہ یہ لوگ پھانسی کی سزا پانے پر بہت خوش ہیں چنانچہ سیشن جج کے فیصلہ کے خلاف جوڈیشنل کمشنر کی عدالت میں اپیل دائر کی گئی ۔ ۱۶ دسمبر ۱۸۶۴ء کو ڈپٹی کمشنر انبالہ نے پھانسی گھروں میں جاکر جوڈیشنل کمشنر کا حکم سنایا کہ تم لوگ پھانسی پانے کو بہت محبوب رکھتے ہو اس لئے سرکار تمہیں تمہاری دل چاہتی سزا نہیں دے گی اس نے تمہاری سزائے موت ' حبس دوام بہ عبور دریائے شور سے بدل دی ہے ۔ جیل خانہ کے دستور کے مطابق تینوں قیدیوں کے سر اور داڑھی کے بال مونڈ دیئے گئے ۔ مولانا یحیی رحمہ اللہ بار بار کٹی ہوئی داڑھی کے بال اٹھاکر فرماتے "افسوس نہ کر تو خدا کی راہ میں پکڑی گئی اور اس کی راہ میں کاٹی گئی " مولانا یحیی علی رحمہ اللہ صادق پوری اور ان کے رفقاء کرام ایک جیل سے دوسری جیل منتقل ہوتے رہے یہاں تک کہ دسمبر ۱۸۶۵ء میں جزائر انڈیمان (کالاپانی) پہنچا دیئے گئے ۔ مولانا یحیی علی صادق پوری رحمہ اللہ کالاپانی میں ہی ۳ فروری ۱۸۶۸ء کو اپنے مالک حقیقی کے حضور پہنچ گئے جبکہ مولوی محمد جعفر تھانیسری رحمہ اللہ ۱۸ سال قید بامشقت کاٹنے کے بعد ۱۸ جنوری ۱۸۸۳ء کو رہا ہو کر ہندوستان پہنچے اوراس مقدمہ کی روداد ابتلا "تواریخ عجیب" (معروف بہ کالا پانی) کے نام سے رقم کی۔

انگریزوں کے قائم کردہ باقی مقدمات بغاوت کی روئداد اپنی اپنی جگہ ایک الگ داستان استقامت و عزیمت ہے اللہ پر توکل کرنے والوں اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں کی سیرت ' کردار ' قربانی ' ایثار ' تقوی اور خلوص کے واقعات پڑھنے کے بعد انسان سوچنے لگتاہے کہ یہ واقعات واقعی زندہ حقیقت ہیں یا افسانے ہیں یہ لوگ ہم جیسے گوشت پوست کے انسان تھے یاکوئی دوسری پراسرار مخلوق تھے ۔ اندلس کے میدان میں طارق بن زیاد رحمہ اللہ کی دعاء کو شاعرمشرق علامہ اقبال رحمہ اللہ نے اشعار کی خوبصورت زبان عطا کی ہے وہ ایسے ہی عظیم انسانوں کے لئے تھی۔

یہ غازی یہ تیرے پراسرار بندے جنہیں تو نے بخشا ہے ذوق خدائی
دونیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

حق وباطل کی کش مکش میں حق کا یہ کردار جو کبھی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور کبھی خلد بن ولید رحمہ اللہ کا مقدر بنا ' کبھی محمد بن قاسم رحمہ اللہ اور کبھی طارق بن زیاد رحمہ اللہ نے ادا کیا کبھی سلطان محمود غزنوی رحمہ اللہ اور کبھی الپ ارسلان رحمہ اللہ کے نام سے یہ تاریخ کے ماتھے کا جھومر بنا کبھی نور الدین زنگی رحمہ اللہ اور کبھی صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کے نام سے سامنے آیا ' کبھی اورنگ زیب عالمگیر رحمہ اللہ اور کبھی سید احمد شہید

ﷺ کے نام سے باطل سے برسرپیکار ہوا' یہ سب ایک ہی کردار کے مختلف نام ہیں جو ازل سے زندہ ہے اور ابد تک زندہ رہے گا خواہ دشمنان دین اسے مٹانے اور ختم کرنے کے کتنے ہی جتن کرتے رہیں
﴿ يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِؤُا نُوْرَ اللهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَ اللهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَ لَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ ﴾
"کافر لوگ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کے نور کو بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ اپنے نور کو پورا پھیلا کر رہے گا خواہ کافروں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔" (سورہ صف آیت نمبر ۸)

جہاد ...... ایمان اور نفاق کے درمیان خط امتیاز

ایمان اور نفاق دو الگ الگ اور متضاد راستے ہیں اگرچہ بظاہر دونوں میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ اہل ایمان بھی کلمہ گو' منافق بھی کلمہ گو' اہل ایمان بھی نمازی اور روزہ دار' منافق بھی نمازی اور روزہ دار' لیکن جو چیز کھرے اور کھوٹے کو' سچ اور جھوٹ کو' ایمان اور نفاق کو ایک دوسرے سے الگ کرنے والی ہے وہ صرف جہاد ہی ہے میدان جنگ میں پہنچ کر اپنی جان اللہ کی راہ میں قربان کرنا' جہاد فی سبیل اللہ کا آخری مرحلہ ہے' لیکن اس آخری مرحلہ سے قبل کتنے ہی ایسے مراحل ہیں جن میں انسان کے ایمان کی ایک بار نہیں بلکہ سو سو بار آزمائش ہوتی ہے۔ والدین کی محبت' اولاد کی محبت' بیوی کی محبت' اعزہ اقارب کی محبت' مال ودولت کی محبت' کاروبار کی محبت اور پرآسائش یا آرام دہ گھر کی محبت' زندگی کی محبت۔ جو شخص محبت کی ان ساری زنجیروں کو توڑ کر صرف اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں سرشار ہوتا ہے' وہی میدان جنگ تک پہنچ پاتا ہے' چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ عہد نبوی ﷺ میں وہی لوگ جو مسلمانوں کے ساتھ مل کر نماز روزہ کرتے تھے' اللہ کی راہ میں سردھڑ کی بازی لگانے کا حکم نازل ہوا' تو ان پر موت کا عالم طاری ہوگیا۔ قرآن مجید نے ایسے لوگوں کی دلی کیفیت بڑے واضح الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔
﴿ فَإِذَا أُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَ ذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ رَأَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ إِلَيْكَ نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ﴾
"جب ایک پختہ سورت نازل کردی گئی جس میں جنگ کا ذکر تھا تو تم نے دیکھا کہ جن کے دلوں میں بیماری تھی وہ تمہاری طرف اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے کسی پر موت چھاگئی ہو۔" (سورہ محمد آیت نمبر ۲۰)

غزوہ احد جو کہ قتل اور خون ریزی کے اعتبار سے سب سے بڑا معرکہ تھا' میں اس حقیقت کا عملی مظاہر اس وقت ہوا جب رسول اکرم ﷺ مدینہ طیبہ سے ایک ہزار افراد کا لشکر لے کر نکلے جب

آپ ﷺ میدان جنگ کے قریب مقام ”شوط“ پر پہنچے تو منافقین کا سردار عبداللہ بن ابی اپنے تین سو ساتھیوں (ایک تہائی لشکر) کو لے کر الگ ہوگیا۔ بہانہ یہ تھا کہ رسول اکرم ﷺ نے مدینہ کے اندر رہ کر جنگ کرنے کی میری تجویز مسترد کردی ہے حالانکہ حقیقت یہ تھی کہ منافق جہاد سے راہ فرار اختیار کرنا چاہتے تھے۔دوسری طرف صادق الایمان لوگوں کاحال یہ تھا کہ حضرت حمزہ ؓ نے جنگ سے قبل مشاورت کے موقع پر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ یہ عہد کیا کہ ”اس ذات کی قسم جس نے آپ پر کتاب نازل کی ہے میں کوئی غذا نہ چکھوں گا یہاں تک کہ مدینہ کے باہر مشرکین سے اپنی تلوار کے ساتھ دو دو ہاتھ نہ کرلوں ۔“ چنانچہ میدان جنگ میں بہادری اور جرات کے جوہر دکھاتے ہوئے خلعت شہادت سے سرفراز ہوئے اور سید الشہداء کا خطاب پایا۔ بعض صحابہ کرامؓ جو بدر میں شرکت سے محروم رہ گئے تھے انہوں نے مشاورت کے موقع پر عرض کیا۔”اے اللہ کے رسول ﷺ ! ہم تو اس دن کی تمنا کیا کرتے تھے اور اللہ سے دعائیں مانگا کرتے تھے اب اللہ نے یہ موقع فراہم کردیاہے اور میدان میں نکلنے کا وقت آگیاہے تو پھر آپ دشمن کے مدمقابل تشریف لے چلیں دشمن یہ نہ سمجھے کہ مسلمان ڈر گئے ہیں۔“

غزوہ احزاب میں خندق کھودنے کی وجہ سے غزوہ احد جیسا خونی معرکہ تو برپا نہ ہوسکا لیکن یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ جس طرح پورے عرب کی اسلام دشمن قوتیں یک جان ہو کر ریاست مدینہ پر آن حملہ آور ہوئیں اگر غزوہ احزاب میں وہی دوبدو لڑائی کی صورتحال پیش آجاتی تو اس قدر خون ریزی ہوتی کہ کشتوں کے پشتے لگ جاتے اس نازک صورت حال کی تصویر کشی خود اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ان الفاظ میں کی ہے۔

﴿ وَإِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ وَ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ وَ تَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ الظُّنُوْنَا ۝﴾

”اس وقت جب خوف کے مارے آنکھیں پتھرا گئیں کلیجے منہ کو آگئے اور تم لوگ اللہ کے بارے میں طرح طرح کے گمان کرنے لگے۔“ (سورہ احزاب آیت نمبر۱۰)

اس غزوہ نے بھی دونوں فریقوں کے ایمان کی اصل حقیقت کھول کررکھ دی منافقین نے جنگ کی خطرناک صورت حال دیکھ کر کہنا شروع کردیا

﴿ مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ إِلاَّ غُرُوْرًا ۝﴾

”اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہم سے (قیصر و کسری کے) جو وعدے کئے تھے وہ سب دھوکہ اور فریب تھے۔“ (سورہ احزاب آیت نمبر۱۲)

اور میدان جنگ میں یہ کہہ کر نبی اکرم ﷺ سے رخصت لینا شروع کردی

﴿ اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ ﴾ "مدینہ میں ہمارے گھر تو(مسلمانوں کے حلیف قبیلہ بنو قریظہ کی غداری کی وجہ سے) خطرے میں ہیں۔" (سورہ احزاب آیت نمبر ۱۳) اللہ تعالیٰ نے میدان جنگ میں منافقین کے اس فرار پر یوں تبصرہ فرمایا

﴿ قُلْ لَّنْ یَّنْفَعَکُمُ الْفِرَارُ اِنْ فَرَرْتُمْ مِنَ الْمَوْتِ اَوِ الْقَتْلِ وَ اِذًا لَّا تُمَتَّعُوْنَ اِلَّا قَلِیْلًا ﴾

"اے نبی ﷺ ان سے کہو اگر تم موت یا قتل سے بھاگو تو یہ بھاگنا تمہارے لئے کچھ بھی نفع بخش نہیں ہوگا اس کے بعد زندگی کے مزے لوٹنے کا تھوڑا ہی موقع تمہیں مل سکے گا۔" (سورہ احزاب آیت نمبر۱۶)

منافقین کے اس طرز عمل کے مقابلہ میں سچے مومنین کا طرز عمل بھی ملاحظہ ہو۔

مسلمانوں نے جب کفار کے ٹڈی دل لشکر چاروں طرف سے آتے دیکھے تو ان کے دل بھی کانپ اٹھے ۔ کلیجے خوف کے مارے منہ کو آگئے اور قرآن مجید کے الفاظ میں وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالًا شَدِیْدًا ○ یعنی اہل ایمان اس موقع پر بری طرح ہلاڈالے گئے ۔ لیکن اس ساری پر خطرصورت حال پر اہل ایمان کا رد عمل بالکل مختلف تھا انہوں نے کہا

﴿ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَ مَا زَادَهُمْ اِلَّآ اِیْمَانًا وَّ تَسْلِیْمًا﴾

"یہ (آزمائش کی گھڑی تو) وہی چیز ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہم سے وعدہ کیاتھا (کہ ایمان لانے کے بعد شدید آزمائشیں اورمصیبتیں تم پر آئیں گی جن کا مقابلہ کرنے کے بعد ہی تمہیں غلبہ نصیب ہوگا) اللہ اور اس کے رسول کی بات بالکل سچی تھی۔اس واقعہ نے ان کے ایمان اور جذبہ تسلیم و رضا کو اور زیادہ بڑھادیا۔" (سورہ احزاب آیت نمبر۲۲) چنانچہ اہل ایمان کے اس جذبہ صادقہ کی اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں تحسین فرمائی

﴿ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَیْهِ فَمِنْهُمْ مَّنْ قَضٰی نَحْبَهٗ وَ مِنْهُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ وَ مَا بَدَّلُوْا تَبْدِیْلًا ○﴾

"ایمان لانے والوں میں ایسے لوگ موجود ہیں جنہوں نے اللہ سے کئے وعدہ کو سچ کر دکھایا ہے ان میں سے کوئی اپنی نذر پوری کرچکا اور کوئی وقت آنے کا منتظر ہے اور انہوں نے اپنے رویہ میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔" (سورہ احزاب آیت نمبر۲۳)

غزوہ تبوک بعض وجوہات کی بناء پر غزوہ احد اور غزوہ احزاب دونوں سے زیادہ سخت آزمائش کا موقع تھا اولاً مسلمانوں کا مقابلہ آدھی دنیا پر پھیلی ہوئی وقت کی سب سے بڑی عسکری اور مادی قوت روم...... سے تھا۔ ثانیاً شدید گرمی کا زمانہ تھا سفر طویل اور پر خطر تھا ثالثاً معاشی لحاظ سے ملک کے

اندر قحط اور عسرت کادور دورہ تھا جس کی وجہ سے وسائل کی شدید قلت تھی ۔ رابعا نئے سال کی فصلیں کٹنے کے لئے تیار تھیں 'جہاد پر روانگی کا مطلب سالانہ پیداوار کے ایک بڑے حصہ کا خسارہ برداشت کرنا تھا چنانچہ اس غزوہ نے بھی منافقین اور مومنین کو چھانٹ چھانٹ کر الگ کردیا ۔ منافق رسول اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے اور مختلف حیلوں بہانوں سے رخصت چاہتے ۔ رسول اکرم ﷺ انہیں بلا تامل رخصت عنایت فرمادیتے ایک منافق جدبن قیس نے حاضر ہو کر عرض کیا"یارسول اللہ ﷺ ! میں ایک حسن پرست آدمی ہوں 'ڈرتاہوں کہیں رومی عورتوں کو دیکھ کر فتنے میں نہ پڑ جاؤں لہذا مجھے رخصت دے دیں ۔" رسول اکرم ﷺ نے تو رخصت دے دی لیکن اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کی منافقانہ بہانہ سازی کا پول کھول دیا

﴿ اَلاَ فِی الْفِتْنَةِ سَقَطُوْا وَ اِنَّ جَهَنَّمَ لَمُحِيْطَةٌ بِالْكَافِرِيْنَ ۝﴾

"سنو' یہ لوگ (جہاد میں شرکت نہ کرکے) فتنے میں تو پڑ ہی گئے ہیں اور جہنم نے ان کافروں (یعنی منافقوں) کو گھیر رکھاہے۔" (سورہ توبہ آیت نمبر۴۹) بعض منافقوں نے گرمی کا بہانہ بنایا جس کا جواب اللہ تعالیٰ نے یہ ارشاد فرمایا

﴿قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ۝﴾

"اے نبی ! ان سے کہو جہنم کی آگ اس سے زیادہ گرم ہے کاش انہیں اس کا شعور ہوتا۔" (سورہ توبہ آیت نمبر۸۱) بعض منافقوں نے طویل سفر کی صعوبتوں اور تکلیفوں کا اظہار کیا تو اللہ تعالیٰ نے جواب میں ارشاد فرمایا

﴿ يُهْلِكُوْنَ اَنْفُسَهُمْ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝ ﴾

"یہ لوگ اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہے ہیں اللہ خوب جانتاہے کہ وہ جھوٹے ہیں ۔" (سورہ توبہ آیت نمبر ۴۲) بعض منافقوں نے مومنین کے انفاق فی سبیل اللہ کا مذاق اور تمسخر اڑایا جو زیادہ مال لے کر آتا اس پر ریاکاری کی پھبتی کسی جاتی اور جو کم مال لاتا اس کا یوں مذاق اڑایاجاتا کہ اس فنڈ کے ذریعے روم کے عظیم قلعے فتح کئے جائیں گے وغیرہ ۔ اللہ تعالیٰ نے منافقین کے اس مذاق اور تمسخر کے جواب میں صرف ایک بات ارشاد فرمائی

﴿ سَخِرَ اللّٰهُ مِنْهُمْ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝﴾

"اللہ مذاق اڑانے والوں کو (دنیا میں ذلیل اور رسوا کرکے) ان کا مذاق اڑاتاہے اور (آخرت میں) ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔" (سورہ توبہ آیت نمبر ۷۹)

اب ایک نظر اس جنگ میں صادق الایمان مسلمانوں کا طرز عمل بھی ملاحظہ ہو' اعلان جہاد ہوتے ہی سب مسلمانوں نے بلا تامل تیاری شروع کردی جن لوگوں کے پاس زاد سفر نہیں تھا وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے کہ ہمارے لئے بھی کوئی سواری کا بندوبست کردیا جائے' لیکن رسول اکرم ﷺ کی طرف سے سامان سفر مہیا نہ کرسکنے کی وجہ سے اہل ایمان حسرت و یاس سے آنسو بہاتے واپس آجاتے قرآن مجید نے ان لوگوں کا ذکر خیر ان الفاظ میں کیا

﴿ إِذَا مَا أَتَوْكَ لِتَحْمِلَهُمْ قُلْتَ لاَ أَجِدُ مَا أَحْمِلُكُمْ عَلَيْهِ تَوَلَّوْا وَ أَعْيُنُهُمْ تَفِيضُ مِنَ الدَّمْعِ حَزَنًا إِلاَّ يَجِدُوْا مَا يُنفِقُوْنَ ۝﴾

"وہ لوگ جنہوں نے خود آکر درخواست کی تھی کی ہمیں سواریاں مہیا کی جائیں اور جب تم نے کہا کہ میں تمہارے لئے سواریاں مہیا نہیں کرسکتا تو وہ مجبوراً واپس چلے گئے اور حال یہ تھا کہ ان کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور انہیں اس بات کا بڑا رنج تھا کہ وہ اپنے خرچ پر شریک جہاد ہونے کی طاقت نہیں رکھتے۔" (سورہ توبہ آیت نمبر۹۲) پھر جب رسول اکرم ﷺ نے جہاد کے لئے فنڈ کا اعلان فرمایا' تو مخلص اور سچے مسلمانوں نے قحط سالی اور عسرت کے باوجود ایسی ایسی نادر مثالیں پیش کیں جو رہتی دنیا تک اہل ایمان کو نیا جذبہ اور ولولہ مہیا کرتی رہیں گی - حضرت ابوبکر صدیق ؓ اپنے گھر کا سارا سامان اٹھا کر لے آئے - حضرت عمر فاروق ؓ گھر کی ہر چیز نصف نصف کرلائے - حضرت عثمان ؓ نے مجموعی طور پر ۹۰۰ اونٹ ۱۰۰ گھوڑے ۴۰ کلو چاندی اور ۵٫۵۰ کلو سونا خدمت اقدس میں پیش کیا - حضرت عبدالرحمان بن عوف ؓ ۲۹٫۵۰ کلو چاندی اور حضرت عاصم بن عدی ؓ ۱۳٫۵۰ ہزار کلو کھجوریں لے کر حاضر ہوئے۔ خواتین نے اپنے زیور اتار کر دے دیئے۔ ایک انصاری حضرت ابو عقیل ؓ نے رات بھر کنواں چلاکر ۴ کلو چھوہارے اجرت حاصل کی' دو کلو بال بچوں کے لئے اور ۲ کلو جہاد فنڈ کے لئے لے آئے - رسول اکرم ﷺ نے اپنے مخلص جانثار صحابی کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے حکم دیا "ان چھوہاروں کو سارے مال کے اوپر بکھیر دو" یوں اس موقع پر بھی دونوں کرداروں کی اصل حقیقت کھل کر سامنے آگئی۔

غزوہ تبوک کے موقع پر مخلص مومنین اور منافقین کے علاوہ ایک تیسرے کردار کا ذکر کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے' جو تھے تو سچے اور مخلص مومن لیکن محض بشری کمزوری اور کوتاہی کی وجہ سے پیچھے رہ گئے تھے ان میں تین حضرات (کعب بن مالک ؓ" بلال بن امیہ ؓ اور مرارہ بن ربیع ؓ) خاص طور پر قابل ذکر ہیں - تبوک سے واپسی پر رسول اکرم ﷺ نے ان حضرات سے جہاد میں عدم شرکت کی وجہ دریافت فرمائی تو سچ سچ بتادیا کہ کسی عذر کے بغیر کوتاہی ہوئی ہے - رسول اکرم ﷺ نے

تمام صحابہ کرامؓ کو ان کے بائیکاٹ کا حکم دے دیا ۔ رسول اکرم ﷺ کا یہ زبانی حکم تینوں حضرات کے لئے ایک ایسی قید تنہائی ثابت ہوئی کہ جیسے شہر مدینہ کے زمین و آسمان ہی بدل گئے ہوں چالیس روز کے بعد حکم دیا گیا کہ اپنی بیویوں سے بھی الگ ہو جاؤ اس حکم پر بھی برضا و رغبت عمل کیا گیا۔ پچاسویں روز آسمانوں سے قبولیت توبہ کا مژدہ جان فزا نازل ہوا تو چہرے خوشی سے دمک اٹھے' مبارک سلامت کی آوازوں سے مدینہ منورہ کے گلی کوچے گونج اٹھے' قبولیت توبہ کی خوشی میں صدقات دیئے گئے۔

غزوہ تبوک کے اس تیسرے کردار پر غور کرنے سے جو اہم بات سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ جہاد کے موقع پر اگر کوئی شخص نیک نیتی سے بھی سستی اور غفلت سے کام لیتا ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں قابل گرفت ہے خواہ اس سے پہلے وہ خدمت دین کے کتنے بڑے بڑے کارنامے کیوں نہ سرانجام دے چکا ہو۔

غزوہ احد ' غزوہ احزاب اور غزوہ تبوک کے حالات پر نظر ڈالنے سے باسانی یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ ایمان کو جانچنے کی کسوٹی صرف جہاد ہی ہے ۔ جہاد کے موقع پر اللہ کی راہ میں تن من دھن قربان کر دینا خالص ایمان کی علامت اور جہاد سے جی چرانا واضح طور پر نفاق کی علامت ہے ۔ رسول اکرم ﷺ نے ایک حدیث مبارکہ میں بھی یہ بات ارشاد فرمائی ہے۔"جو شخص اس حال میں مرا کہ اس نے کسی جہاد میں حصہ لیا نہ ہی کبھی اس کے دل میں جہاد کی خواہش پیدا ہوئی وہ نفاق کے ایک حصہ پر مرا۔" (مسلم) لہذا ہم سب کو اس بات کا جائزہ لینا چاہیئے کہ جہاد کے حوالے سے ہم ایمان کے کس درجہ پر فائز ہیں؟

جہاد...... دنیا میں عزت اور عظمت کا واحد راستہ

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جہاں آخرت میں جہاد کے اجر عظیم کا تذکرہ فرمایا ہے وہاں دنیا میں اس سے حاصل ہونے والے ثمرات کا تذکرہ بھی فرمایا ہے ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِاَيْدِيْكُمْ وَ يُخْزِهِمْ وَ يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ۙ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ ۗ وَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ ۗ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ○﴾

"ان سے لڑو ' اللہ تمہارے ہاتھوں سے ان کو سزا دلوائے گا اور انہیں ذلیل و رسوا کرے گا اور ان کے مقابلہ میں تمہیں فتح عطا فرمائے گا ۔ بہت سے مومنوں کے دل ٹھنڈے کرے گا اور ان کے دلوں کی جلن مٹا دے گا اور جسے چاہے گا توبہ کی توفیق بھی عطا فرمائے گا۔ اللہ سب کچھ جاننے والا اور دانا ہے۔" (سورہ توبہ آیت نمبر ۱۴۔۱۵)

سورہ توبہ کی مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے جہاد کے نتیجے میں حاصل ہونے والے پانچ دنیاوی فوائد کا ذکر فرمایا ہے جو کہ درج ذیل ہیں
۱۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ذریعہ کفارومشرکین کو سزا دلوائے گا۔۲۔مسلمانوں کے ہاتھوں کفار و مشرکین کو ذلیل اور رسوا کرے گا۔۳۔ کفارومشرکین کے مقابلہ میں مسلمانوں کو فتح نصیب کرے گا۔۴۔ کفارومشرکین کے انجام بد کی وجہ سے مسلمانوں کو سکون اور راحت پہنچائے گا۔۵۔ بعض کافروں اور مشرکوں کو جہاد کے نتیجے میں اسلام قبول کرنے کی توفیق بھی عطا فرمائے گا۔

عہد نبوی ﷺ کے سب سے پہلے جہاد غزوہ بدر کے نتائج پر تبصرہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جنگ سے پہلے مسلمانوں کی جو حالت بتائی وہ یہ تھی۔

﴿وَاذْكُرُوْا إِذْ أَنْتُمْ قَلِيْلٌ مُّسْتَضْعَفُوْنَ فِي الْاَرْضِ تَخَافُوْنَ أَنْ يَّتَخَطَّفَكُمُ النَّاسُ ○﴾

"(اے مسلمانوں !) یاد کرو وہ وقت جب تم تھوڑے تھے ' زمین میں تم کو بے زور سمجھا جاتا تھا ' تم ڈرتے تھے کہیں لوگ تمہیں مٹا نہ دیں۔" یعنی جنگ سے پہلے مسلمان بے بس ' بے زور اور ستم رسیدہ تھے کفار ومشرکین کے جبر و تشدد کا شکار تھے حتی کہ انہیں ڈر تھا کہ کفار ہمیں ملیامیٹ ہی نہ کردیں۔ جنگ کے بعد مسلمانوں کی حالت کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

﴿ فَاٰوٰكُمْ وَ اَيَّدَكُمْ بِنَصْرِهٖ وَ رَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○﴾

"(جنگ کے بعد) اللہ تعالیٰ نے تمہیں جائے پناہ مہیا کردی ' اپنی مدد سے تمہارے ہاتھ مضبوط کئے اور تمہیں پاکیزہ رزق مہیا فرمایا تاکہ تم شکر گزار بنو۔" یعنی جنگ کے بعد اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو سرخرو کیا ' عزت اور عظمت عطافرمائی ' سیاسی اور معاشی دونوں لحاظ سے مستحکم کردیا۔(ملاحظہ ہو سورہ انفال آیت نمبر۲۶)

عہد نبوی ؐ کے غزوات کا بغور جائزہ لینے کے بعد یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ مسلمانوں کی عزت ' عظمت اور سربلندی کے گراف میں کمی بیشی کا تمام تر انحصار جہاد کے نتائج پر رہا ہے ۔ غزوہ احد کے بعد یہ گراف کچھ مدت کے لئے نیچا ہوا لیکن اس کے بعد پیش آنے والے غزوات ۔ احزاب ' خیبر ' موتہ ' مکہ و حنین وغیرہ کے بعد یہ گراف بلند سے بلند تر ہوتا چلاگیا ' یہ جہاد ہی کے ثمرات تھے کہ فتح مکہ کے بعد مسلمانوں کو اتنی طاقت اور قوت حاصل ہوگئی کہ زمانہ جاہلیت کی تمام رسوم بزور ملیا میٹ کردی گئیں ۔ بیت اللہ شریف کو بتوں سے پاک صاف کردیاگیا ' پورے عالم عرب میں مراکز شرک ختم کرنے کے لئے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام ؓ کے دستے روانہ فرمائے۔ یہ جہاد ہی کا نتیجہ تھا کہ سقوط مکہ کے بعد پورے عالم عرب کے قبائل وفود کی شکل میں از خود حاضر خدمت ہو کر دائرہ اسلام میں

شامل ہونا شروع ہوگئے ۔ جہاد کے ذریعہ حاصل ہونے والی عظمت ' شان و شوکت اور سربلندی کا یہ نقطہ عروج تھا کہ آدھی دنیا پر حکومت کرنے والی سب سے بڑی فوجی قوت ......روم...... جس نے ابھی ابھی اپنی مدمقابل عظیم قوت ایران کو شکست دی تھی ' تبوک میں مسلمانوں کے مدمقابل آنے کی جرات نہ کرسکی اور رسول اکرم ﷺ تبوک میں بیس یوم انتظار کرنے کے بعد ساری دنیا سے اپنی طاقت اور قوت کا لوہا منوا کر مدینہ منورہ واپس تشریف لائے۔

رسول اکرم ﷺ ۱۱ ہجری (۶۳۲ء) میں دنیا سے تشریف لے گئے ۔ عہد صدیقی (۶۳۲ء تا ۶۳۴ء) میں نہ صرف عراق اور حیرہ جہاد کے ذریعہ سرنگوں ہوئے بلکہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لینے اور مدعیان نبوت کی سرکوبی اور فتنہ ارتداد کا استیصال بھی جہاد ہی کے ذریعے ممکن ہوا ۔ جہاد ہی کے نتیجہ میں ۶۳۵ء میں دمشق ' ۶۳۶ء میں حمص ' انطاکیہ اور بیت المقدس فتح ہوئے اور ۶۳۸ء میں پورے ملک شام پر اسلامی پرچم لہرانے لگا۔ ایران میں فتوحات کی ابتداء عہد فاروقی رضی اللہ عنہ (۶۳۴ء تا ۶۴۵ء) میں ۶۳۵ء میں ہوئی '۶۴۲ء تک قادسیہ ' مدائن ' جلولاء ' حلوان ' خوزستان ' اصفہان ' ہمدان ' رے ' طبرستان ' آذربائی جان ' آرمینیا' کرمان اور خراسان سب کے سب مفتوح ہوگئے ۔ ۶۴۱ء میں مصر اور ۶۴۷ء میں تیونس فتح ہوا' ۶۵۵ء میں جزائر یونان اور قبرص فتح ہوئے ۔ ۶۷۰ء میں قیروان (تیونس کا شہر) فتح ہوا۔ ۶۷۴ء میں بخارا اور ۶۷۵ء میں سمرقند اسلامی حکومت میں شامل ہوئے ۔ ۶۹۳ء میں ساحل اطلس (اوقیانوس) اسلامی سلطنت کا حصہ بنا' ۷۰۰ء میں اسلامی فوجوں نے ایشیائے کوچک پر قبضہ کیا ۔ ۷۱۱ء میں جنرل محمد بن قاسم رحمہ اللہ نے کراچی سے ملتان تک کا علاقہ فتح کیا ۔ اسی سال یعنی ۷۱۱ء میں جنرل طارق بن زیاد رحمہ اللہ جبرالٹر (سپین) پر اترے اور سپین کے علاوہ آدھا فرانس بھی سرنگوں ہوگیا۔ ۸۰۹ء میں کارسیکا اور ۸۱۰ء میں جزیرہ سارڈینیا ۸۲۳ء میں کریٹ ۸۲۷ء میں سسلی ۸۴۶ء میں جنوبی اٹلی اور ۸۷۰ء میں مالٹا مسخر ہوا ۔ اندازہ فرمائیے کہ جہاد کی برکت سے صرف دو سو سال کے عرصہ میں بحیرہ اسود سے لے کر ملتان تک اور سمرقند سے لے کر فرانس تک تقریباً نوے (۹۰) لاکھ مربع میل کے وسیع رقبہ پر اسلامی سلطنت کا پھریرا لہرانے لگا اور مسلمان دیکھتے دیکھتے دنیا کی عظیم الشان سیاسی ' تہذیبی اور تمدنی قوت بن گئے ۔ جذبہ جہاد سے سرشار اور پے در پے فتوحات کا یہی وہ سنہرا دور تھا جس سے متاثر ہو کر علامہ اقبال رحمہ اللہ نے "ترانہ ملی" کے یہ شعر لکھے۔

تیغوں کے سائے میں ہم پل کر جواں ہوئے ہیں
خنجر ہلال کا ہے قومی نشاں ہمارا
مغرب کی وادیوں میں گونجی اذاں ہماری
تھمتا نہ تھا کسی سے سیل رواں ہمارا

مسلمانوں کی عظمت جلال اور شان وشوکت کے اس دور مسعود میں مسلمانوں کی دینی و ملی حمیت و غیرت کے بے شمار واقعات تاریخ کے صفحات پر جابجا بکھرے پڑے ہیں۔

۶۶۳ء میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک لشکر قسطنطنیہ کی تسخیر کے لئے روانہ کیا۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے اسی (۸۰) برس کی عمر کے باوجود اس مہم میں شرکت فرمائی۔ دوران سفر ایسے بیمار ہوئے کہ جان بر نہ ہوسکے۔ مرتے وقت یہ وصیت فرمائی کی "میری میت سرزمین عدو میں جہاں تک لے جاسکو لے جاکر دفن کرنا۔" امیر لشکر نے ان کی وصیت پر عمل کرتے ہوئے قسطنطنیہ کی فصیل کے نیچے رات کے وقت ان کا جسد خاکی دفن کیا۔ قیصر روم کو اطلاع ملی تو اس نے پیغام بھجوایا "تم لوگ جب یہاں واپس سے جاؤ گے تو ہم قبر کھود کر میت کی ہڈیاں نکال باہر پھینکیں گے۔" قیصر کے اس گستاخانہ پیغام کے جواب میں امیر لشکر نے قیصر کو پیغام بھجوایا "اگر تم نے ایسی حرکت کی تو اللہ کی قسم یاد رکھو مسلمانوں کی وسیع و عریض مملکت میں جتنے بھی گرجے ہیں سب کو منہدم کردیا جائے گا اور سارے عیسائیوں کی قبروں کو اکھاڑ پھینکا جائے گا۔" پیغام ملتے ہی قیصر نے جواب میں لکھا "میں تو محض تمہاری دینی غیرت و حمیت کا امتحان لے رہا تھا۔ کنواری مریم کی قسم ! ہم تمہارے نبی کے صحابی کی قبر کا احترام اور حفاظت کریں گے۔"(۱)

اموی خلیفہ ولید بن عبدالملک کے زمانہ خلافت (۷۰۵ء تا ۷۱۵ء) میں عربوں کے سری لنکا کے ساتھ تعلقات بڑے خوشگوار تھے عرب تجارت کی غرض سے سری لنکا میں مقیم تھے ایک عرب تاجر کے انتقال پر راجہ نے تاجر کے پسماندگان کو ایک بحری جہاز کے ذریعہ بصرہ واپس بھجوایا۔ ساتھ ولید بن عبدالملک کے لئے قیمتی تحائف بھی دیئے دیبل کے قریب سندھ کے ساحلی قزاقوں نے جہاز لوٹ لیا مردوں کو قتل کردیا، بچوں اور عورتوں کو قید کرلیا ان میں سے ایک عورت نے غائبانہ حجاج سے فریاد کی "حجاج ! المدد" حجاج کو خبر ملی تو اس نے جواب دیا "لبیک" اور اسی وقت دیبل کے راجہ داہر کو لکھا کہ "عرب عورتوں کو واپس بھیج دو" اس نے جواب دیا "یہ کام بحری قزاقوں کا ہے میں مجبور ہوں۔" حجاج بن یوسف نے راجہ داہر کی سرکوبی کے لئے پے درپے دو فوجی مہمیں بھیجیں جو ناکام ہوئیں تیسری مرتبہ حرب و ضرب کے ماہر سترہ سالہ مجاہد محمد بن قاسم رحمہ اللہ کو اسلامی لشکر کا سپہ سالار بنا کر روانہ کیا جس نے کئی خون ریز معرکوں کے بعد نہ صرف راجہ داہر کو تہ تیغ کیا بلکہ کراچی سے لے کر ملتان تک کا علاقہ مسخر کرکے اسلامی سلطنت میں شامل کرلیا۔(۲)

۷۸۶ء میں قسطنطنیہ پر ملکہ اپنی حکومت کرتی تھی جسے رومیوں نے معزول کرکے نیسوفور کو

۱- تاریخ اسلام، ج ۲، ص ۳۶ ۲- تاریخ اسلام، ج ۲، ص ۱۵۵

بادشاہ بنایا اس نے ہارون رشید (۷۸۶ء تا ۸۰۹ء) کو لکھا کہ "ملکہ اپنی اپنی خلقی کمزوری اور ضعف عقل کی وجہ سے تمہیں خراج ادا کرتی رہی ہے لہٰذا میرا خط ملتے ہی وہ ساری رقم واپس کرو جو اب تک وصول کر چکے ہو ورنہ تمہارا فیصلہ تلوار کرے گی۔" یہ خط پڑھ کر خلیفہ جوش غضب سے بھر گیا اور اسی خط کی پشت پر یہ جواب لکھ کر واپس کر دیا "بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ امیر المومنین ہارون رشید کی طرف سے رومی کتے کے نام ! اے کافر ماں کی اولاد' میں نے تیرا خط پڑھ لیا ہے اس کا جواب سننے کی بجائے عنقریب تو اپنی آنکھوں سے دیکھے گا۔" یہ جواب بھیج کر اسی وقت لشکر کو کوچ کا حکم دیا گھمسان کا رن پڑا نیسوفور کو شکست ہوئی اور اسے مجبوراً خراج دے کر صلح کرنی پڑی۔ (۱)

۸۳۷ء میں قیصر روم توفیل (۸۲۹ء تا ۸۴۲ء) نے عراق کے ایک شہر زبطرہ پر حملہ کیا قلعوں کو خوب لوٹا قیدی مردوں کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر کر ناک اور کان کاٹ ڈالے قیدی عورتوں میں سے ایک عورت نے "وا معتصماہ ! " (یعنی اے معتصم میری مدد کر) کی فریاد کی۔ معتصم باللہ (۸۳۳ء تا ۸۴۲ء) کو جب قیصر روم کے ان وحشیانہ مظالم اور عورت کی فریاد کی خبر پہنچی' تو اس وقت دربار میں تخت پر بیٹھا تھا وہیں سے بیٹھے بیٹھے بولا "لبیک لبیک" (یعنی میں پہنچا میں پہنچا) تخت سے اترا اور اعلان جہاد کروا دیا خود بغداد کے قاضی عبدالرحمان بن اسحاق کے روبرو جا کر وصیت کی کہ میری وراثت کا ایک تہائی اولاد کو ایک تہائی اقرباء کو اور ایک تہائی فی سبیل اللہ دے دیا جائے اور خود لشکر لے کر رومیوں کے سب سے بڑے مستحکم قلعہ "عموریہ" پر ٹوٹ پڑا اور عموریہ کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ (۲)

ہم نے چند واقعات بطور مثال پیش کئے ہیں ورنہ تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے جن سے معلوم ہوتا ہے کہ جب مسلمان جذبہ جہاد سے سرشار تھے اور جہاد ان کی زندگیوں کا اوڑھنا بچھونا تھا تب مسلمان وہ عظیم قوت تھے کہ جس کسی نے ان کی غیرت اور حمیت کو للکارا نیست و نابود ہو گیا۔

جہاد کی برکات اور ثمرات کا اندازہ لگانے کے لئے اس گئے گزرے دور کی مثال جہاد افغانستان ہمارے سامنے ہے' جب ایک کافر ملک لیکن دنیا کی سب سے بڑی فوجی قوت ...... سوویت یونین ...... نے افغانستان جیسے پسماندہ اور وسائل سے محروم مسلمان ملک پر غاصبانہ قبضہ کیا اور مسلمانوں نے جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر اس غاصب قوت سے ٹکر لینے کا عزم کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اس مغلوب' بے کس اور بے بس قوم کے ساتھ وہ سارے وعدے پورے فرمائے جن کا ذکر قرآن مجید میں کیا گیا ہے ایک نظر درج ذیل حقائق پر ڈالئے۔

۱۔ دس سال کی انتہائی قلیل مدت میں آدھی دنیا پر حکومت کرنے والی عظیم فوجی قوت جس سے اس کی

۱۔ تاریخ اسلام حصہ سوم' ص ۵۰

۲۔ تاریخ اسلام حصہ سوم' ص ۱۹۹

مدمقابل سپرپاور (امریکہ) بھی خائف تھی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ہاتھوں ٹکڑے ٹکڑے کروادی۔
۲۔ دس سال تک سوویت یونین جس ملک پر قابض رہا وہاں سے اسے ذلیل اور رسوا ہو کر نکلنا پڑا سوویت یونین کی تاریخ میں ذلت و ہزیمت کی یہ سب سے پہلی مثال تھی۔
۳۔ افغانستان پر قبضہ کرنے کے بعد پاکستان پر قابض ہو کر گرم پانیوں تک رسائی حاصل کرنے کے مکروہ عزائم میں بھی ناکام اور نامراد رہا۔
۴۔ جہاد افغانستان کے باعث پوری دنیا میں اسلام کی جنگ لڑنے والے مجاہدین اسلام کو زبردست تقویت حاصل ہوئی کشمیر، فلسطین، فلپائن، بوسنیااور چیچنیا میں ہونے والے خون ریز معرکے اس کا واضح ثبوت ہیں۔
۵۔ کم و بیش ایک صدی سے مسلمانوں کی عظمت گم گشتہ کی امین ریاستوں پر سوویت یونین کا غاصبانہ قبضہ ختم ہوا اور وہاں کی مساجد اور مدارس کے تالے کھلے وہاں سے دوبارہ قال اللہ و قال الرسول کی صدائیں بلند ہونے لگیں ۔ ان مسلمان ریاستوں کی تعداد اور ان میں بسنے والے مسلمانوں کے فیصد تناسب پر ایک نظر ڈالئے اور اندازہ فرمایئے کس طرح اللہ تعالیٰ نے جہاد کے نتیجہ میں اہل ایمان کی آنکھیں ٹھنڈی کیں۔

نام ریاست	مسلمان آبادی	نام ریاست	مسلمان آبادی
۱۔ آذربائی جان	۹۵ فیصد	۱۱۔ تاجکستان	
۲۔ ازبکستان	۸۷ فیصد	۱۲۔	۵۵ فیصد
۳۔ داغستان	۷۵ فیصد	۱۳۔ تاتارستان	۵۵ فیصد
۴۔ چی چنیا	۷۵ فیصد	۱۴۔ موروف	۵۵ فیصد
۵۔ ترکمانستان	فیصد	۱۵۔ شمالی اوستیا	۵۳ فیصد
۶۔ جوقارچ	۷۰ فیصد	۱۶۔ ماری	۵۰ فیصد
۷۔ بلکاریا	۷۰ فیصد	۱۷۔ اومورتیا	۵۰ فیصد
۸۔ اوی غہ	۷۰ فیصد	۱۸۔ قازقستان	۶۲ فیصد
۹۔ چرکس	۷۰ فیصد	۱۹۔ جارجیا	۲۰ فیصد
۱۰۔ کرغیرستان	۷۸ فیصد	۲۰۔ آرمی نیا (۱)	۱۲ فیصد

۶۔ کیمونزم کے پنجہ استبداد سے آزاد ہونے والی مسلم ریاستوں کے علاوہ یورپ کے وہ ممالک جو سوویت

۱- الجمهوريات الاسلاميه و روسيا مطبوعة مكتبه دار السلام الرياض

یونین کی شکست و ریخت کے نتیجہ میں کیمونزم کے ظالمانہ اور جابرانہ نظام سے آزاد ہوئے ہیں وہ یہ ہیں مشرقی جرمنی 'ہنگری 'بلغاریہ 'رومانیہ 'چیکوسلواکیہ۔

۷۔ جہاد کے نتیجہ میں ایک سپرپاور کے یوں نشان عبرت بن جانے کے بعد دنیا کی دوسری سپرپاور (امریکہ) اور اس کے حواری خزاں رسیدہ پتوں کی طرح جہاد کے لفظ سے لرزہ براندام ہیں ان پر اسی روز سے سرسام کی سی کیفیت طاری ہے جس روز سے سوویت یونین کا افغانستان سے جنازہ نکلا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ دنیا میں مسلمانوں کے عروج و زوال کی داستاں صرف جہاد ہی سے وابستہ ہے جب بھی کبھی مسلمان جذبہ جہاد سے سرشار ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے نہ صرف انہوں نے دنیا میں عزو شرف اور شان و شوکت حاصل کی بلکہ حیوانیت ' بربریت اور جہالت میں ڈوبی ہوئی انسانیت کو امن و سلامتی ' عدل و انصاف ' شرافت و اخوت کے ساتھ ساتھ علوم و فنون اور تہذیب و تمدن کی روشنی سے بھی منور کیا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے کئے ہوئے وعدے آج بھی اسی طرح سچ اور برحق ہیں جس طرح آج سے کئی سو سال پہلے تھے بشرطیکہ مسلمان اپنے اندر وہی جذبہ جہاد پیدا کرلیں جو محمد بن قاسم رحمہ اللہ اور طارق بن زیاد رحمہ اللہ میں تھا۔ بقول مولانا ظفرعلی خان رحمہ اللہ

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو
اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

ترک جہاد کا نتیجہ .....دنیا میں ذلت و رسوائی

جہاد کے نتیجہ میں جہاں مسلمانوں کے لئے دنیا و آخرت میں بے حدوحساب انعامات سے نوازنے کا وعدہ کیاگیاہے وہاں ترک جہاد کے نتیجہ میں مسلمانوں کو ذلت و رسوائی اور زوال کی خبر بھی واضح طور پر دی گئی ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے ''جب تم لوگ جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کردے گااور اس وقت تک دور نہیں کرے گا جب تک تم جہاد شروع نہیں کروگے۔'' (ابوداؤد) ایک دوسری حدیث میں ارشاد مبارک ہے کہ ''عنقریب تم پر غیر مسلم اقوام اس طرح ٹوٹ پڑیں گی جس طرح کھانا کھانے والے (بھوکے لوگ) دسترخوان پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔'' عرض کیاگیا''کیا اس وقت مسلمان تعداد میں کم ہوں گے ؟'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا''نہیں ! بلکہ تعداد میں تم لوگ بہت زیادہ ہوگے لیکن تمہاری حیثیت ندی میں بہنے والی جھاگ سے زیادہ نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ دشمن کے دلوں سے تمہارا رعب ختم کردے گا اور تمہارے دلوں میں دنیا کی محبت اور موت کا خوف پیدا فرمادے گا۔'' (ابوداؤد)

ترک جہاد کی وجہ سے اسلام اور مسلمانوں کی زبوں حالی کا اندازہ لگانے کے لئے کیمونزم کے ظالمانہ اور جابرانہ نظام کے تحت گذشتہ ستر (۷۰) برس گزارنے والی ریاستوں کے ماضی پر ایک نگاہ ڈال لیجئے - چند سال قبل حکومت روس کی دعوت پر پاکستانی ادیبوں کا ایک وفد روس کے تفریحی دورے پر گیا تو وفد کے ہر رکن سے پوچھا گیا کوئی ایسی جگہ ہے جسے دیکھنے کی آپ کو خواہش ہو؟ ایک خاتون رکن نے تاشقند کا نام لیا تو کیمونسٹ گھبرا گئے بڑی کوشش کی کہ وہ کسی اور جگہ کا انتخاب کرلے لیکن خاتون رکن اپنی ضد پر اڑی رہیں وہاں جا کر خاتون نے جو کچھ دیکھا وہ یہ تھا کہ مساجد پر تالے پڑے ہوئے ہیں محرابوں میں جالے لٹک رہے ہیں گنبد اکھڑے ہوئے ہیں اندر چمگادڑوں نے ڈیرہ لگا رکھا ہے گھروں میں بوڑھی مائیوں نے خاتون کو گلے لگالیا... "کیاتو اللہ کے گھر (یعنی پاکستان) سے آئی ہے؟" انہوں نے زیر لبی آواز میں پوچھا اور پھر اسے چومنے لگیں چوم چوم کر بے حال کردیا - ساتھ ہی ان کے آنسو رواں تھے ....بوڑھی مائیاں پچھلی کوٹھڑی میں نماز پڑھتی ہیں نوجوان لڑکے باہر پہرہ دیتے ہیں .....قرآن چھپائے ہوئے رکھے ہیں دروازہ بجتا ہے تو دل ڈوب جاتے ہیں "کوئی آگیا" روٹی' کپڑا مکان دینے والوں نے "اللہ" کو ملک بدر کر رکھا ہے" (۱)

یہ ذلت اور رسوائی بھی آج مسلمانوں پر ترک جہاد کی وجہ سے ہی مسلط کی گئی ہے کہ مصر کے ایک جید نابینا عالم دین شیخ عمر عبدالرحمان کو ایک عیسائی حکومت نے محض اس بے بنیاد الزام میں عمر بھر کے لئے جیل میں ڈال رکھا ہے کہ انہوں نے امریکہ کے ورلڈ ٹریڈ سنٹر میں بم دھماکہ کی منصوبہ بندی کی تھی - یاد رہے شیخ عمر عبدالرحمان نہ صرف حافظ قرآن ہیں بلکہ بخاری شریف کے بھی حافظ ہیں - شیخ کے بیٹے جہاد افغانستان میں حصہ لے چکے ہیں شیخ کا جرم صرف یہ ہے کہ وہ دین اسلام کی سربلندی اور غلبہ کے لئے مسلمانوں کو اپنے دروس میں جہاد فی سبیل اللہ کی تلقین کرتے رہے ہیں - دنیا میں حریت فکر اور انسانی حقوق کے سب سے بڑے علمبردار ملک کی جیل میں اس ساٹھ (۶۰) سالہ مسلمان عالم دین سے جو انسانیت سوز سلوک ہورہا ہے اس کی رونگٹے کھڑے کردینے والی تفصیلات خود شیخ عمر عبدالرحمان نے دنیا کے سارے مسلمانوں کے نام ایک مکتوب میں تحریر کی ہیں جو ملک کے مختلف رسائل اور جرائد میں چھپ چکا ہے- خط کے بعض حصے ملخصاً یہاں درج کئے جاتے ہیں-

"جیل میں مجھے نماز جمعہ اور باجماعت نماز ادا کرنے کی اجازت نہیں' مجھے قید تنہائی میں

۱- ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۲۴ مئی ۱۹۹۶ء - یاد رہے جہاد افغانستان کے نتیجہ میں اللہ کے فضل و کرم سے یہ ریاستیں اب آزاد ہوچکی ہیں جس کا تفصیلی ذکر پہلے گزر چکا ہے-

رکھاگیاہے کسی دوست یا عزیز کی ملاقات کے بعد مجھے دو مرتبہ برہنہ کیاجاتاہے کپڑے اتارنے کے بعد حکم دیاجاتاہے کہ میں رانیں کھول کر آگے کی طرف جھک جاؤں پھر وہ جانوروں کی طرح میرے پوشیدہ اعضاء کی اچھی طرح تلاشی لیتے ہیں میرے اردگرد کھڑے ہو کر قہقہے لگاتے ہیں جو شخص معائنہ کرتے ہوئے زیادہ وقت لیتاہے اسے تحسین کی نظر سے دیکھاجاتاہے میرے ساتھ یہ ذلت آمیز اور انسانیت سوز سلوک اس لئے ہورہاہے کہ میں مسلمان ہوں اور اس طرح کے سلوک کو میرے اللہ نے منع کیاہے اس مشکل گھڑی میں شرمندگی اور ندامت سے میرا وجود پانی پانی ہوجاتاہے اور دل چاہتاہے کہ اس سے پہلے کہ یہ لوگ میری تذلیل کریں زمین پھٹ جائے اور میرا وجود نگل لے۔"[1]

امر واقعہ یہ ہے کہ امریکی جیل کے حکام شیخ عمر عبدالرحمان کی تذلیل اور رسوائی محض ایک فرد سمجھ کر نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کے نمائندے کی حیثیت سے کررہے ہیں۔

یہ ذلت اور رسوائی بھی آج مسلمانوں کے حصہ میں ترک جہاد ہی کی وجہ سے آئی ہے کہ اسلام آباد میں بوسنیاکے سفارت خانہ کی جاری کردہ رپورٹ کے مطابق بوسنیا میں قتل و غارت اور خون ریزی کے صرف ابتدائی چھ ماہ (اپریل ۱۹۹۲ء تا ستمبر۱۹۹۲ء) میں ڈھائی لاکھ مسلمان شہید کئے گئے ۔ ۵ لاکھ بے گھر کئے گئے اور ۵۰ ہزار عفت مآب مسلمان خواتین کی آبروریزی کی گئی [2] ان اعداد و شمار سے بقیہ تین چار سال کے دوران بوسنیا میں مسلمان مردوں اور عورتوں سے ہونے والے ذلت آمیز اور انسانیت سوز مظالم کا اندازہ لگایاجاسکتاہے ۔ کشمیر کی صورت حال اس سے مختلف نہیں ۔ آئے دن کشمیری مسلمان خواتین کی اجتماعی آبروریزی کی اذیت ناک اور ذلت آمیز خبریں اخبارات میں آتی رہتی ہیں 'بیت المقدس پر یہودیوں کا قبضہ ' بابری مسجد کا انہدام اور دیگر بے شمار المناک واقعات جو مسلمانوں کی دینی حمیت و غیرت کے لئے تازیانہ عبرت کی حیثیت رکھتے ہیں محض اس وجہ سے پیش آرہے ہیں کہ مسلمان اپنے دین (جہاد) سے کنارہ کش ہوچکے ہیں آج ساری دنیاکے مسلمان ملکوں میں قبرستان کا سا سناٹاطاری ہے 'کوئی حجاج بن یوسف نہیں جو جیل سے چیخ چیخ کرپکارنے والے عمر عبدالرحمان کی فریاد کا جواب دے سکے آج کوئی محمد بن قاسم رحمہ اللہ اور معتصم باللہ نہیں جو ہزاروں معصوم اور عفت مآب مسلمان خواتین پر ہونے والے ظلم اور تشدد کے جواب میں لبیک کہے؟ یہ بھی مسلمانوں کی جہاد سے غفلت اور انحراف کا نتیجہ ہے کہ نصف صدی سے ہمیں ایک چھوٹے سے خطہ زمین "کشمیر" کے چکر میں ڈال کر اس حقیقت سے غافل کردیاگیاہے کہ کشمیر سمیت پورا ہندوستان مسلمانوں کا ہے ۔ سندھ میں محمد بن قاسم رحمہ اللہ کی آمد (۷۱۱ء) سے لے کر بہادر شاہ ظفر کی جلاوطنی (۱۸۵۷ء) تک ہزار سال سے

۱- ہفت روزہ الاعتصام لاہور ۲۴ مئی ۱۹۹۶ء
۲- ہفت روزہ تکبیر 'کراچی '۴ مارچ ۱۹۹۳ء

زیادہ عرصہ مسلمانوں نے ہندوستان پر حکومت کی لیکن بعد میں انگریزوں اور ہندوؤں کی ملی بھگت کے نتیجہ میں ہندوستان ہندوؤں کے قبضہ میں چلاگیا۔ ہماری نگاہیں آج بھی اسلام کے اس بطلِ جلیل اور رجل رشید کی راہیں دیکھ رہی ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکم اَخْرِجُوْهُمْ مِنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ (١٩١:٢) یعنی "کافروں کو وہاں سے نکالو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا ہے (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۹۱) پر عمل کرتے ہوئے دہلی کے لال قلعہ پر سبز ہلالی پرچم کا پھریرا بلند کرے۔

دشمنان اسلام اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ جب تک مسلمانوں کے اندر جذبہ جہاد موجود ہے انہیں مغلوب اور مسخر کرنا ممکن نہیں لہٰذا ان کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ کسی نہ کسی طرح مسلمانوں کے اندر سے جذبہ جہاد ختم کیاجائے اس کے لئے دشمنان اسلام نے ایسی ایسی جہاد دشمن تحریکیں برپا کیں جن پر بظاہر اسلام کی چھاپ نظر آتی ہے لیکن ان کا اصل مقصد مسلمانوں کے عقائد و اعمال سے جہاد کو ختم کرنا ہے۔

اس سلسلہ کی سب سے پہلی اور قدیم ترین تحریک عبداللہ بن سبا یہودی کی برپا کی ہوئی باطنی تحریک ہے' جو یمن کا رہنے والا تھا۔ عہد فاروقی یا عہد عثمانی میں منافقانہ طور پر مسلمان ہوا تاکہ دین اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرسکے۔ مدینہ منورہ' بصرہ اور شام کے بعد مصر میں قیام کے دوران "سبائی گروہ" بنانے میں کامیاب ہوگیا۔ یہی گروہ بعد میں پیدا ہونے والے تمام باطنی فرقوں کے عقائد و افکار کی بنیاد بنا۔ باطنی فرقوں میں سے صوفیاء کے گروہ نے جہاد بالسیف کو مسلمانوں کی زندگیوں سے خارج کرنے کے لئے رَجَعْنَا مِنَ الْجِهَادِ الْاَصْغَرِ اِلَى الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ "ہم چھوٹے جہاد (یعنی جہاد بالسیف) سے بڑے جہاد (یعنی ریاضت اور مجاہدہ) کی طرف لوٹ آئے ہیں" جیسی احادیث وضع کیں۔ مکاشفہ' مراقبہ' مجاہدہ' وجدان اور چلہ کشی جیسی ہندوانہ طرز کی ریاضت اور پوجا پاٹ کے طریقے وضع کرکے مسلمانوں کی زندگیوں سے جہاد بالسیف کو مکمل طور پر خارج کرکے گوشہ نشینی کی ان خود ساختہ عبادات کو مسلمانوں کا دین بنادیا۔ جہاد بالسیف سے فرار اور گوشہ نشینی اختیار کرنے سے پیدا ہونے والے نتائج پر الفکر الصوفی کے مقدمہ میں کیاگیا تبصرہ بڑا بصیرت افروز ہے جوکہ نذرِ قارئین ہے۔

"صوفیہ کے اس گوشہ نشینی کے نظریہ نے مسلمانوں کو جتنا نقصان پہنچایا شاید ہی کسی اور وجہ سے پہنچا ہو اس نظریہ نے مسلمانوں سے جہاد کی روح کو ختم کرکے دنیا میں ذلیل اور رسوا قوم بنا دیا اور ایسے افعال سے مجاہدہ نفس شروع کیا جس سے انسانیت کو بھی شرم آنے لگے۔ ان کی یہ تعلیم پوری قوم کے لئے مارفیا کے انجکشن کی حیثیت رکھتی ہے۔ دسویں صدی ہجری کے اواخر میں اس نظریہ نے مسلمانوں کو اس قدر مفلوج' کاہل اور بے فہم بنا دیا تھا کہ وہ فرانسیسی فاتحین کے حملوں کا دفاع جامعہ ازہر میں بیٹھ کر

اوراد و وظائف سے کررہے تھے۔ نابلیون کا انتخاب کرکے اسے صوفیاء کی گوڈری پہنائی گئی اور اس کی رہنمائی میں ذکر و فکر کی مجالس قائم کی گئیں۔ بخاری شریف کا ختم بھی کرایا گیا' لیکن ان سب باتوں کا کچھ بھی فائدہ نہ ہوا اور مسلمان مار کھاتے رہے۔ بالآخر جب مسلمان مجاہدین نے یورپ کی سرزمین میں لوگوں سے جنگیں کیں تب جاکر حالات نے پلٹا کھایا۔" (۱)

ایک اور جہاد دشمن تحریک "بہائیت" یا "بابیت" کے نام سے انیسویں صدی میں برپا کی گئی جس کا محرک ایک روسی جاسوس "کنیازدالگورکی" تھا جو اصلا یہودی تھا لیکن منافقانہ طور پر مسلمان ہوگیا۔ بہائیت کا بانی ایک ایرانی باشندہ بہاء اللہ تھا جس کا اصلی نام مرزا حسین علی تھا۔ اس نے ۱۸۶۷ء میں نبوت کا دعوی کیا۔ ۱۹۱۸ء میں حکومت برطانیہ نے بہاء اللہ کو "سر" اور "او بی ای" (۲) کا خطاب دیا جس کے بعد بہائیت کے تعلقات یہود کے ساتھ بہت مستحکم ہوگئے۔ یاد رہے کہ آج کل بہائیت کا مرکز اسرائیل کے شہر "حیفا" کے مقام پر ہے بہائی نماز پڑھتے وقت اپنا رخ حیفا کی طرف کرتے ہیں اور حج بھی وہیں کرتے ہیں۔ دنیا کے ۱۸۰ ممالک میں ان کے ۲۸ ہزار ۲ سو سترہ (۲۸۲۱۷) چھوٹے بڑے مراکز قائم ہیں۔ صرف امریکہ کے ۲۵۷۰ شہروں میں ان کے دفاتر موجود ہیں اقوام متحدہ میں ان کا اپنا الگ دفتر ہے۔ (۳) اس تحریک کا راست مقصد مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد مٹانا' اسلام کے الہامی اصولوں' شاندار ورثے اور اخلاق کریمانہ سے منحرف کرنا ہے۔ (۴)

ایک اور جہاد دشمن تحریک "قادیانیت" کے نام سے برصغیر ہند میں انیسویں صدی کے آخر میں پیدا کی گئی جیسا کہ اس سے پہلے ہم لکھ آئے ہیں کہ ۱۸۵۷ء کی تحریک آزادی جب ناکام ہوئی تو انگریزوں نے برصغیر ہند پر تادیر سامراجی تسلط برقرار رکھنے کے لئے دو طرح کے اقدام کئے اولاً جنگ آزادی میں حصہ لینے والے مسلمانوں پر بے پناہ ظلم و ستم ڈھائے گئے۔ ثانیاً مسلمانوں کے عقائد و اعمال سے جہاد کا تصور ختم کرنے کے لئے ایک نئے فرقہ "قادیانیت" کی بنیاد رکھی گئی جس کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی تھے جو ابتدا سیالکوٹ کچہری میں عرضی نویس تھے' ۱۸۸۰ء میں انہوں نے مجدد ہونے کا دعوی کیا اور ۱۸۹۱ء میں نبوت کا دعوی کیا۔

مرزا صاحب نے انگریزوں کا یہ مقصد کس حد تک پورا کیا اس کا اندازہ خود مرزا صاحب کی تحریروں کی روشنی میں کیا جاسکتا ہے۔ چند نمونے ملاحظہ ہوں۔

۱۔ مقدمہ "الفکر الصوفی" ص ۶' از عبدالرحمان عبدالخالق' مطبوعہ کویت
۲۔ O.B.E یعنی Officer Of British Empire ۳۔ ماہنامہ صراط مستقیم' ص ۱۳۔۱۶' مارچ ۱۹۹۶ء برمنگھم
۴۔ "یہ ہے بہائی مذہب" ص ۳' ناشر مجلس اعلی برائے دعوت و ارشاد سعودی عرب

۱۔ بعض احمق سوال کرتے ہیں کہ اس گورنمنٹ کے خلاف جہاد کرنا درست ہے یا نہیں ؟ سو یاد رہے کہ ان کا سوال نہایت حماقت کا ہے کیونکہ جس کے احسانات کاشکراداکرنا عین فرض اور واجب ہے اس سے جہاد کیسا؟ میں سچ کہتاہوں کہ محسن کی بدخواہی ایک بدکار اور حرامی آدمی کا کام ہے۔ (الفضل ج ۲۷، مورخہ ۱۲ ستمبر۱۹۳۹ء)

۲۔ میں یقین رکھتاہوں کہ جیسے جیسے میرے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقدین کم ہوتے جائیں گے کیونکہ مجھ کو مسیح اور مہدی جان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکارہے۔ (اشتہار مرزاصاحب مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ہفتم)

۳۔ میرے پانچ اصول ہیں جن میں سے دو حرمت جہاد اور اطاعت برطانیہ بھی ہیں۔(تلخیص از تبلیغ رسالت ،ص ۱۰۷)

۴۔ میں سولہ برس سے برابر اپنی تالیفات میں اس بات پر زور دے رہاہوں کہ مسلمانان ہند پر اطاعت گورنمنٹ برطانیہ فرض ہے اور جہادحرام ہے۔ (تبلیغ رسالت جلد سوم ،ص ۳۰۰)

یہ تھے وہ مقاصد جنہیں قادیانی تحریک نے بدرجہ اتم پورا کیا۔ قادیانیت آج تک اپنی اس بے لوث وفاداری کا انگریزوں سے خوب خوب صلہ وصول کررہی ہے۔

ہم نے یہاں بعض اہم جہاد دشمن تحریکوں کا ذکر کیاہے لیکن امرواقعہ یہ ہے کہ اسلام دشمن طاقتیں ہرزمانے میں مسلمانوں سے جذبہ جہاد ختم کرنے کے لئے نئی سے نئی سازشیں اور نئی نئی منصوبہ بندیاں کرتی چلی آرہی ہیں۔

یہاں اس بات کا تذکرہ شاید بے محل نہ ہوگا کہ دشمنان اسلام کو مسلمانوں کے نماز، روزے، صدقہ خیرات یا حج عمرے سے کبھی پریشانی نہیں ہوئی ان کے لئے پریشانی کا باعث صرف جہادہی ہے جو ان کی فرعونیت، باطل پرستی اور خواہشات نفس کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے یہی وجہ ہے کہ جہاد افغانستان، جس میں شامل ہونے والے عرب و عجم کے ہزاروں مجاہدین نے تاریخ اسلام کا ایک ایسا سنہری باب رقم کیاہے جس نے دشمنان اسلام کی نیندیں حرام کردی ہیں، کے بعد بین الاقوامی سطح پر جہاد کے خلاف زبردست گمراہ کن پروپیگنڈہ کیاجارہاہے ۔ افغانستان کے اندر خودساختہ خانہ جنگی کے بعد یہ کہاجارہاہے کہ جہاد افغانستان اپنے ثمرات کے اعتبار سے بالکل بے ثمراور غیر مفید جنگ تھی سوائے لاکھوں انسانوں کی ہلاکت اور ملک کی بربادی کے کچھ حاصل نہیں ہوا۔ وہی مجاہدین جو پہلے حریت پسند تھے اب انہیں دہشت گرد اور ڈاکو باور کرایاجارہاہے مسلمانوں کی تعلیم و تربیت کے صدیوں پرانے سرچشمے مدارس اور جامعات کو دہشت گردی کے مراکز کہا جانے لگاہے اور مسلم ممالک میں اپنے ایجنٹوں

کے ذریعے اس "دہشت گردی" سے نپٹنے کے لئے بین الاقوامی منصوبے ترتیب دیئے جارہے ہیں کبھی "حقوق نسواں" اور کبھی "منصوبہ بندی" جیسے دلفریب ناموں سے بین الاقوامی کانفرنسیں منعقد کرکے مسلمان ممالک میں فحاشی اور بے حیائی کا طوفان بلاخیز لایاجارہاہے - سیٹلائٹ انقلاب کی مروجہ علامت .....ڈش انٹینا..... کے ذریعہ عریانیت ' موسیقی ' ناچ گانا اور لادینیت کا سیلاب گھر گھر پہنچاکر مسلمانوں کا رخ شمشیر و سناں سے طاؤس و رباب کی طرف پھیرنے کی زبردست کوششیں کی جارہی ہیں -

کہ یہ ٹوٹاہوا تارا مہ کامل نہ بن جائے

حال ہی میں ہندوستان کے آنجہانی وزیر اعظم راجیو گاندھی کی بیوی سونیا گاندھی کا یہ بیان قومی اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ بھارت نے ثقافتی محاذ پر پاکستان سے جنگ جیت لی ہے اور اب بھارتی تہذیب اور کلچر بھارتی فلموں اور ٹی وی کے ذریعہ پاکستانی معاشرے میں رچ بس گیاہے اس طرح بھارت نے کوئی جنگ لڑے بغیر ایسی کامیابی حاصل کرلی ہے جو جنگ کے ذریعے ممکن نہ تھی[1]

مذکورہ بیان میں دو باتیں بڑی واضح ہیں -

۱- دشمن کا یہ اعتراف کہ میدان جنگ میں مسلمان ناقابل شکست ہے-

۲- مسلمانوں کو شکست صرف اسی صورت میں دی جاسکتی ہے کہ ان کا رخ شمشیر وسناں سے موڑ کر طاؤس ورباب کی طرف پھیر دیاجائے-

کفار و مشرکین کی یہ پالیسی صرف پاکستان تک محدود نہیں بلکہ پوری دنیا میں مسلمانوں سے جذبہ جہاد ختم کرنے کے لئے ایسے ہی منصوبوں پر عمل کیاجارہاہے لہٰذا ضروری ہے کہ مسلمان اپنی آنکھیں کھولیں مسلمانوں کو ذلیل اور رسوا کرنے کے لئے یہود و ہنود کی سازشوں کو سمجھیں اور رسول اکرم ﷺ کے اس ارشاد مبارک کو حرزجان بنالیں کہ جب تک مسلمان اپنے دین (جہاد) کی طرف نہیں پلٹیں گے اللہ تعالیٰ ان پر مسلط کی گئی ذلت اور رسوائی دور نہیں فرمائے گا-(ابوداؤد)

کامیابی کے لئے کثرت سامان یا جذبہ ایمان؟

جہاں تک جہاد کے لئے سامان ' وسائل اور افرادی قوت تیار کرنے کا تعلق ہے اس کے بارے میں واضح طور پر اللہ تعالیٰ کا حکم موجود ہے کہ وَ أَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ ○ "اور تم لوگ جہاں تک تمہارابس چلے زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے دشمن کے مقابلے کے لئے تیار رکھو-" (سورہ انفال آیت نمبر۶۰) جس کا مطلب یہ ہے کہ اپنی ہمت کے

۱- روزنامہ "پاکستان" ۹ مارچ ۱۹۹۶ء

مطابق جہاد کے لئے تیاری کرنا اور وسائل جنگ مہیا کرنا عین مطلوب اور شرعی حکم ہے جو بات سوال طلب ہے وہ یہ ہے کہ جہاد میں کامیابی کے لئے کثرت تعداد اور کثرت سامان اہم ہے یا جذبہ ایمان اہم ہے؟

اس سوال کا جواب تلاش کرنے کے لئے ہم ذیل میں ان جنگوں کے اعداد وشمار پیش کررہے ہیں جو رسول اکرم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں لڑیں۔

نمبر شمار	جنگ	مسلمان: تعداد	مسلمان: سامان جنگ کی تفصیل	دشمن: تعداد	دشمن: سامان جنگ کی تفصیل	نتیجہ
1	بدر	313	2 گھوڑے 70 اونٹ 60 زرہیں	1000	100 گھوڑے 1000 اونٹ 600 زرہیں	مسلمانوں کو فتح ہوئی
2	احد	700	2 گھوڑے 100 زرہیں	3000 مرد 15 عورتیں	200 گھوڑے 3000 اونٹ 700 زرہیں	مسلمانوں کا نقصان زیادہ ہوا دشمن مرعوب ہوکر ناکام لوٹا
3	احزاب	3000	نامعلوم	10000	نامعلوم	مسلمانوں کو فتح ہوئی
4	خیبر	1400 مرد 20 عورتیں	" "	10000	" "	"
5	موتہ	3000	" "	20000	" "	" "
6	مکہ	10000	" "	قریش مکہ	" "	" "
7	حنین	12000	" "	ہوازن، ثقیف، مضر، جثم و دیگر قبائل	" "	"

جدول پر ایک نظر ڈالنے سے بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے کہ تمام جنگوں میں دشمن کو تعداد کے اعتبار سے مسلمانوں پر کم سے کم تین گنا (جنگ بدر) اور زیادہ سے زیادہ چھیاسٹھ گنا (جنگ موتہ) برتری حاصل تھی - سامان جنگ کی جو تفصیل کتب تاریخ و سیر میں ملتی ہے اس میں دشمن کو مسلمانوں پر کم سے کم پچاس گنا (جنگ بدر میں ملاحظہ ہو گھوڑوں کی تعداد) اور زیادہ سے زیادہ تین ہزار گنا (جنگ احد میں ملاحظہ ہو اونٹوں کی تعداد) کی برتری حاصل تھی لیکن دشمن کی یہ کثرت تعداد اور فراوانی سامان کہیں بھی اس کے کام نہ آسکی - مسلمانوں کا جذبہ ایمان ان تمام جنگوں میں بھاری ثابت ہوا۔

جنگ بدر کے موقع پر جب مسلمان تعداد میں قلیل اور سامان جنگ میں تہی دست تھے اور خون ریز تصادم یقینی ہوچکا تھا رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے مشورہ لیا تو مہاجرین میں سے حضرت

مقداو رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر ایمان و یقین سے بھرپور تقریر کی اور فرمایا "اے اللہ کے رسول ﷺ ! اللہ نے آپ کو جو راہ دکھلائی ہے اس پر رواں دواں رہئے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ واللہ! ہم آپ سے وہ بات نہیں کہیں گے جو بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کہی تھی کہ "تم اور تمہارارب جاؤ اور لڑو ہم یہیں بیٹھتے ہیں" (سورہ مائدہ آیت نمبر۲۴) بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ آپ اور آپ کے پروردگار چلیں لڑیں اور ہم آپ کے ساتھ لڑیں گے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایاہے اگر آپ ہمیں برک غماد (یمن کے آخری کونے کا ایک شہر) تک لے چلیں تو ہم دشمن سے لڑتے بھڑتے وہاں تک بھی جائیں گے۔"

حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے بعد انصار میں سے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر ان ایمان پرور جذبات کا اظہار کیا"اے اللہ کے رسول ﷺ ! ہم آپ پر ایمان لائے ہیں آپ کی تصدیق کی ہے اور یہ گواہی دی ہے کہ آپ جو کچھ لے کر آئے ہیں وہ سب حق ہے ہم نے سمع و اطاعت پر آپ سے عہد کیاہے لہٰذا آپ کا جو ارادہ ہے اس کے لئے پیش قدمی فرمایئے اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایاہے اگر آپ ہمیں ساتھ لے کر سمندر میں کودنا چاہیں تو ہم اس میں بھی آپ کے ساتھ کود پڑیں گے ہمارا ایک آدمی بھی پیچھے نہیں رہے گا۔ آپ بلاتامل کل ہمارے ساتھ دشمن سے ٹکراجائیں۔"

یہ تھامسلمانوں کا وہ جذبہ ایمان جس نے میدان بدر میں ممولے کو شہباز سے ٹکرادیا اور ایسی فتح مبین عطافرمائی کہ قرآن مجید نے اسے "یوم الفرقان" کانام دیا۔

جنگ موتہ میں مسلمانوں کی تعداد صرف تین ہزار اور دشمن کی تعداد دو لاکھ تھی جن میں سے ایک لاکھ رومی سپاہ کیل کانٹے سے لیس اور ایک لاکھ عرب قبایل کے جنگجو تھے کثرت تعداد اور سامان جنگ اگر فتح و شکست کا معیار ہوتا تو مسلمان کبھی بھی دشمن کے سامنے آنے کی جرات نہ کرتے۔ بعض صحابہ کرامؓ اسی وجہ سے جنگ شروع کرنے میں متامل تھے۔ لیکن مسلم فوج کے سپہ سالار حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کے ایمان افروز خطاب نے تمام صحابہ کرامؓ کو یکسو کردیا۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا"لوگو ! خدا کی قسم جس چیز سے آپ کترا رہے ہیں یہ تو وہی شہادت ہے جس کی طلب میں آپ نکلے ہیں یاد رکھو دشمن سے ہماری لڑائی تعداد ' قوت اور کثرت کے بل پر نہیں بلکہ محض ایمان کے بل پر ہے جس سے اللہ نے ہمیں نوازاہے اس لئے اٹھئے اور آگے بڑھئے ہمیں دو بھلائیوں میں سے ایک بھلائی حاصل ہوکررہے گی یا تو ہم غالب آئیں گے یا شہادت سے سرفراز ہوں گے۔"

گھمسان کی جنگ ہوئی ایمان اور کفر کی ٹکر کا یہ عجیب و غریب منظر ساری دنیا نے پھٹی پھٹی نگاہوں

سے دیکھا قلت تعداد اور قلت سامان کے باوجود جذبہ ایمان نے کفر کی ہمالہ جیسی سربہ فلک قوت کے بت غرور کو پاش پاش کردیا۔ رسول اکرم ﷺ کی وفات اقدس کے فوراً بعد ہر طرف فتنے اور شورشیں اٹھ کھڑی ہوئیں ۔ جھوٹے مدعیان نبوت کا فتنہ ' مانعین زکاۃ کا فتنہ ' ارتداد کا فتنہ ' ایک سے ایک بڑھ کر فتنوں کے ساتھ ساتھ جیش اسامہ رضی اللہ عنہ کا مسئلہ بھی درپیش تھا ۔ صحابہ کرامؓ نے ان نازک حالات میں فوج کو دارالخلافہ سے بھیجنے کی مخالفت کی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مدینہ میں اتنا سناٹا ہوجائے کہ درندے آکر میری ٹانگیں نوچنے لگیں تب بھی میں اس مہم کو 'جس کی روانگی کا حکم رسول اکرم ﷺ دے چکے ہیں ' نہیں روکوں گا۔" مانعین زکاۃ کے خلاف جہاد کرنے کے بارے میں بھی صحابہ کرامؓ نے اختلاف کیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا"اللہ کی قسم ! جو شخص رسول اکرم ﷺ کی زندگی میں بکری کا ایک بچہ زکاۃ میں دیتا تھا اگر وہ دینے سے انکار کرے گا تو میں اس کے خلاف جہاد کروں گا۔" ان مشکل ترین حالات میں یہ صرف حضرت ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ کی ایمانی قوت ہی تھی جس نے تمام فتنوں کا استیصال کیا اور امت کی نئے سرے سے شیرازہ بندی کا عظیم کارنامہ سرانجام دیا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت (۶۳۴ء تا ۶۴۵ء) میں مسلمانوں نے ایران کے دارالخلافہ مدائن پر حملہ کرنا چاہا' تو ایرانی فوج نے مدائن کے قریب دجلہ کا پل توڑ دیا تاکہ اسلامی لشکر آگے نہ بڑھ سکے اسلامی لشکر دریائے دجلہ پر پہنچا' تو دریا عبور کرنے کا کوئی راستہ نہ تھا چنانچہ لشکر کے سپہ سالار حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اللہ کا نام لے کر اپنا گھوڑا دریا میں ڈال دیا ۔ انہیں دیکھ کر سارا لشکر دجلہ میں اتر گیا اور اطمینان سے دریا کو عبور کرلیا۔ ایرانی فوج دور کھڑی یہ ناقابل یقین حیرت انگیز منظر دیکھ رہی تھی اسلامی لشکر کنارے پر پہنچا تو ایرانی فوج "دیو آمدند 'دیو آمدند" کہہ کر بھاگ نکلے اور "شہنشاہ سلامت" یزدگرد دارالخلافہ چھوڑ کر بھاگ گئے[1]۔ تاریخ اسلام کا یہی وہ مشہور معرکہ ہے جس کے بارے میں شاعر مشرق علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ نے اپنی مشہور نظم "شکوہ" میں یہ شعر لکھا[2]

دشت تو دشت ہیں دریا بھی نہ چھوڑے ہم نے
بحر ظلمات میں دوڑا دیئے گھوڑے ہم نے

یزدگرد دارالخلافہ سے بھاگ کر حلوان پہنچا ۔ اسلامی لشکر نے دارالخلافہ پر قبضہ کرنے کے بعد حلوان کی تسخیر کا ارادہ کیا۔ یزدگرد کو معلوم ہوا' تو وہ حلوان سے بھی بھاگ گیا اور اسلامی لشکر نے حلوان کو بھی فتح کرلیا[3] یہ مسلمانوں کا فقط جذبہ ایمان ہی تھا کہ وہ جدھر کا رخ کرتے ہر چیز مسخر ہوتی چلی جاتی

۱۔ تاریخ اسلام ' حصہ اول ' ص ۱۶۹۔ ۱۷۰ ۲۔ تاریخ اسلام 'جلد دوم ' ص ۱۷۸ ۳۔ تاریخ اسلام 'حصہ اول ' ص ۱۶۷

ورنہ تعداد اور سازوسامان کے اعتبار سے قیصروکسریٰ مسلمانوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ طاقتور تھے۔ حضرت عمر فاروق ؓ کے عہد مبارک کا ہی یہ واقعہ ہے کہ یرموک کے میدان میں مسلمانوں اور رومیوں میں خون ریز معرکہ ہوا جس میں مسلمانوں کی تعداد صرف تیس ہزار اور رومیوں کی تعداد دو لاکھ تھی ۔ مسلمانوں میں ایک ہزار صحابہ کرامؓ بھی تھے جن میں سے ایک سو بدری صحابہ تھے ۔ مسلمان بڑی بے جگری سے لڑے ۔ رومیوں کے ایک لاکھ سپاہی مارے گئے ۔مسلمانوں کے صرف تین ہزار سپاہی شہید ہوئے اور مسلمانوں کو ایسی عظیم الشان فتح حاصل ہوئی کہ قیصرمایوس ہوکر شام سے قسطنطنیہ چلاگیا (۱)

۹۲ ہجری میں جنرل طارق بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ اندلس میں جبرالٹر کے مقام پر اترے وہاں کے حاکم تھیوڈومیر سے مقابلہ ہوا جس میں تھیوڈومیر کو ایسی شکست ہوئی کہ اس نے خوف زدہ ہو کر شاہ اندلس راڈرک کو لکھا کہ ہمارے ملک پر ایسے آدمیوں نے حملہ کیاہے نہ ان کا وطن معلوم ہے نہ ان کی اصلیت کہ کہاں سے آئے ہیں زمین سے نکلے ہیں یا آسمان سے اترے ہیں چنانچہ راڈرک ایک لاکھ کی فوج کے ساتھ مسلمانوں کا مقابلہ کرنے کے لئے خود آیا۔ اسلامی لشکر کی تعداد صرف بارہ ہزار تھی ۔ طارق بن زیاد رحمۃ اللہ علیہ نے جنگ سے پہلے مختصر خطاب کیا۔"اما بعد ' لوگو ! میدان جنگ سے اب کوئی مفر کی صورت نہیں ' آگے دشمن ہے پیچھے دریا۔ خدا کی قسم صرف پامردی اور استقلال ہی میں نجات ہے اگر یہ دنوں باتیں موجود ہیں تو قلت تعداد سے کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا اور بزدلی ' کاہلی ' سستی ' نامردی ' باہمی اختلاف اور غرور کے ساتھ کثرت تعداد کوئی فائدہ نہیں پہنچاسکتی ' خبردار ذلت پر راضی نہ ہونا اور اپنے آپ کو دشمن کے حوالے نہ کرنا اللہ تعالی نے مشقت' جفاکشی کے ذریعہ دنیا میں تمہارے لئے جو عزت و شرف اور راحت اور آخرت میں شہادت کا جو ثواب لکھاہے اس کی طرف بڑھو ' اللہ کی پناہ اور حمایت کے باوجود اگر تم ذلت پر راضی ہوگئے تو بڑے گھاٹے میں رہوگے۔ دوسرے مسلمان تمہیں الگ برے الفاظ سے یاد کریں گے جیسے ہی میں حملہ کروں تم بھی حملہ کردینا۔" اجنبی زبان ' اجنبی ماحول اور اجنبی جغرافیہ کے باوجود جب مقابلہ ہوا تو راڈرک نے شکست فاش کھائی اور ایسا لاپتہ ہوا کہ تاریخ آج تک اس کا انجام بتانے سے قاصر ہے ۔ راڈرک کی شکست کے بعد مسلمان اندلس کے تمام اہم صوبوں قرطبہ ' طلیطلہ ' تدمیر' قرمونہ ' اشبیلیہ اور بطلیوس کو مسخر کرتے ہوئے فرانس کی سرحد دریائے روڈنہ تک پہنچ گئے اور فرانس کے بعض علاقے بھی فتح کئے ۔ بحر روم کا سب سے بڑا جزیرہ سسلی بھی اسی زمانے میں فتح ہوا۔ مورخین کا بیان ہے کہ اندلسیوں پر مسلمانوں کی اتنی ہیبت

۱- تاریخ اسلام 'حصہ اول ' ص ۱۸۷

چھائی ہوئی تھی کہ انہیں کوئی روکنے والا نہ تھا۔ طارق بن زیاد رحمہ اللہ جدھر رخ کرتا فتح و کامرانی ہمرکاب ہوتی اندلسی خود پیش قدمی کر کے صلح کرتے طارق آگے آگے علاقے فتح کرتے جاتے اور موسیٰ بن نصیر رحمہ اللہ پیچھے پیچھے صلح ناموں اور معاہدوں کی تصدیق کرتا جاتا۔(۱)

تاریخ اسلام اس بات کی شاہد ہے کہ کفار کے مقابلے میں مسلمانوں کو تعداد اور سامان جنگ کی برتری کبھی حاصل نہیں ہو سکی (الاماشاء اللہ) مسلمانوں نے ہمیشہ اپنے جذبہ ایمان کی بنیاد پر میدان جنگ میں ایسے ایسے محیر العقول کارنامے سرانجام دیئے کہ دشمنوں کی کثرت تعداد اور کثیر سامان جنگ دھرے کا دھرارہ گیا۔

ہمیں یہ حقیقت ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ مسلمان کا اصل ہتھیار اس کا ایمان ہے بم اور میزائل نہیں ' بم اور میزائل وہ اسلحہ ہے جو پڑا پڑا ناکارہ ہو سکتا ہے جسے دشمن چھین سکتا ہے یا جسے دشمن تباہ کر سکتا ہے لیکن ایمان وہ اسلحہ ہے جو نہ پرانا ہوتا ہے نہ اسے دشمن چھین سکتا ہے نہ اسے تباہ کر سکتا ہے ' لہذا سامان جنگ اور اسلحہ کی تیاری اور حصول دینی ' ملی اور قومی غیرت کے تحفظ کے ساتھ ہو تو بالکل بجا اور درست لیکن سامان جنگ اور اسلحہ کا ایسا حصول جس کے نتیجہ میں مسلمانوں کی اسلامی اقدار ' اسلامی روایات اور اسلامی شعائر پامال ہوں یا مسلمانوں کے قومی وجود کو خطرہ ہو یا مسلمانوں کے دین اور ایمان پر ڈاکہ ڈالا جارہا ہو تو یہ سراسر خسارے کا سودا ہے ۔ایمان کی قوت سلامت ہو تو قلت تعداد اور قلت سامان مسلمان کو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتی لیکن ایمان سلامت نہ ہو تو اسلحہ کے کروڑوں ٹن بھی اسے فتح سے ہم کنار نہیں کر سکتے ۔ مسلمانوں کی فتح صرف اللہ پر ایمان اور توکل کے ساتھ مشروط ہے ۔ تاریخ کی گواہی بھی یہی ہے اور اللہ تعالیٰ کا قانون بھی

﴿ وَ لَا تَهِنُوْا وَ لَا تَحْزَنُوْا وَ أَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ ۝ ﴾

"دل شکستہ نہ ہو ' غم نہ کرو ' اگر تم مومن ہو تو تمہی غالب رہوگے۔" (سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۳۹)

✪✪

قارئین کرام ! جہاد افغانستان کے بعد عالمی سطح پر دشمنان اسلام جس طرح جہاد کے بارے میں شکوک و شبہات پیدا کر رہے ہیں اور مجاہدین کے خلاف نفرت انگیز پروپیگنڈہ کا تابہ فلک شوروغوغا برپا کیا جارہا ہے اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ اہل علم اس بے بنیاد اور گمراہ کن پروپیگنڈہ کا موثر انداز میں جواب دیں ہم نے اپنی بساط کے مطابق اقوام عالم کی جنگوں کا غزوات مقدس سے تقابل کر کے جہاد

۱- تاریخ اسلام حصہ دوم ' ص ۱۷۸

کے اسلامی نقطہ نظر کو واضح کرنے کی اپنی سی کوشش کی ہے (جو ضمیمہ کی شکل میں شامل اشاعت ہے) ہمیں اس کاوش میں کہاں تک کامیابی ہوئی ہے یہ جاننے کے لئے ہمیں اپنے قارئین کرام کی آراء کا شدت سے انتظار رہے گا۔

دشمنان اسلام کے شبانہ روز پروپیگنڈے سے مرعوب ہو کر بعض مسلم حکمرانوں کااپنے اپنے ملک کے اندر مجاہدین کے ساتھ غیر اسلامی اور غیر انسانی رویہ بہت ہی افسوسناک اور شرمناک فعل ہے ایسے نازک حالات میں جو افراد اور جماعتیں اپنی قوت ایمانی کے بل پر مختلف ممالک میں جہاد کا علم بلند کئے ہوئے ہیں ہم ان کی عزیمت اور عظمت کو ' ان کی جرات اور بسالت کو سلام پیش کرتے ہیں اور دعاء کرتے ہیں کہ اے کائنات کے تنہا مالک ! اپنے فیصلے کو نافذ کرنے کی قدرت رکھنے والے جبار و قہار ! اے مجرموں سے انتقام لینے والے ! اے عاد و ثمود کو ہلاک کرنے والے ! اے آل لوط اور آل فرعون کو نیست و نابود کرنے والے ! اے اصحاب الاخدود اور اصحاب الفیل کانام و نشان مٹانے والے ! آج دنیا کی ساری طاغوتی قوتیں مل کر تیرے دین کو ملیا میٹ کرنا چاہتی ہیں مسلمانوں پر جابجا ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جارہے ہیں معصوم بچوں کو ذبح کیاجارہاہے عفت مآب خواتین کی عصمتوں سے کھیلاجارہاہے خوبصورت بستیاں ویران کی جارہی ہیں سرسبز وشاداب وادیاں نذر آتش کی جارہی ہیں رستے بستے گھر اجاڑے جارہے ہیں اہل وطن بے وطن کئے جارہے ہیں اور تیرے مٹھی بھرنام لیوا تیرے نام کے سہارے ہرجگہ باطل سے برسرپیکار ہیں اے بدر وحنین میں اپنے بندوں کی نصرت فرمانے والے ' اپنے ان ناتواں اور بے سروساماں بندوں کی نصرت اور تائید فرما ' ان میں اتحاد و اتفاق پیدا فرما' ان کے معاملات کی اصلاح فرما' ان کے ذریعے اسلام اور مسلمانوں کو ساری دنیا میں عزت اور عظمت عطافرما' اے کتاب نازل فرمانے والے ' اے جلد حساب لینے والے' لشکروں کو تنہا شکست دینے والے ' دین کے ان دشمنوں کے قدم ڈگمگادے ' ان کے دلوں میں اختلاف پیدا فرما ان کو ساری دنیا میں ذلیل اور رسوا فرما' ان پر لعنت کر اور انہیں بدترین شکست دے اور ان پر ایسا عذاب نازل فرما جسے تو کبھی واپس نہیں پھیرتا۔ آمین۔

کتاب کی نظر ثانی محترم حافظ عبدالسلام بھٹوی صاحب نے فرمائی جس کے لئے محترم حافظ صاحب کا تہ دل سے شکر گزار ہوں اللہ تعالی انہیں دنیا و آخرت میں بہترین انعامات سے نوازے ۔آمین۔

﴿ وَ صَلَّیٰ اللہُ عَلٰی نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ أَجْمَعِیْنَ﴾

محمد اقبال کیلانی عفی اللہ عنہ

٦۔ محرم الحرام ١٤١٧ھ
مطابق ٢٣ مئی ١٩٩٦ء

ضمیمہ

جہاد فِیْ سبیلِ اللہِ

دہشت گردی......یا......امن عالم کی ضمانت؟

کتاب و سنت میں جہاد فی سبیل اللہ کی زبردست ترغیب کے بعد قدرتی طور پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسلام میں یوں بے دریغ مرنے اور مارنے کا مقصد کیا ہے؟ کیا یہ مذہبی تعصب یا مذہبی جنون کا نتیجہ ہے یا ہوس دولت اور ہوس ملک گیری کا نتیجہ ہے یا محض دہشت گردی اور فساد فی الارض برپا کرنا اس کا مقصد ہے؟ جہاد کے حوالے سے یہ سوال بڑا اہم ہے ۔ کتاب وسنت کی روشنی میں ہم اس سوال کا جواب دینے کی کوشش کریں گے۔

تاریخ انسانی میں جتنی بھی جنگیں لڑی گئی ہیں ان کے پیچھے دوسرے محرکات کے علاوہ دو بڑے محرکات یہ رہے ہیں۔

ا۔ ہوس دولت اور ہوس ملک گیری۔

ب۔ مذہبی جبر

ہم باری باری ان دونوں محرکات کا تجزیہ کرکے یہ دیکھیں گے کہ ان میں سے کون سا جذبہ محرکہ جہاد اسلامی کے پیچھے کارفرما ہے۔

ا۔ ہوس دولت اور ہوس ملک گیری

ہمارے سامنے اس صدی کی دو عظیم جنگوں کی تاریخ موجود ہے ان دونوں جنگوں میں فریقین کے اغراض و مقاصد درج ذیل تھے۔

جنگ عظیم اول (۱۹۱۴ء تا ۱۹۱۸ء) کے اغراض و مقاصد

۱۔ ۱۸۷۰ء میں جرمنی نے زبردستی فرانس کے علاقوں پر قبضہ کرلیا۔

۲۔ جرمنی کی بڑھتی ہوئی تجارتی اور صنعتی ترقی روکنے کے لئے برطانیہ ان بحری تجارتی راستوں پر اپنا

قبضہ کرنا چاہتا تھا جن پر جرمنی قابض تھا جبکہ جرمنی ان بحری تجارتی راستوں کو بھی اپنے قبضہ میں لینا چاہتا تھا جو برطانیہ کے قبضہ میں تھے۔

۳۔ ۱۹۰۷ء میں روس اور فرانس نے برطانیہ سے ترکی اور جزیرہ نمائے بلقان میں اپنی تجارت بڑھانے کے لئے معاہدہ کیا جبکہ جرمنی اور آسٹریلیا نے اپنی تجارت کو فروغ دینے کے لئے جزیرہ نمائے بلقان پر قبضہ کرنے کا معاہدہ کیا۔

جنگ عظیم اول کے یہ تین بنیادی اسباب تھے۔ تینوں ہی ہوس ملک گیری 'ہوس دولت اور وسعت تجارت کے جذبہ سے معمور ہیں - اب ایک نظر جنگ عظیم دوم ( ) کے اغراض و مقاصد پر ڈالئے جو کہ درج ذیل تھے۔

۱۔ جرمنی نے ۱۹۳۸ء میں آسٹریا پر اور ۱۹۳۹ء میں چیکو سلواکیہ پر زبردستی قبضہ کرلیا۔

۲۔ اٹلی پہلی جنگ عظیم کا فاتح تھا جسے شکوہ تھا کہ اسے فتح کے کماحقہ ثمرات نہیں ملے چنانچہ اس نے ۱۹۳۶ء میں ایتھوپیا پر زبردستی قبضہ کرلیا۔

۳۔ ۱۹۳۹ء میں جاپان نے چین کے ایک صوبہ پر زبردستی قبضہ کرلیا۔

۴۔ ۱۹۳۹ء میں سوویت یونین اور جرمنی نے ایک خفیہ معاہدے کے ذریعہ پولینڈ کے حصے بخرے کرکے آپس میں بانٹ لئے - بعد میں عدم اعتماد کی وجہ سے سوویت یونین نے فن لینڈ پر قبضہ کرلیا۔

یہ تھے وہ ارفع اور اعلی مقاصد جن کی وجہ سے پوری دنیا دوسری مرتبہ تباہی اور ہلاکت سے دوچار ہوئی۔

ایک نظر عہد حاضر کی دو بڑی جنگوں کے اسباب و علل پر بھی ڈالتے چلئے - افغانستان کے پہاڑوں ' میدانوں اور وادیوں پر مسلسل دس سال تک آگ اور بارود برسانے والے سوویت یونین کا مقصد صرف یہ تھا کہ کم و بیش آدھی دنیا پر پھیلی ہوئی اپنی عظیم سلطنت کو وسعت دے کر بحر ہند کے گرم پانیوں تک پہنچ کر بین الاقوامی بحری تجارتی شاہراہوں پر اپنا قبضہ جما سکے۔

ہمارے عہد کی دوسری ہلاکت خیز جنگ "جنگ خلیج" ہے جس کے بارے میں اب کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہی کہ یہ ڈرامہ بڑی فن کاری سے صرف عربوں کی دولت ہتھیانے کے لئے سٹیج کیا گیا تھا۔ عرب گیس اینڈ پٹرول انسٹی ٹیوٹ کی اطلاع کے مطابق اس جنگ میں اسلحہ خریدنے پر عربوں کی جو رقم خرچ ہوئی وہ پٹرول کی سالانہ آمدنی سے دس گنا زیادہ ہے - خبر کے مطابق اس جنگ کی وجہ سے مجموعی طور پر پٹرول برآمد کرنے والے ممالک کو سات سو بلین ڈالر سالانہ کا نقصان [1] برداشت

۱۔ ماہنامہ صراط مستقیم برمنگھم جلد ۱۶ ' شمارہ ٦ ' ۱۹۹۵ء

کرنا پڑ رہا ہے۔

یہ ہیں اقوام عالم کی جنگوں کے وہ جلیل و عظیم مقاصد جن کے لئے کرہ ارضی کے انسانوں کو بار بار آگ اور خون میں نہلایا گیا۔

آیئے اب ایک نظر اسلامی تعلیمات پر ڈالیں اور دیکھیں کہ جلب زر' حصول غنائم اور وسعت تجارت کی خاطر اسلام قتل کی اجازت دیتا ہے یا نہیں؟

زمانہ جاہلیت میں غنائم کا حصول اور جلب زر ایک بہت بڑا محرک تھا قتل و غارت کا ' لیکن اسلام نے مسلمانوں کو ایسی تعلیم دی جس سے غنائم کے بارے میں ان کی سوچ یکسر بدل گئی - ایک آدمی نے عرض کیا"یارسول اللہ ﷺ ! ایک آدمی جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے اور ساتھ دنیا کا مال بھی حاصل کرنا چاہتا ہے (اس کے لئے کتنا ثواب ہے؟") رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"اس کے لئے کوئی اجر و ثواب نہیں۔" (ابوداؤد) ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"جس نے اللہ کی راہ میں جنگ کی لیکن اس کی نیت اونٹ باندھنے کی ایک رسی حاصل کرنے کی تھی تو اسے وہی چیز ملے گی جو اس کی نیت تھی (یعنی وہ اجرو ثواب سے قطعاً محروم رہے گا)" (نسائی) ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا"جو شخص جہاد کے بعد مال غنیمت حاصل کرتا ہے وہ آخرت میں ایک تہائی ثواب حاصل کرے گا اور جو مال غنیمت نہیں پاتا وہ سارا اجر آخرت میں پائے گا۔" (نسائی)اس تعلیم نے زمانہ جاہلیت کی سوچ کو مکمل طور پر بدل دیا۔ ایک اعرابی جہاد میں شریک ہوا جہاد کے آخر میں مال غنیمت سے اس کا حصہ نکالا گیا تو اس نے یہ کہہ کر لینے سے انکار کردیا کہ میں جہاد میں مال حاصل کرنے کے لئے شریک نہیں ہوا بلکہ اس لئے شریک ہوا کہ تیر آکر میرے حلق میں لگتا اور میں شہید ہوجاتا۔" (نسائی) غزوہ بدر میں مال غنیمت کی تقسیم کے بارے میں صحابہ کرامؓ میں اختلاف پیدا ہوگیاتو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

﴿یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ ٥﴾

"لوگ تم سے مال غنیمت کے بارے میں پوچھتے ہیں کہو یہ مال تو اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔" (سورہ انفال آیت نمبر۱) چنانچہ اس آیت کے نزول کے بعد صحابہ کرامؓ کے تمام اختلافات ختم ہوگئے اور رسول اکرم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق مال غنمت تقسیم فرمایا۔(مسند احمد) اسلامی تعلیمات کے بعد اب چند مثالیں پیغمبر اسلام کی حیات طیبہ سے ملاحظہ فرمائیں۔

۸ ہجری میں مکہ فتح ہوا تو مسلمانوں کو ان کی جائدادوں ' ان کے اموال ' ان کے کاروبار سے محروم کرنے والے درندہ صفت مجرم لوگ فاتح کے سامنے دست بستہ حاضر تھے - آپ ﷺ چاہتے

تو انہیں ان کی جائدادوں اور ان کے اموال سے اسی طرح محروم کرسکتے تھے جس طرح انہوں نے مسلمانوں کو کیا تھا لیکن تاریخ انسانی میں حسن عمل اور عظمت کردار کی ایسی ایک بھی مثال نہیں ملتی کہ صحابہ کرامؓ نے کفار کی جائدادوں اور اموال کو چھوڑ اپنی چھینی ہوئی جائدادوں اور اموال کی واپسی کا مطالبہ کیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو مال اور جائدادیں اللہ کے لئے چھوڑ چکے ہو انہیں واپس نہ لو۔"[۱] صحابہ کرامؓ نے پیغمبر اسلام ﷺ کے اس منفرد اور تابناک فرمان کے سامنے فوراً سر تسلیم خم کردیا۔ کیا لوٹ مار کرنے ' غنائم حاصل کرنے ' دوسروں کی تجارت پر قبضہ کرنے ' دولت سمیٹنے والے جاہ پسند اور اقتدار پرست فاتحین کا طرز عمل ایسا ہی ہوتا ہے؟

سقوط مکہ کے بعد حنین فتح ہوا تو مال غنیمت میں ۲۴ ہزار اونٹ '۴۰ ہزار بکریاں اور ۶ ہزار کلو گرام چاندی حاصل ہوئی اسیران جنگ کی تعداد ۶ ہزار تھی۔ اموال غنیمت تقسیم کرنے سے قبل رسول اکرم ﷺ نے پورے دو ہفتہ انتظار فرمایا تاکہ اگر کوئی وفد تائب ہو کر گفت وشنید کے لئے آئے تو تمام اموال غنیمت واپس کردیئے جائیں جب کوئی وفد نہ آیا تو آپ ﷺ نے سارے اموال لشکر اسلام میں اس طرح تقسیم فرمائے کہ صرف اپنی چادر باقی رہ گئی۔ اس کے بعد لوگوں کو مخاطب کرکے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر میرے پاس تہامہ کے درختوں کی تعداد کے برابر مویشی ہوتے تو میں انہیں بھی تمہارے درمیان تقسیم کردیتا اور تم مجھے ایسا کرتے ہوئے نہ بخیل پاتے نہ بزدل نہ جھوٹا۔ کوئی ذی ہوش آدمی یہ تصور کرسکتا ہے کہ تاریخ عالم میں ایسی زریں مثالیں پیش کرنے والا فاتح جس مذہب کی تعلیم لے کر آیا ہے وہ حصول غنائم کے لئے ' دولت دنیا سمیٹنے کے لئے جلب زر کے لئے اور دوسروں کے وسائل معیشت و تجارت پر قبضہ کرنے کے لئے قتال اور خون ریزی کی اجازت دے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں !

ب۔ مذہبی جبر

قتال خون ریزی اور جنگ و جدال کا دوسرا بڑا جذبہ محرکہ مذہبی جبر رہا ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

۵۲۳ء میں یمن کے یہودی بادشاہ ذونواس نے عیسائیوں کے مرکز نجران پر حملہ کیا تاکہ وہاں سے عیسائیت کا خاتمہ کرکے لوگوں کو یہودیت اختیار کرنے پر مجبور کرے۔ عیسائیوں نے یہودیت اختیار کرنے سے انکار کردیا تو ذونواس نے حاکم نجران "حارثہ" کو قتل کردیا۔ اس کی بیوی "رومہ" کے سامنے

۱۔ غزوات مقدس از محمد عنایت اللہ وارثی ' ص ۳۵

اس کی دو بیٹیوں کو قتل کیااور ماں کو بیٹوں کا خون پینے پر مجبور کیا۔ بعد میں "رومہ" کو بھی قتل کردیا۔ بشپ پال کی ہڈیاں قبر سے نکال کر جلائیں ، گڑھے کھود کر ان میں آگ جلوائی جن میں عورتوں ، مردوں بچوں ، بوڑھوں سب کو پھینکوادیا۔ مجموعی طور پر ۲۰ ہزار سے ۴۰ ہزار تک زندہ انسانوں کو آگ میں جلادیا اس واقعہ کا تذکرہ قرآن مجید میں سورہ بروج میں ان الفاظ میں کیا گیا ہے۔

﴿وَمَا نَقَمُوْا مِنْهُمْ اِلاَّ اَنْ يُّؤْمِنُوْا بِا للهِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ۝ ﴾

"اہل ایمان سے ان کی دشمنی اس کے سوا کسی وجہ سے نہ تھی کہ وہ اس اللہ پر ایمان لائے تھے جو زبردست اور اپنی ذات میں آپ محمود ہے۔" (آیت نمبر۸) (۱)

۳۰۳ء میں شہنشاہ روم ڈریو کلیشان نے اپنی مملکت سے عیسائیت ختم کرنے کے لئے حکم جاری کیا کہ تمام کلیسا مسمار کردیئے جائیں ۔ انجیلیں جلادی جائیں کلیساؤں کے اوقاف ضبط کرلئے جائیں جو شخص مسیحی مذہب پر اصرار کرے اسے قتل کردیا جائے اس حکم کے باوجود جن عیسائیوں نے عیسائیت ترک کرنے سے انکار کیا ان کے بدن زخمی کرکے ان پر سرکہ اور نمک ڈالا جاتا بعد میں ان کی بوٹی بوٹی کاٹی جاتی بعض اوقات ان کو عبادت گاہوں میں بند کرکے آگ لگادی جاتی ، زیادہ لطف اٹھانے کے لئے ایک ایک عیسائی کو پکڑ کر دہکتے ہوئے انگاروں پر لٹادیا جاتا یا لوہے کے کانٹے اس کے بدن میں بھونکے جاتے۔ (۲)

۱۴۹۲ء میں سپین سے مسلمانوں کی حکومت ختم ہوئی تو صرف آٹھ برسوں کی قلیل مدت میں وہاں کی عیسائی حکومت نے مسلمانوں سے اسلام چھڑانے کی مہم شروع کردی ۔ سپین کے ساڑھے تین لاکھ سرکردہ مسلمانوں کو ایک مذہبی عدالت کے سامنے پیش کیا گیا۔ عدالت نے ۲۸ ہزار ۵ سو ۴۰ مسلمانوں کو موت کی سزا سنائی اور بارہ ہزار مسلمانوں کو زندہ جلانے کا حکم دیا۔ مسلمانوں کی سینکڑوں لائبریریاں جن میں لاکھوں کتابیں تھیں نذر آتش کردیں ۔ بالآخر ۱۶۱۰ء میں تمام مسلمانوں کو ترک وطن کا حکم دے دیا گیا۔ ڈیڑھ لاکھ عربوں کا ایک قافلہ بندرگاہ کی طرف جارہا تھا کہ بلیڈا نامی ایک پادری نے غنڈوں کو ساتھ ملا کر قافلہ پر حملہ کردیا اور ایک لاکھ مسلمان قتل کرڈالے اس کے بعد مسلمانوں کے گھروں ، گلیوں اور بازاروں میں قاتلانہ حملے شروع ہوگئے حتی کہ ۱۶۳۰ء تک ایک بھی مسلمان سپین میں باقی نہ رہا (۳)

مارچ ۱۹۹۲ء میں بوسینا ہرزگووینا کے شہریوں نے ایک ریفرنڈم میں ۹۹ اعشاریہ ۴ فیصد کثرت سے

۱- تفہیم القرآن جلد ششم سورہ بروج حاشیہ نمبر ۴ ۲- الجہاد فی الاسلام از سید ابوالاعلیٰ مودودی ، ص ۴۴۸
۳- یورپ پر اسلام کے احسان از ڈاکٹر غلام جیلانی برق ، ص ۸۷-۸۸

آزادی کی حمایت میں ووٹ دیئے جس کے نتیجہ میں بوسنوی مسلمانوں نے اپنی آزاد ریاست کا اعلان کردیا' اعلان آزادی کے دن سے لے کر آج کے دن تک مسلمانوں پر جو قیامت خیز مظالم ڈھائے جارہے ہیں اس کی وجہ اس مذہبی جبر کے علاوہ اور کیاہے کہ یورپی عیسائی برادری اپنے درمیان کسی آزاد مسلمان ریاست کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔

مذکورہ مثالوں میں خون ریزی ' غارت گری ' درندگی اور سفاکی کا جذبہ محرکہ صرف مذہبی جبـر ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ یہ گھناؤنا اور مکروہ کردار ان اقوام کا ہے جنہوں نے یہ پروپیگنڈہ کرتے کرتے زمین و آسمان کے قلابے ملارکھے ہیں کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلاہے ۔ مسلمان دہشت گرد اور ڈاکو ہیں[1] ۔ یہ پروپیگنڈہ اس قدر فن کاری اور عیاری سے کیاگیاہے کہ ان کی اپنی خونخوار اور مکروہ تصویر اس پروپیگنڈے کے پیچھے چھپ گئی ہے ' لیکن کیا حقیقت بھی ایسی ہی ہے ؟ آیئے حقائق کی روشنی میں اس پروپیگنڈہ کا جائزہ لیں۔

دعوت اور اشاعت اسلام کے بارے میں قرآن حکیم نے مسلمانوں کو جو بنیادی احکام دیئے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ "دین کے معاملہ میں زبردستی نہیں۔"(سورہ بقرہ آیت نمبر۲۵۶) یعنی کسی کو دین منوانے کے لئے شریعت اسلامیہ میں زبردستی یاجبر کرنے کی اجازت نہیں ہے ۔ آیت مبارکہ کا شان نزول یہ ہے کہ انصار کے ایک قبیلہ بنوسالم بن عوف کے ایک آدمی کے دولڑکے عیسائی تھے انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیاکہ مجھے اجازت دی جائے کہ میں ان لڑکوں کو جبراً مسلمان بنالوں ۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی ۔(تفسیر ابن کثیر)

۲۔ سورہ کہف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد مبارک ہے

﴿فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ﴾

"جس کا جی چاہے ایمان لائے جس کا جی چاہے انکار کرے۔" (آیت نمبر۲۹) آیت کریمہ کا مطلب بالکل واضح ہے کہ اسلام میں زبردستی دین منوانے کا اللہ تعالیٰ نے حکم نہیں دیا۔ ہر آدمی کو مکمل اختیار دیاہے کہ جو چاہے اسلام قبول کرے جو چاہے نہ کرے۔ اگر دین زبردستی منوانا مقصود ہوتا تو پھر جزااور سزا کا مقصد ہی ختم ہوجاتاہے۔ قرآن مجید میں اس مضمون کی بے شمار آیات ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں۔(۱۹:۷۳) ' (۷۶:۲۹) ' (۸۰:۱۲) ' (۸۱:۲۷-۲۸)

۱۔ چند سال قبل امریکہ کے یہودی "ایمرسن" نے ایک فلم "جہاد ان امریکہ" بنائی جس میں مسلمانوں کو ڈاکو اور دہشت گرد دکھایاگیاہے۔ (ہفت روزہ تکبیر کراچی ' ۴ مئی ۱۹۹۵ء)

۳۔ رسول اکرم ﷺ کو دوران دعوت میں جن حالات سے سابقہ پیش آرہاتھا ان سے بعض اوقات آپ ﷺ پریشان ہوجاتے کہ لوگ ایمان کیوں نہیں لاتے ؟ اس پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار یہ وضاحت ارشاد فرمائی ﴿و ان تولّوا فانّما علیک البلاغ﴾ "اگر لوگ روگردانی کریں تو تم پر صرف پیغام پہنچادینے کی ذمہ داری ہے ۔"(سورہ آل عمران 'آیت نمبر ۲۰) یعنی اگر لوگ ایمان نہیں لاتے تو آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں آپ کی ذمہ داری صرف پیغام پہنچاناہے ۔ زبردستی منوانا نہیں ۔ اس مضمون کی دوسری آیات میں سے چند ایک یہ ہیں ۔(۵ : ۹۹) ' (۱۶ : ۳۵) ' (۴۲ : ۴۸)' (۸۸ : ۲۱-۲۲)

جہاد کے احکام دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں" کافروں سے جنگ کرو حتیٰ کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اور چھوٹے بن کر رہیں۔[1]" (سورہ توبہ آیت نمبر ۲۹) اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ کافروں سے جنگ کرو حتیٰ کہ وہ مسلمان ہوجائیں بلکہ یہ فرمایاہے کہ جب کافر جزیہ ادا کرنے پر راضی ہوجائیں تو جنگ بند کردو۔ جزیہ کا قانون بذات خود اس بات کا ثبوت ہے کہ اسلام زبردستی کسی کو مسلمان نہیں بنانا چاہتا۔ سورہ بقرہ میں اللہ تعالیٰ نے جہاد کا حکم دیتے ہوئے فرمایاہے "کافروں سے جنگ کرو حتیٰ کہ فتنہ باقی نہ رہے۔" (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۹۳) یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ کافروں سے اس وقت تک جنگ کرو جب تک وہ مسلمان نہیں ہوجاتے بلکہ مطلوب یہ ہے کہ دین اسلام کو غالب اور نافذ کرنے میں دشمنان اسلام کی کھڑی کی ہوئی رکاوٹیں دور ہوجائیں۔

قرآنی احکام کے بعد سنت مطہرہ کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ غزوہ بدر میں کافروں کے ۷۰ آدمی قید ہوئے جنہیں رہا کرنے کے لئے دو شرطیں مقرر کی گئیں پہلی یہ کہ فدیہ ادا کیاجائے ۔ دوسری یہ کہ جو فدیہ نہ دے سکے وہ دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھاوے ۔ چند آدمیوں کو رسول اکرم ﷺ نے غیر مشروط طور پر بطور احسان بھی رہا فرمایا ۔ اگر زبردستی اسلام منوانا مطلوب ہوتا تو رسول اکرم ﷺ سب سے پہلے یہی شرط مقرر فرماتے کہ جو شخص مسلمان ہوجائے اسے رہا کردیاجائے گا' لیکن آپ ﷺ نے ایسا نہیں فرمایا۔

۲۔ غزوہ بنونضیر میں یہودیوں پر مکمل غلبہ حاصل کرنے کے بعد ازراہ عفو و کرم ان کی جان بخشی کی اور

---

[1] جزیہ سے مراد وہ ٹیکس ہے جو اسلامی حکومت غیر مسلموں سے وصول کرتی ہے جس کے بدلے میں اسلامی حکومت ان کے جان و مال کی حفاظت کرتی ہے جزیہ ادا کرنے والے غیر مسلموں کو اس بات کی مکمل آزادی حاصل ہوتی ہے کہ وہ اسلامی حکومت کے قوانین کی پابندی کرتے ہوئے اپنے عقیدہ اور مذہب پر عمل کرتے رہیں لیکن انہیں اپنے عقیدہ اور مذہب کی اشاعت کا حق حاصل نہیں ہوتا۔

پورے امن اور سلامتی کے ساتھ انہیں مدینہ منورہ سے نکلنے کا راستہ بھی دیا اگر آپ تلوار کے زور سے اسلام منوانا چاہتے تو اس سے بہتر موقع اور کون ساتھا؟

۳۔ سقوط مکہ کے بعد رسول اکرم ﷺ نے عام معافی کا اعلان فرمایا' آپ ﷺ کا جاری کردہ فرمان تاریخ کے اوراق میں سنہری حروف سے ثبت ہے۔" جو ہتھیار ڈال دے اسے قتل نہ کیاجائے ' جو حرم میں داخل ہوجائے اسے قتل نہ کیاجائے ' جو اپنے گھر کے اندر بیٹھا رہے اسے قتل نہ کیاجائے ' جو ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے لے اسے قتل نہ کیاجائے ۔ جو حکیم بن حزام کے گھر میں پناہ لے لے اسے قتل نہ کیاجائے۔" کیا آپ ﷺ اپنے فرمان مبارک میں ان الفاظ کا اضافہ نہیں فرما سکتے تھے "جو اسلام لے آئے اسے قتل نہ کیاجائے۔" یقیناً ایسا ممکن تھا'لیکن تلوار کے زور سے اسلام منوانا چونکہ اسلام کے ارفع و اعلی اصولوں کے خلاف تھا لہٰذا آپ ﷺ نے ایسا نہیں کیا۔

۴۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا غلام "اسبق" عیسائی تھا ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے اسلام کی دعوت دیتے تو وہ انکار کرتاتو آپ فرماتے ﴿لا إكره في الدِّين﴾ یعنی دین منوانے میں زبردستی نہیں ہے۔(ابن کثیر)

حقیقت یہ ہے کہ اشاعت اسلام کے سلسلے میں اسلامی تعلیمات اور پیغمبر اسلام ﷺ کا طرز عمل اس قدر وسیع النظری اور عالی ظرفی پر مبنی ہے کہ تنگ نظر اور متعصب دشمنان اسلام اس کا تصور تک نہیں کرسکتے۔

اب یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوچکی ہے کہ جہاں اقوام عالم کی جنگوں کے سب سے بڑے مقاصد میں سے اولاً حصول دولت ' جلب زر ' کمزور اقوام کے وسائل معیشت و تجارت پر قبضہ کرنا اور ثانیاً مذہبی جبر سرفہرست ہیں وہاں جہاد اسلامی کے مقاصد کو ان دونوں چیزوں سے دور کا بھی واسطہ نہیں اس وضاحت کے بعد یہ سوال باقی رہ جاتاہے کہ جہاد اسلامی کے مقاصد ہیں کیا؟ ذیل میں ہم جہاد اسلامی کے اغراض و مقاصد تحریر کررہے ہیں تاکہ اقوام عالم کی جنگوں کے مقاصد کا جہاد اسلامی کے مقاصد سے تقابل کیاجاسکے۔

جہاد اسلامی کے مقاصد

جہاد اسلامی کے اہم ترین مقاصد درج ذیل ہیں۔

۱۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿ أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَ إِنَّ اللهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ﴾

"(قتال کی) اجازت دے دی گئی ان لوگوں کو جن سے جنگ کی جارہی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیاگیاہے اور

اللہ تعالیٰ یقیناً ان کی مدد پر قادر ہے۔" (سورہ حج آیت نمبر ۳۹) قرآن مجید کی یہ سب سے پہلی آیت ہے جس میں مسلمانوں کو جہاد کی اجازت دی گئی ہے اجازت دینے کی وجہ اللہ تعالیٰ نے بڑی وضاحت سے بیان فرمادی ہے کہ چونکہ مسلمانوں پر مسلسل تیرہ سال تک بے پناہ ظلم و ستم ڈھائے گئے لہٰذا اب انہیں اس بات کی اجازت دی جاتی ہے کہ وہ بھی ظلم کرنے والوں کے خلاف جنگ کریں۔

جہاد کی اجازت دینے کے بعد دوسری آیت جس میں مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیا گیا اور جس کے بعد جنگ بدر پیش آئی اس آیت کا مضمون بھی قابل غور ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَ أَخْرِجُوْهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوْكُمْ ○ ﴾ (۲:۱۹۰_۱۹۱)

"تم اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں مگر زیادتی نہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ان سے لڑو جہاں بھی تمہارا ان سے مقابلہ ہو اور انہیں نکالو جہاں سے انہوں نے تم کو نکالا ہے۔" (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۹۰۔۱۹۱) اس آیت میں بھی اللہ تعالیٰ نے جہاد کے حکم کی وجہ واضح طور پر بیان فرمادی ہے چونکہ کفار نے تمہارے ساتھیوں کو قتل کیاہے تمہیں تمہارے گھر بار اور جائدادوں سے نکال دیاہے لہٰذا اب ان سے جنگ کرو۔ دونوں آیتوں کو سامنے رکھاجائے تو نتیجہ یہ نکلتاہے کہ جب مسلمانوں پر ظلم و ستم کیاجارہاہو ان کے گھربار چھینے جارہے ہوں ' ان کو ان کی جائدادوں سے بے دخل کیاجارہاہو ' انہیں قتل کیاجارہاہو تو ایسے ظالموں ' قاتلوں اور مفسدوں کے خلاف جنگ کرنی چاہئے اور اگر کفار مسلمانوں کو ان کی سرزمین سے نکال دیں یا ان سے اقتدار چھین لیں تو مسلمانوں کو بھی طاقت حاصل ہونے پر کفار کو وہاں سے نکال دینا چاہئے اور ان سے اقتدار واپس لینا چاہئے۔

ہجرت کے بعد مکہ میں رہائش پذیر مسلمانوں پر کفار مکہ کا ظلم و ستم بدستور جاری رہا تو ان کی فریاد و فغاں کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

﴿ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ نَصِيْرًا○﴾

"آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں ' عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو کمزور پاکر دبالئے گئے ہیں اور فریاد کررہے ہیں کہ اے ہمارے رب ! اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی و مددگار پیدا فرمادے۔" (سورہ نساء آیت نمبر ۷۵) یعنی جن

مسلمانوں پر ظلم و ستم ہو رہا ہے ' خواہ وہ دنیا کے کسی بھی حصہ میں بستے ہوں ان کو ظلم و ستم سے نجات دلانے کے لئے دوسرے تمام مسلمانوں کو جہاد کے لئے اٹھ کھڑے ہونا چاہئے۔

تینوں آیات میں جو اہم اور مشترک نکتہ ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ظلم و تشدد ' خون ریزی اور دہشت گردی کے خلاف جہاد کرنے کا حکم دیا ہے خواہ ظالم طاقت کتنی ہی بڑی کیوں نہ ہو۔ پس جہاد کے مقاصد میں سے ایک اہم مقصد دنیا سے ظلم و تشدد ' جارحیت ' خون ریزی ' غارت گری ' دہشت گردی اور بدامنی کا مکمل طور پر استیصال اور خاتمہ کرنا ہے۔

۲۔ سورہ انفال میں جن لوگوں کے خلاف جہاد کرنے کا حکم دیا گیا ہے ان کا ایک جرم درج ذیل آیت میں بتایا گیا ہے۔

﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُنْفِقُوْنَ أَمْوَالَهُمْ لِيَصُدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللهِ فَسَيُنْفِقُوْنَهَا ثُمَّ تَكُوْنُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُوْنَ○ ﴾

"جن لوگوں نے حق ماننے سے انکار کیا ہے وہ اپنے مال خدا کے راستے سے روکنے کے لئے خرچ کر رہے ہیں اور ابھی اور خرچ کرتے رہیں گے مگر آخر کار یہی کوششیں ان کے لئے پچھتاوے کا سبب بنیں گی پھر وہ مغلوب ہوں گے۔" (سورہ انفال آیت نمبر۳۶) یعنی جرم یہ ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ کی راہ (دین اسلام) پر آنے سے روکتے ہیں۔ اسی طرح سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ نے جن مشرکوں کے خلاف مسلمانوں کو جنگ کرنے کا حکم دیا ہے ان کا جرم یہ بتایا گیا ہے

﴿اِشْتَرَوْا بِاٰيٰتِ اللهِ ثَمَنًا قَلِيْلاً فَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِهٖ إِنَّهُمْ سَاءَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ ﴾

"ان مشرکوں نے اللہ کی آیتوں کو بہت کم قیمت پر فروخت کیا ہے اور لوگوں کو اللہ کی راہ پر آنے سے روکا ہے بہت ہی برا کام ہے جو یہ لوگ کر رہے ہیں۔" (سورہ توبہ آیت نمبر۹) دونوں آیتوں میں اللہ کی راہ سے روکنے والوں کے خلاف مسلمانوں کو جنگ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

اللہ کی راہ سے روکنے کے تین مفہوم ہیں اور تینوں صورتوں میں جہاد کا حکم ہے۔ اولاً مسلمانوں کو دین اسلام پر چلنے سے زبردستی روکا جائے ان کے لئے مشکلات پیدا کی جائیں اور ان کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کی جائیں ۔ ثانیاً جو لوگ مسلمان بننا چاہیں انہیں زبردستی مسلمان بننے سے روکا جائے ۔ ثالثاً مسلمانوں کو زبردستی مرتد بنایا جائے یہ تمام صورتیں اللہ کی راہ سے روکنے کی ہیں ایسا کرنے والوں کے خلاف اللہ تعالیٰ نے جہاد کرنے کا حکم دیا ہے دوسرے الفاظ میں مذہبی جبر ختم کرنا اسلامی عقائد اور نظریات کی نشوونما اور ارتقاء میں رکاوٹ بننے والی باطل قوتوں کا قلع قمع کرنا نیز بحیثیت مسلمان اپنے

قومی وجود اور قومی یک جہتی کی حفاظت کرنا بھی جہاد اسلامی کے مقاصد میں شامل ہے۔
۳۔ سورہ توبہ میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو جہاد کا حکم دیا ہے اور ساتھ ہی جہاد کا مقصد بھی بیان فرمایا ہے
۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لاَ يُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَلاَ بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ لاَ يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللهُ وَرَسُوْلُهُ وَلاَ يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ ○ ﴾

"جنگ کرو اہل کتاب میں سے ان لوگوں کے خلاف جو اللہ اور روز آخرت میں ایمان نہیں لاتے اور جو کچھ اللہ اور اس کے رسولؐ نے حرام قرار دیا ہے اسے حرام قرار نہیں دیتے اور دین حق کو اپنا دین نہیں بناتے (ان سے لڑو) یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں اور زیردست بن کر رہیں۔"(سورہ توبہ آیت نمبر۲۹)

مذکورہ آیت سے دو باتیں بالکل واضح ہیں۔
ا۔ دین حق کو غالب کرنے کے لئے کفار اور مشرکین کے خلاف جہاد کرنے کا حکم ہے۔
ب۔ غیر مسلموں کو بزور تلوار مسلمان بنانا مطلوب نہیں بلکہ اسلام کو غالب کرنے میں ان کی فعال تخریبی قوتوں کا قلع قمع کرنا مطلوب ہے۔

یہی بات اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ میں بھی ارشاد فرمائی ہے۔

﴿وقاتلوهم حَتّٰى لاَ تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ ﴾ (۲:۱۹۳)

"کافروں سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لئے ہوجائے۔"(سورہ بقرہ آیت نمبر۱۹۳) اس آیت میں دین اسلام کو غالب کرنے کے لئے جہاد کا حکم دیا گیا ہے اور ساتھ ہی یہ ارشاد مبارک ہے کہ دین کو غالب کرنے کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرنے کا فتنہ جب تک ختم نہ ہوجائے اس وقت تک جنگ کرتے رہو۔

یاد رہے کہ دین اسلام کی بنیاد عقیدہ توحید ہے جس کے مطابق اس دنیا کا خالق ' مالک ' رازق ' معبود ' آقا اور شہنشاہ صرف ایک اللہ کی ذات ہے باقی ساری مخلوق اس کے عاجز بندے اور دست بستہ غلام ہیں جو اس کے آگے جواب دہ ہیں لہٰذا کسی انسان کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ خود لوگوں کا آقا بن جائے اور دوسروں کو اپنا غلام بنا کر ان پر ظلم و ستم کرنے لگے ' کسی پیشوا کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ خود بندوں کا معبود بن کر ان سے اپنی پوجا کروانے لگے کسی دولت مند کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ خود بندوں کا رازق بن کر ان کو ذلیل و رسوا کرنے لگے ' کسی طاقتور کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ خود بندوں کا مالک

بن جائے اور ان کی عزتوں سے کھیلنے لگے ' کسی حاکم کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ لوگوں کا شہنشاہ بن جائے اور رعایا کے حقوق پامال کرنے لگے گویا بنیادی طور پر دین اسلام امن ' سلامتی ' مساوات ' عدل و انصاف اور اخوت کا مذہب ہے اور ظلم و زیادتی ' جبر و تشدد ' بدامنی و دہشت گردی ' خون ریزی اور غارت گری کا شدید دشمن ہے لہٰذا دین اسلام کو غالب کرنے کا مطلب امن و سلامتی ' عدل و انصاف ' مساوات اور اخوت کا قیام اور ظلم و زیادتی جبر و تشدد ' بدامنی ' دہشت گردی ' خون ریزی اور غارت گری کا خاتمہ اور استیصال ہے۔

بعض دیگر جنگی امور کا تقابلی جائزہ

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس لئے اس نے مسلمانوں کو زندگی کے ہر معاملہ میں ہدایات دی ہیں جہاد فی سبیل اللہ کے بارے میں بھی مسلمانوں کو ایسے قواعد و ضوابط کا پابند بنایا گیا ہے جو کہ

اولاً قیامت تک کے لئے نافذ العمل ہیں۔

ثانیاً ان قواعد و ضوابط میں کسی بڑی سے بڑی اتھارٹی کو تغیر و تبدل کا اختیار نہیں۔

ثالثاً ان قواعد و ضوابط کا ہر وہ شخص پابند ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہلاتا ہے اگر کوئی فاتح یا سپہ سالار ان قواعد و ضوابط پر دوران جہاد عمل نہیں کرتا تو شریعت کی نگاہ میں وہ قانون شکن اور مجرم ہے جس کی اللہ کے ہاں قیامت کے روز باز پرس ہوگی۔اس کے مقابلہ میں مغربی اقوام کے بارے میں یہ حقائق تاریخ کے ریکارڈ میں محفوظ ہیں کہ ۔

اولاً سترہویں صدی کی ابتدا تک مغربی اقوام کے ہاں قانون جنگ نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔(۱)

ثانیاً مغربی اقوام کے وضع کردہ قوانین جنگ ان کے اپنے مفادات کے تابع ہی وضع کئے گئے ہیں جن میں حسب ضرورت نہ صرف تغیر و تبدل ہوتا رہتا ہے بلکہ قانون بنانیوالے جب چاہتے ہیں اپنے ہی قانون کی دھجیاں اڑادیتے ہیں (۲)

۱- تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو الجهاد فی الاسلام باب ہفتم "جنگ تہذیب جدید میں"۔

۲- پہلی مرتبہ ۱۸۶۸ء میں جنیوا اور دوسری مرتبہ ۱۸۷۴ء میں بروسلز کانفرنس میں یورپ کی مہذب ترین حکومتوں میں یہ طے پایا کہ جنگ میں آتش گیر مادہ اور زہریلی گیس استعمال نہیں کی جائے گی ۔ لیکن جنگ عظیم (۱۹۳۹ء تا ۱۹۴۵ء) میں ہٹلر نے ساٹھ لاکھ انسان گیس چیمبروں کے ذریعے ہلاک کرکے اس قانون کے پرخچے اڑادیئے ۔ اگست ۱۸۶۴ء میں یورپ کی تمام حکومتوں نے ایک سمجھوتے پر دستخط کئے جس کے مطابق فوجی ہسپتالوں کا عملہ غیر جانبدار قرار دیاگیااور بیماروں اور زخمیوں کے علاج میں مزاحمت کو ناجائز قراردیاگیا لیکن جنگ عظیم اول (۱۹۱۴ء-۱۹۱۸ء) میں فریقین نے ایک دوسرے کے ہسپتالی جہاز بڑی آزادی سے غرق کرکے اس قانون کی دھجیاں اڑادیں۔

ثالثاً ان قوانین کی پابندی صرف وہ اقوام کرتی ہیں جو باقاعدہ اس معاہدہ میں شریک ہوتی ہیں دیگر اقوام ان قوانین کی پابندی سے آزاد ہوتی ہیں۔

جہاد اسلامی کے قواعد و ضوابط اور دنیاوی جنگوں کے خود ساختہ قوانین میں اس بنیادی فرق کی وضاحت کے بعد ہم جہاد اسلامی اور اقوام مغرب کی جنگوں کے بعض امور کا تقابلی جائزہ پیش کر رہے ہیں جو ہمیں یہ فیصلہ کرنے میں مدد دے گا کہ تاریخ کی میزان عدل میں خون ریزی ' غارت گری ' دہشت گردی ' درندگی ' سفاکی اور بربریت اقوام مغرب کی جنگوں کے پلڑے میں ہے یا جہاد اسلامی کے پلڑے میں ؟

۱۔ آداب قتال

رسول اکرم ﷺ نے دوران جہاد مختلف مواقع پر جو ہدایات ارشاد فرمائیں وہ یہ ہیں ۔دوران جہاد دشمن کے مقتولین کا مثلہ نہ کرنا۔(بخاری) دشمن کی املاک میں لوٹ مار نہ کرنا۔(ابوداؤد) دشمن کو اذیت دے کر قتل نہ کرنا۔(ابوداؤد) زیر دست دشمن کو آگ میں نہ جلانا۔(بخاری) دشمن کو امان دینے کے بعد قتل نہ کرنا(ابن ماجہ) دشمن کو دھوکہ سے قتل نہ کرنا۔(ابوداؤد) جنگ موتہ کے لئے لشکر اسلام کو روانہ کرتے ہوئے درج ذیل ہدایات دیں "بدعہدی نہ کرنا' خیانت نہ کرنا' کسی بچے بوڑھے اور درویش کو قتل نہ کرنا' کھجور یا کوئی دوسرا درخت نہ کاٹنا' کسی عمارت کو منہدم نہ کرنا۔"(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے لشکر اسامہ کو روانہ فرماتے ہوئے درج ذیل ہدایات دیں "خیانت نہ کرنا ' مال نہ چھپانا' بے وفائی نہ کرنا ' مثلہ نہ کرنا ' بوڑھوں ' بچوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا' ہرے بھرے اور پھلدار درختوں کو نہ کاٹنا ' کھانے کے علاوہ جانوروں کو بے کار ذبح نہ کرنا۔"(۲)

ایک فوجی مہم میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے غلط فہمی میں کچھ لوگ مارے گئے رسول اکرم ﷺ کو اطلاع ملی تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا "اے اللہ خالد نے جو کچھ کیا میں اس سے بری الذمہ ہوں ۔" (بخاری) بعد میں رسول اکرم ﷺ نے مقتولین کی دیت اور ان کے نقصانات کا معاوضہ ادا فرمایا۔

جنگ بدر سے چند یوم پہلے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اپنے والد محترم کے ساتھ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر کے مدینہ آرہے تھے کافروں نے روک لیا اور اس وعدہ پر مدینہ جانے کی اجازت دی کہ اگر جنگ ہوئی تو تم اس میں حصہ نہیں لوگے ۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے وعدہ کرلیااور مدینہ پہنچ کر نبی اکرم ﷺ کو

۱۔ رحمۃ اللعالمین از قاضی سلمان منصورپوری جلد دوم 'ص ۲۷۱

۲ ۔ موطا امام مالک

غزوہ حنین میں چھ ہزار اسیران جنگ کو محسن انسانیت ﷺ نے نہ صرف بطور احسان بلافدیہ رہافرمایا بلکہ رہائی کے وقت تمام قیدیوں کوایک ایک چادر بطور ہدیہ عنایت فرمائی (۱)

اجتماعی قیدیوں کے ساتھ ساتھ ایک انفرادی قیدی کا تذکرہ بھی پڑھ لیجئے - یمامہ کا حاکم ثمامہ بن اثال گرفتار ہو کر رسول اکرم ﷺ کے پاس آیا تو رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو اس کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کا حکم دیا اورخود گھر جاتے ہی فرمایا"گھر میں جو کھاناموجود ہے وہ ثمامہ کو بھجوادیاجائے نیز فرمایاکہ روزانہ میری اونٹنی کا دودھ صبح و شام اسے بھجوادیاجائے- یاد رہے ثمامہ ماضی میں نہ صرف رسول اکرم ﷺ کو قتل کرنے کی کوشش کرچکا تھا بلکہ کئی صحابہ کرامؓ کا قاتل بھی تھا اس کے باوجود تین چار دن کے بعد رسول اکرم ﷺ نے اسے بطور احسان بلافدیہ رہاکرنے کا حکم فرمایا تو اس حسن سلوک اور فیضان عفو و کرم سے متاثر ہوکر ثمامہ مسلمان ہوگیا-

اب ایک نظر"مہذب اور امن پسند" یورپ کے اسیران جنگ سے "حسن سلوک" پر بھی ڈال لیجئے -

قیصر روم باسل (۹۶۳ء تا ۱۰۲۵ء) نے بلغاریہ پر فتح حاصل کی تو پندرہ ہزار اسیران جنگ کی آنکھیں نکلوادیں ہر سو قیدی کے بعد ایک قیدی کی ایک آنکھ باقی رہنے دی تاکہ وہ ان اندھوں کو گھروں تک پہنچاسکیں (۲)

ایک جنگ میں رومی عیسائیوں نے مسلمانوں کو شکست دی تو تمام مسلم اسیران جنگ کو سمندر کے کنارے لٹا کر ان کی پیٹ میں لوہے کے بڑے بڑے کیل ٹھونک دیئے تاکہ بچے کھچے مسلمان جب جہازوں پر واپس جائیں تو اس منظر کو دیکھ سکیں (۳)

۱۷۹۹ء میں مہذب یورپ کے سب سے بڑے جنرل نپولین بوناپارٹ نے یافاکے چار ہزار ترک اسیران جنگ کو محض اس عذر کی بنا پر قتل کرادیا کہ وہ انہیں کھلانے کے لئے خوراک مہیا نہیں کرسکتااور نہ مصر بھیجنے کا انتظام کرسکتاہے (۴)

جنگ عظیم دوم (۱۹۳۹ء - ۱۹۴۵ء) میں فلپائن کے ایک محاذ پر امریکہ اور فلپائن کی مشترکہ فوج کے ۷۵ ہزار فوجیوں نے جاپانی فوج کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے فاتح فوج نے ۷۵ ہزار اسیران جنگ کو شدید گرمی ' بھوک اور پیاس کی حالت میں ۶۵ میل پیدل چل کر نظربندی کیمپوں تک پہنچنے کا حکم دیا- بیشتر اسیران جنگ طویل سفر کی ناقابل برداشت صعوبتوں کی وجہ سے راستے میں ہی ہلاک ہوگئے - تاریخ

۱-الرحیق المختوم از صفی الرحمان مبارکپوری ' ص ۱۷۶ ۲- یورپ پر اسلام کے احسان از ڈاکٹر غلام جیلانی برق ' ص ۸۲

۳- یورپ پر اسلام کے احسان ' ص ۸۲ ۴- الجہاد فی الاسلام ' ص ۵۴۶

لگوادی۔(۱)

۱۰۹۹ء میں عیسائیوں نے جب بیت المقدس پر قبضہ کیا تو مسلمانوں کی حالت یہ تھی کہ ہر طرف ان کے ہاتھ اور پاؤں کے انبار لگ گئے کچھ آگ میں زندہ پھینکے جارہے تھے کچھ فصیل سے کود کر ہلاک ہورہے تھے اور گلیوں میں ہر طرف سر ہی سر نظر آرہے تھے۔ حضرت سلیمانؑ کے ہیکل میں دس ہزار مسلمانوں نے پناہ لی تھی عیسائیوں نے ان سب کو قتل کرڈالا۔(۲)

آج کے مہذب ترین یورپ کا حال عہد قدیم کے وحشی یورپ سے ذرا بھی مختلف نہیں۔ مارچ ۱۹۹۲ء میں بوسنیا کے مسلمان شہریوں نے ریفرنڈم کے ذریعہ آزادی کا فیصلہ کیا تو متعصب سرب عیسائیوں نے بوسنوی مسلمانوں پر جو ظلم و ستم کئے وہ تاریخ کا سیاہ ترین باب ہے مسلمانوں کے سینوں پر خنجروں سے صلیب کے نشان بنائے گئے' بچوں کو ذبح کرکے ماں باپ کو ان کا خون پینے پر مجبور کیاگیا۔ حاملہ خواتین کے پیٹ چاک کرکے معصوم بچے نکال کر ذبح کئے گئے کم سن نوجوان اوربوڑھی خواتین کی آبروریزی کرکے انہیں قتل کیاگیا۔ مسلمان قیدیوں کے جسموں سے اس طرح خون نکالاگیا کہ وہ سسک سسک کر موت کے منہ میں چلے گئے۔زندہ انسانوں کے جسموں سے خنجروں کے ساتھ کھال اتاری گئی۔ بستیوں کی بستیاں اور دیہاتوں کے دیہات نذر آتش کئے گئے۔ پناہ گزیں زندہ جلا دیئے گئے لاشوں کا مثلہ کیاگیا' سرکاٹ کر سڑکوں پر فٹ بال کی طرح روندے گئے۔(۳)

قدیم اور جدید وحشی یورپ کے یہ واقعات کسی تبصرہ کے محتاج نہیں یہ واقعات پڑھ کر کسی بھی ذی ہوش انسان کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل نہیں کہ دوارن جنگ احترام آدمیت' امن' سلامتی' نیکی' احسان' رحمدلی' خداترسی اور شرافت کس پلڑے میں ہے اور ظلم' بربریت' دہشت گردی' شقاوت اور درندگی کس پلڑے میں ہے۔

۲۔ غیر مقاتلین سے سلوک

جنگ میں کسی بھی صورت میں حصہ نہ لینے والے افراد مثلاً عورتیں بچے' بوڑھے' بیمار' زخمی اور معذور لوگ یاگوشہ نشین درویش وغیرہ کو اسلام نے قتل کرنے سے منع کیاہے رسول رحمتؐ کا ارشاد مبارک ہے ”عورتوں اور بچوں کو قتل نہ کرو۔“ (بخاری) ایک دوسری حدیث میں ارشاد مبارک ہے ”عورتوں اور مزدوروں کو قتل نہ کرو۔“(ابوداؤد) ایک جنگ میں کچھ لوگ جمع تھے نبی اکرم ﷺ

۱۔ الجہاد فی الاسلام' ص ۲۱۲ ۲۔ یورپ پر اسلام کے احسان' ص ۸۲

۳۔ تفصیلات کے لئے ملاحظہ ہو مجلّہ الدعوۃ لاہور اگست ۱۹۹۲ء' فروری ۱۹۹۳ء ہفت روزہ تکبیر کراچی ۱۵ جولائی ۱۹۹۳ء' ہفت روزہ زندگی لاہور ۱۳ نومبر ۱۹۹۳ء

کے استفسار پر بتایا گیا کہ ایک عورت کی لاش پر لوگ جمع ہیں۔" آپ ﷺ نے ناراض ہو کر فرمایا "عورت تو قتال نہیں کر رہی تھی۔" (پھر کیوں قتل کی گئی؟) چنانچہ آپ ﷺ نے فوج کے سپہ سالار حضرت خالد بن ولید ؓ کو پیغام بھجوایا کہ کسی عورت اور مزدور کو قتل نہ کیا جائے۔(ابوداؤد)

عہد نبویؐ کی مہذب اقوام قیصر و کسریٰ کا حال یہ تھا کہ ۶۱۳ء میں ایرانی بادشاہ خسرو پرویز نے قیصر روم ہرقل کو شکست دی تو مفتوحہ علاقے میں تمام مسیحی عبادت خانے مسمار کر دیئے اور ۹۰ ہزار غیر مقاتلین (عورتوں، بچوں، بوڑھوں) کو تہ تیغ کیا جن میں سے ۳۰ ہزار مقتولوں کے سروں سے شہنشاہ ایران کا محل سجایا گیا۔(۱)

ایک نظر ترقی یافتہ یورپ کے مہذب جرنیلوں کی غیر مقاتلین کے بارے میں تعلیمات عالیہ بھی ملاحظہ ہوں "گولہ باری کے وقت محصورین میں عورتوں اور بچوں اور دوسرے غیر مقاتلین کا موجود ہونا ہی جنگی نقطہ نظر سے مطلوب ہے کیونکہ صرف اسی صورت میں محاصر فوج محصورین کو خوفزدہ کر کے ہتھیار ڈالنے پر جلدی سے جلدی مجبور کر سکتی ہے۔"(۲)

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی ہند میں انگریزوں نے جس بے دردی اور سنگدلی سے بچوں اور عورتوں کو قتل کیا اس کا اندازہ درج ذیل اقتباس سے لگایا جا سکتا ہے "جنگ آزادی میں ۲۷ ہزار اہل اسلام نے پھانسی پائی، سات دن برابر قتل عام ہوتا رہا جس کا کوئی حساب نہیں بچوں تک کو مار ڈالا گیا عورتوں سے جو سلوک کیا گیا وہ بیان سے باہر ہے اس کے تصور سے ہی دل دہل جاتا ہے۔(۳)

۱۹۰۷ء کی ہیگ کانفرنس میں غیر مقاتلین کو تحفظ دینے کا معاہدہ طے ہوا لیکن اس معاہدہ کے بعد جب متحدہ ریاست بلقان اور ترکی کے درمیان جنگ ہوئی تو اس میں ۲ لاکھ چالیس ہزار غیر مقاتلین مسلمان تلوار کے گھاٹ اتار دیئے گئے۔(۴)

جنگ عظیم اول اور دوم میں مہذب یورپ کے مہذب جرنیلوں نے جس سنگ دلی اور بربریت کے ساتھ شہری آبادیوں پر بم باری کی اس نے مقاتلین اور غیر مقاتلین کا تصور ہی ختم کر دیا۔ جنگ عظیم دوم میں جدید تہذیب و تمدن کے تین بڑے علمبرداروں (امریکہ کے ٹرومین، برطانیہ کے چرچل اور روس کے سٹالن) نے جاپان کا سلسلہ فتوحات روکنے کے لئے ایک اجلاس میں متفقہ طور پر جاپان کی شہری آبادی کو ایٹم بم کا نشانہ بنانے کا فیصلہ کیا۔ چنانچہ ۶ اگست ۱۹۴۵ء کو ہیروشیما اور ۹ اگست ۱۹۴۵ء کو ناگاساکی پر ایٹم بم گرا کر ڈیڑھ لاکھ غیر مقاتلین کی شہری آبادی کو آن واحد میں صفحہ ہستی سے

۱۔ غزوات مقدس، ص ۲۵۷ — ۲۔ الجہاد فی الاسلام، ص ۵۷۰

۳۔ تاریخ ندوۃ العلماء از مولوی محمد جلیس ؒ حصہ اول، ص ۴ — ۴۔ الجہاد فی الاسلام، ص ۵۷۱

مٹادیا گیا۔(۱)

اقوام مغرب کی مکاری اور عیاری واقعی قابل داد ہے کہ ایک طرف دوران جہاد صرف ایک خون ناحق پر ناراض ہونے والا پیغمبر اسلام ﷺ ...... جس نے اس کے نتیجہ میں ہمیشہ کے لئے مستقل ضابطہ بنادیا کہ دوران جہاد کسی غیر متعلق بچے ' بوڑھے ' عورت مزدور اور تارک الدنیا درویش کو قتل نہ کیاجائے .... کی تلوار انسانیت دشمن (۲) وہ پیغمبر خونی پیغمبر ' اس کی تعلیمات دہشت گردی اور دوسری طرف ہزاروں نہیں لاکھوں بچوں بوڑھوں اور عورتوں کو بے دریغ قتل کرنے والے زہریلی گیسوں سے ہلاک کرنے والے ' ایٹم بموں سے ہنستے بستے گھروں اور شہروں کو صفحہ ہستی سے مٹانے والے خون خوار درندے اور قصاب........ مہذب ' امن پسند اور انسانیت کے خیر خواہ؟

۳۔اسیران جنگ سے سلوک

رسول اکرم ﷺ نے اپنی حیات طیبہ میں دشمنان اسلام کے خلاف سات جنگیں لڑیں ان میں سے دو جنگوں میں دشمن کے قیدی مسلمانوں کے ہاتھ آئے ۔ غزوہ بدر میں ۷۰ اور غزوہ حنین میں ٦ ہزار ۔ جنگ بدر کے قیدی وہ لوگ تھے جنہوں نے ظلم و تشدد کرکے مسلمانوں کو جلاوطنی پر مجبور کردیا تھا اس کے باوجود رسول اکرم ﷺ نے صحابہ کرامؓ کو ان قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا تو صحابہ کرامؓ نے اس شدت سے اس حکم پر عمل کیا کہ خود کھجوریں کھا کر گزارا کرتے اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے جن قیدیوں کے پاس کپڑے نہیں تھے انہیں کپڑے مہیا کئے(۳) کچھ مدت بعد بعض قیدیوں سے فدیہ لے کر انہیں رہا کردیا گیا بعض قیدیوں کو بلا فدیہ بطور احسان رہا کیا گیا اور بعض قیدیوں کو دس دس بچوں کو پڑھنا لکھنا سکھانے کے عوض رہا کیا گیا۔ یاد رہے کسی ایک بھی قیدی کو نہ تو قتل کیا گیا نہ کسی سے انتقام لیا گیا بلکہ ایک قیدی سہیل بن عمرو جو بڑا شعلہ بیان خطیب تھا اور رسول اکرم ﷺ کے بارے میں اشتعال انگیز تقریریں کیا کرتا تھا' کے بارے میں حضرت عمرؓ نے تجویز پیش کی کہ اس کے اگلے دو دانت تڑوادیجئے تاکہ آئندہ یہ آپ کے خلاف شعلہ بار تقریریں نہ کرسکے ۔ رحمت عالم ﷺ نے یہ تجویز مسترد فرماکر اسیران جنگ سے حسن سلوک کی ایسی زریں مثال قائم فرمائی جو رہتی دنیا تک جنگوں کی تاریخ میں اپنی مثال آپ رہے گی۔

۱۔ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور 'جولائی ۱۹۹۵ء

۲۔ ہندوستان میں یو پی کے گورنر سر ولیم میور نے پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف کتاب لکھی جس میں اس نے لکھا ہے کہ "انسانیت کے دو سب سے بڑے دشمن ہیں محمدؐ کی تلوار اور محمدؐ کا قرآن " (موج کوثر از شیخ محمد اکرام ' صفحہ ۱۶۳)

۳۔ تاریخ اسلام ' ص ۴۲

صورت حال سے آگاہ کردیا۔ جنگ کاموقع آیا تو حضرت حذیفہ ﷜ نے عرض کیا' یارسول اللہ ﷺ ! اب ہم کیاکریں؟" رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا"ہم قریش سے کئے گئے معاہدے کو پورا کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کریں گے۔" چنانچہ حضرت حذیفہ ﷜ خواہش کے باوجود جنگ بدر میں شریک نہ ہوسکے (۱)

حقیقت یہ ہے کہ پیغمبر اسلام ﷺ کی ان اعلیٰ و ارفع تعلیمات اور ذاتی حسن عمل نے عہد شکنی ' دھوکہ دہی 'خون ریزی ' وحشت بربریت 'درندگی اور خونخواری کی حامل جنگوں کا اصولاًخاتمہ کرکے جنگ کو ایک مقدس مشن کا مقام دے دیااور یہ مقدس مشن جہاد فی سبیل اللہ مسلمانوں کے لئے اسی طرح کی ایک عبادت بنادیاگیاجیسی نماز ' روزہ ' حج ' زکاۃ اور صدقات وغیرہ عبادت ہیں۔

جنگ احد میں دشمنوں نے رسول اکرم ﷺ کا نچلا ایک دانت مبارک توڑ دیا ہونٹ زخمی ہوگیا خود کی دو کڑیاں چہرے کے اندر دھنس گئیں اور چہرہ اقدس خون آلود ہوگیا۔ میدان احد آپ ﷺ کے جانثار ساتھیوں کی لاشوں سے اٹا پڑا تھا لاشوں کا مثلہ کیاگیاتھا۔ میدان جنگ کا یہ نقشہ دیکھ کر کسی بھی فوج کے سپہ سالار کی جو ذہنی کیفیت ہوسکتی ہے اس کااندازہ لگانا مشکل نہیں چنانچہ لمحہ بھر کے لئے انسانی جذبات غالب آگئے اور فرمایا"اس قوم پر اللہ کا سخت عذاب ہو جس نے اپنے پیغمبر کا چہرہ خون آلود کردیا۔"لیکن فوراً مقدس مشن کے علمبردار رحمتہ اللعالمین" محسن انسانیت" نے اپنی بددعاکو اس دعاء کے ساتھ بدل دیا"اے اللہ ! میری قوم کو ہدایت دے کہ وہ جانتی نہیں(۲)" مخلوق خداکے لئے رحم وکرم کی یہ بارش نبی نوع انسان کے لئے عفو و درگذر کا یہ فیضان اور اپنے قاتلوں اور جانی دشمنوں کے لئے ہدایت اور نیکی کی یہ دعائیں اس بات کا واضح اعلان ہیں کہ مطلوب انسانوں کی ہلاکت اور بربادی نہیں بلکہ ہدایت اور فلاح ہے۔ سیرت طیبہ کا یہ پہلو عظمت کردار کی ایسی رفعتوں اور بلندیوں کا حامل ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے مصلحین اور فاتحین پیغمبر اسلام ﷺ کی اس شان کریمی کے آگے اوندھے منہ پڑے نظر آتے ہیں حق بات یہ ہے کہ بنی نوع انسان پر پیغمبر اسلام کا یہ وہ احسان عظیم ہے جس کے بار سے بنی نوع انسان تاقیامت سبکدوش نہیں ہوسکتی۔

اسلام نے یہ پاکیزہ اور اعلیٰ و ارفع تعلیمات اس وقت دیں جب اپنے وقت کی مہذب ترین اقوام ......روم و ایران ...... جنگوں میں وحشی جانوروں سے برتر وحشت کا مظاہرہ کررہی تھیں۔

۵۴۰ء میں نوشیروان نے شام پر چڑھائی کی تو اس کے دارالحکومت انطاکیہ کی اینٹ سے اینٹ بجادی باشندوں کا قتل عام کیا' عمارتوں کو مسمار کیا جب اس سے بھی تسکین نہ ہوئی تو شہر میں آگ

۱۔ حیات صحابہ کے درخشاں پہلو ' حصہ دوم 'ص ۱۳۷ ۲۔ الرحیق المختوم ' ص ۴۲۱

میں اس سنگ دلانہ اور بے رحمانہ سفر کو DEATH MARCH کا نام دیا گیا ہے (۱)

قارئین کرام ! تاریخ کے دو کردار ' دو نظام حیات ' دو عقیدے ' دو نظریئے اور دو راستے ہمارے سامنے ایک کھلی کتاب کی طرح رکھے ہیں کیا یہ حقیقت سمجھنے میں کوئی دقت یا دشواری پیش آرہی ہے کہ کون سے نظام حیات یا عقیدے کی بنیاد نیکی ' احسان ' امن ' سلامتی ' شرافت اور احترام آدمیت پر ہے اور کون سے نظام حیات یا عقیدے کی بنیاد ظلم ' خون ریزی ' غارت گری 'انسانیت دشمنی ' دہشت گردی ' سنگ دلی ' بے رحمی اور وحشت و بربریت پر ہے؟

۴۔ مفتوحین سے سلوک

فتح کے بعد فاتح قوم ' مفتوح قوم سے بڑا سنگدلانہ اور بے رحمانہ سلوک کرتی ہے قدیم اور جدید عہد کی تاریخ ایسے واقعات سے بھری پڑی ہے لیکن پیغمبر اسلامؐ نے اپنے دشمنوں پر مکمل دسترس حاصل کرنے کے بعد رحمدلی ' خدا ترسی 'عفو و کرم اور حسن سلوک کی نادر مثالیں پیش کرکے جنگوں کی تاریخ میں ایک نئے زریں باب کا اضافہ فرمایا۔

مکہ فتح ہوا تو تمام اکابر مجرمین 'جن میں نبی اکرم ﷺ کے حلیف قبیلہ بنو خزاعہ کے حرم کے اندر خون بہانے والا عکرمہ بن ابی جہل ' رسول اکرم ﷺ کی صاحبزادی حضرت زینبؓ کو نیزہ مار کر اونٹ سے گرانے والا ہبار بن اسود (یاد رہے اونٹ سے گرنے کے نتیجہ میں حضرت زینبؓ کا حمل ساقط ہوگیا تھا) مکی زندگی میں بیت اللہ شریف کی چابی نبی اکرم ﷺ کو دینے سے سختی سے انکار کرنے والا عثمان بن طلحہ 'مکہ مکرمہ میں داخلہ کے وقت لشکر اسلام کی مزاحمت کرنے والا صفوان بن امیہ ' آپ ﷺ کے چچا حضرت حمزہ ؓ کو شہید کرکے جسم مبارک کا مثلہ کرنے والا وحشی بن حرب ' حضرت حمزہ ؓ کا کلیجہ نکال کر چبانے والی ہند بنت عتبہؓ سارے کے سارے مجرم موجود تھے رحمت عالم ﷺ نے خطاب عام فرمایا اور پوچھا "تم لوگ مجھ سے کس سلوک کی توقع رکھتے ہو؟" لوگوں نے کہا "آپ شریف بھائی ہیں اور شریف بھائی کے بیٹے ہیں۔" آپ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا۔

﴿ لَا تَثْرِيبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ ..... ﴾

"آج تم پر کوئی سرزنش نہیں ' جاؤ تم سب آزاد ہو۔"

مفتوح قوم سے حسن سلوک کی اس پیغمبرانہ تعلیم کا ہی نتیجہ تھا کہ عہد نبوت کے بعد مسلم فاتحین بھی اس طرز عمل پر کاربند رہے عہد صدیقی میں جب حیرہ فتح ہوا تو حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے

۱۔ ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور ' جولائی ۱۹۹۵ء

وہاں کے عیسائیوں کو ازروئے معاہدہ یہ حقوق عطافرمائے "ان کی خانقاہیں اور گرجے منہدم نہیں کیے جائیں گے' کوئی جنگی قلعہ نہیں گرایاجائے گا' ناقوس بجانے کی اجازت ہوگی' تہوار کے موقع پر صلیب نکالنے کی اجازت ہوگی۔"جزیہ کی شرح محض دس درہم سالانہ تھی جوکہ سات ہزار میں سے صرف ایک ہزار ذمیوں سے وصول کی جاتی لپاہج اور نادار ذمیوں کی کفالت کااسلامی بیت المال ذمہ دار تھا(۱)

حضرت عمرؓ نے بیت المقدس کو فتح کیا تو مفتوح قوم کو ان الفاظ میں معاہدہ امن لکھ کردیا "یہ وہ امان ہے جو خدا کے غلام امیرالمومنین عمرؓ نے ایلیا کے لوگوں کو دی یہ امان ان کی جان 'مال 'گرجا' صلیب' تندرست ' بیمار اور ان کے تمام مذہب والوں کے لئے ہے 'نہ ان کے گرجاؤں میں سکونت کی جائے گی نہ وہ گرائے جائیں گے نہ ان کی صلیبوں اور ان کے اموال میں کمی کی جائے گی - مذہب کے معاملہ میں ان پر کوئی جبر نہیں کیاجائے گا۔ (۲)

عہد فاروقی میں ہی مسلم افواج کے سپہ سالار حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کو رومیوں کے دباؤ کی وجہ سے شام کا ایک شہرچھوڑنا پڑا' تو حضرت ابوعبیدہؓ نے ذمیوں کا جزیہ یہ کہہ کر واپس لوٹادیا کہ اب ہم تمہاری حفاظت کرنے سے قاصر ہیں وہ سماں دیکھنے کے قابل تھا کہ مسلمان رخت سفر باندھ رہے تھے اورعیسائی زار زار رو رہے تھے ان کے بشپ نے ہاتھ میں انجیل لے کر کہا"اس مقدس کتاب کی قسم ! اگر کبھی ہمیں اپنا حاکم خود منتخب کرنے کا اختیار دیاگیا تو ہم عربوں کو ہی منتخب کریں گے۔" (۳)

۷۱۱ء میں۔ مجاہد اسلام محمد بن قاسمؒ نے سندھ فتح کیا اور صرف تین سال وہاں قیام کیا ان تین برسوں میں محمد بن قاسمؒ نے اپنے حسن سلوک اور حسن تدبر سے سندھیوں کو اس حد تک اپنا گرویدہ بنالیاکہ وہ اس کی ماتحتی میں اپنے ہی فوجی سرداروں سے لڑناباعث فخر سمجھتے تھے - تین سال بعد جب محمد بن قاسمؒ عراق واپس جانے لگا تو لوگوں کی اشکبار آنکھیں ان کے اندرونی غموں کی غمازی کررہی تھیں لوگ عرصہ دراز تک اس کی جرات ' نیک سلوک اور پروقار شخصیت کی باتیں کرتے رہے۔ (۴)

۷۱۱ء میں مسلمانوں نے اندلس فتح کیا تو فاتح قوم کے حسن سلوک کی گواہی ایک انگریز مورخ ول ڈیوران نے ان الفاظ میں دی"اندلس پر عربوں کی حکومت اس قدر عادلانہ ' عاقلانہ اور مشفقانہ تھی کہ اس کی مثال اندلس کی تاریخ میں نہیں ملتی۔"(۵)

۱- تاریخ اسلام ' ص ۱۵۳ ۲- تاریخ اسلام ' ص ۱۸۹ ۳- یورپ پر اسلام کے احسان 'ص ۱۲۸
۴- اسلامی تاریخ پاک و ہند از ہدایت اللہ خان چوہدری ' ص ۱۲ ۵- یورپ پر اسلام کے احسان 'ص ۱۳۲

۱۰۷۱ء میں سلجوقی سلطان الپ ارسلان نے دیو جانوس رومانوس شکست دی ' قیصر گرفتار ہو کر ارسلان کے سامنے پیش ہوا تو اس نے پوچھا"اگر میں گرفتار ہو کر تمہارے سامنے پیش ہوتا تو تم مجھ سے کیا سلوک کرتے؟" قیصر نے جواب دیا"میں کوڑوں سے تمہاری کھال کھینچ لیتا۔"سلطان نے کہا"مسلمان فاتح اور غیر مسلم فاتح میں یہی فرق ہے۔"اس کے بعد قیصر کے ساتھ جزیہ کی انتہائی معقول شرائط طے کرکے اسے بے بہا تحائف عطا کئے اس کی سلطنت اسے واپس کردی اور بڑے شان و احترام سے رخصت کیا۔ (۱)

۱۱۸۷ء میں سلطان صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ نے بیت المقدس فتح کیا تو کسی عیسائی کو کوئی تکلیف نہ دی اور ہلکا سا ٹیکس (جزیہ) لگانے کے بعد سب کو مذہبی آزادی دے دی دوران جنگ عیسائیوں کا سپہ سالار رچرڈ اول بیمار ہوا تو صلاح الدین رحمہ اللہ اسے کھانا ' پھل اور دیگر مفرحات بھجواتا رہا۔ (۲)

۱۱۹۳ء میں والی قرطبہ ابو یوسف یعقوب بن منصور نے طلیطلہ کا محاصرہ کیا جس پر ایک عیسائی شہزادی حکومت کررہی تھی ' شہزادی نے ابو یوسف کو پیغام بھجوایا کہ عورتوں پر حملہ کرنا بہادروں کا شیوہ نہیں ابو یوسف نے شہزادی کو سلام بھجوایا اور محاصرہ فوراً اٹھالیا۔" (۳)

مسلم فاتحین کے اس حسن سلوک کے نتیجہ میں وہاں کے خاص و عام میں اسلام کس تیزی اور سرعت سے پھیلا یہ تاریخ کا ایک الگ سنہری باب ہے جو ہمارے موضوع سے تعلق نہیں رکھتا'لہٰذا ہم اپنے موضوع کی طرف واپس پلٹتے ہوئے اب مفتوح اقوام کے ساتھ غیر مسلم فاتحین کے ""حسن سلوک"" کی چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔

۶۱۳ء میں شہنشاہ ایران خسرو پرویز نے قیصر روم ہرقل کو شکست دی تو ہرقل نے صلح کی درخواست کے لئے اپنا ایک وفد خسرو کے پاس بھیجا خسرو نے سربراہ وفد کی جیتے جی کھال کھنچوادی اور باقی ارکان وفد کو قید کروایا اور صلح کی پیش کش کے جواب میں جو خط لکھا اس کا سرنامہ یہ تھا"خسرو ' خداوند بزرگ ' فرمانروائے عالم کی جانب سے اس کے احمق اور کمینہ غلام ہرقل کے نام"" (۴) خسرو نے صلح کے لئے جو شرائط مقرر کیں وہ یہ تھیں۔

ڈھائی لاکھ پونڈ سونا ' ڈھائی لاکھ پونڈ چاندی ' ایک ہزار ریشمی تھان ' ایک ہزار گھوڑے کے ساتھ ایک ہزار کنواری لڑکیاں ' ہرقل ادا کرے گا' ہرقل نے یہ سب کچھ دینا منظور کرلیا تو خسرو نے مزید مطالبہ یہ کیا کہ ہرقل زنجیروں میں جکڑا ہوا میرے تخت کے نیچے ہونا چاہئے اور میں اس وقت تک

۱- یورپ پر اسلام کے احسان ' ص ۱۲۸ ۲- یورپ پر اسلام کے احسان ' ص ۸۳
۳- یورپ پر اسلام کے احسان ' ص ۱۳۰ ۴- الجہاد فی الاسلام ' ص ۳۰۹

صلح نہیں کروں گا جب تک شہنشاہ روم اپنے مصلوب خدا کو چھوڑ کر سورج دیوتا کے آگے سر نہ جھکائے۔ (۱)

تیسری صلیبی جنگ میں برطانیہ کے "شیر دل" رچرڈ اول (۱۱۸۹ء - ۱۱۹۹ء) نے اسلامی فوج کے ایک دستے کو جو تین ہزار افراد پر مشتمل تھا وعدہ معافی دے کر ہتھیار رکھوالئے اور بعد میں سب کو قتل کرڈالا۔ (۲)

۱۸۳۷ء میں فرانس نے الجزائر کا دارالحکومت قسطنطین فتح کیا تو اس کی فوجیں تین دن تک قتل و غارت میں مشغول رہیں (۳)

۱۸۵۷ء میں انگریزوں نے جب دلی فتح کی تو فاتح قوم نے مفتوح قوم کے ساتھ جس درندگی، وحشت اور بربریت کا مظاہرہ کیا تاریخ انسانی اس کے ماتم سے قیامت تک فارغ نہیں ہو سکے گی - انگریزوں کے ظلم اور بربریت کی چند جھلکیاں ملاحظہ ہوں۔

۱۔ دہلی میں جس شخص کے چہرے پر داڑھی نظر آتی یا جس کا پاجامہ اونچا ہوتا اسے تختہ دار پر لٹکادیا جاتا (۴)

۲۔ سرہنری کاٹن کی یاداشتوں سے ایک اقتباس "میں نے اپنے سکھ اردلی کی خواہش پر ان بد بخت مسلمانوں کو عالم نزع میں دیکھا جن کی مشکیں کس کے زمین پر برہنہ ڈال دیا گیا تھا ان کے جسم پر گرم تانبے کی سلاخیں داغ دی گئی تھیں میں نے انہیں پستول سے ختم کردینا ہی مناسب سمجھا ان بدنصیب قیدیوں کے سڑتے ہوئے گوشت سے مکروہ بدبو نکل کر آس پاس کی فضا کو مسموم کر رہی تھی۔" (۵)

۳۔ مسٹر ڈی لین ایڈیٹر ٹائمز آف انڈیا کے مضمون کا ایک اقتباس "زندہ مسلمانوں کو سور کی کھال میں سینا یا پھانسی دینے سے پہلے ان کے جسم پر سور کی چربی ملنا یا زندہ آگ میں جلانا اور انہیں مجبور کرنا کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ بدفعلی کریں یقیناً عیسائیت کے نام پر ایک بدنما دھبہ ہے۔" (۶)

۴۔ جنرل نکلسن نے دریائے راوی کے کنارے جس بہیمانہ طریقے سے باغیوں کو قتل کیا وہ ایک لرزہ خیز داستان ہے انگریز مورخوں نے خود اسے انگریز قوم کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ قرار دیا۔ بقول لارڈ الفنسٹن "ہماری فوج کے مظالم کا تذکرہ روح میں کپکپی پیدا کردیتا ہے جہاں تک لوٹ مار کا تعلق ہے ہم نادر شاہ ایرانی سے بھی بازی لے گئے ہیں۔" (۷)

۱۔ غزوات مقدس، ص ۲۵۸ ۲۔ یورپ پر اسلام کے احسان، ص ۸۳ ۳۔ الجہاد فی الاسلام، ص ۵۷۵
۴۔ سوانح سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ از شورش کاشمیری، ص ۱۳۷، ۱۳۸
۵۔ سوانح سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ، ص ۱۳۷، ۱۳۸ ۶۔ سوانح سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ، ص ۱۳۷، ۱۳۸
۷۔ سوانح سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ، ص ۱۳۶

۱۹۱۸ء میں سوویت یونین نے قازا قستان پر قبضہ کیا تو وہاں کی تمام مساجد اور دینی مدارس منہدم کردیئے - علماء اور اساتذہ کو فائرنگ اسکواڈ کے سامنے بھون دیا گیا- ان ظالمانہ کارروائیوں میں دس لاکھ قازاق مسلمان شہید کئے گئے- (۱)

۱۹۴۶ء میں یوگوسلاویہ مین کیمونسٹ انقلاب آیا تو کیمونسٹوں نے چوبیس (۲۴)ہزار سے زائد مسلمانوں کو تہ تیغ کیا- سترہ ہزار سے زائد مساجد اور مدارس مسمار کئے اور بیشتر مساجد کی جگہ ہوٹل اور سینما جات تعمیر کردیئے - آج جس جگہ سربیا کے دارالحکومت بلغراد کا اسمبلی ہاؤس واقع ہے وہاں بلغراد کی سب سے زیادہ خوبصورت وسیع و عریض مسجد واقع تھی، جو ۱۵۲۱ء میں تعمیر کی گئی تھی- (۲)

دار وسکندر سے لے کر ترقی یافتہ یورپ کے مہذب جرنیلوں تک روایت یہی ہے کہ فاتح قوم مفتوح قوم کے مردوں ، عورتوں ، بچوں ، بوڑھوں کو بے دریغ قتل کرتی ہے، شہروں اور بستیوں کو تاراج کرتی ہے ، سرسبز و شاداب کھیتوں اور باغات کو برباد کرتی ہے ، گھروں اور عمارتوں کو نذر آتش کرتی ہے ، لیکن پیغمبر اسلام ﷺ نے اس خونی روایت سے ہٹ کر ایک عظیم انقلابی اور اصلاحی روایت کی طرح ڈالی تو اس کی وجہ یہ ہے کہ پیغمبر اسلام کا مشن لوگوں کی جانیں لینا نہیں جانیں بچانا تھا ، زمین کے خطوں کو فتح کرنا نہیں بلکہ دلوں کو فتح کرنا تھا انسانوں کو ذلیل اور رسوا کرنا نہیں بلکہ عزو شرف عطا کرنا تھا- شہروں اور بستیوں کو ویران کرنا نہیں بلکہ آباد کرنا تھا ، درندگی ، دہشت گردی اور فساد فی الارض برپا کرنا نہیں بلکہ درندگی ، دہشت گردی اور فساد فی الارض کا قلع قمع کرنا تھا ہر وہ شخص جو ضمیر کی آواز رکھتاہے ، جس کا دل اور دماغ تعصب سے اندھا نہیں ہوا وہ پیغمبر اسلام کی قائم کی ہوئی اس عظیم انقلابی اور اصلاحی روایت میں پیغمبر اسلام کے مقدس مشن کو بڑی آسانی سے دیکھ سکتاہے-

۵- جنگوں میں ہلاکت کے اعداد و شمار

رسول اکرم ﷺ نے دس سالہ مدنی زندگی میں سات جنگیں لڑیں جن میں طرفین سے کام آنے والے افراد کی تعداد درج ذیل ہے-

---

۱- ماہنامہ اردو ڈائجسٹ جولائی ۱۹۹۵ء ۲- ماہنامہ مجلہ الدعوۃ ، لاہور ، فروری ۱۹۹۳ء

	نام غزوہ یا سریہ	مسلمانوں کا نقصان			دشمن کا نقصان		
		اسیر	زخمی	شہید	اسیر	زخمی	مقتول
1	غزوہ بدر	–	–	22	70	–	70
2	غزوہ احد	–	40	70	–	–	30
3	غزوہ احزاب	–	–	6	–	–	10
4	غزوہ خیبر	–	50	18	–	–	93
5	سریہ موتہ	–	–	12	–	–	نا معلوم
6	غزوہ مکہ	–	–	2	–	–	12
7	غزوہ حنین	–	–	6	6000	–	71
	کل تعداد	–	90	136	6070	–	286

غزوات اور سرایا میں دونوں طرف سے کام آنے والے افراد کی کل تعداد = ۴۲۲ (۱)

۱۔ عام طور پر مورخین اور سیرت نگاروں نے رسول اکرم ﷺ کے غزوات اور سرایا کی تعداد ۸۲ لکھی ہے جو کہ درست نہیں۔ غزوات کی تعداد صرف سات ہے البتہ حیات طیبہ کی تمام چھوٹی بڑی کارروائیوں کی تعداد ۸۲ ہے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

نمبر شمار	کارروائیوں کا مقصد	کارروائیوں کی تعداد	شہداء کی تعداد	تعداد مقتولین دشمن
1	تبلیغ اسلام اور تکمیل معاہدات	5	-	-
2	بت شکنی کی مہمات	3	-	-
3	دشمن کی طرف سے ڈاکہ زنی کے بعد مسلمانوں کا تعاقب	10	19	12
4	ذاتی نوعیت کے واقعات قتل	5	-	5
5	غلط فہمی کی بناء پر پیش آنے والے تصادم	6	–	127
6	سرحدوں کی حفاظت کے لئے کی گئی کارروائیاں	38	73	11
7	دشمن کی طرف سے دھوکہ دہی اور بغاوت کے واقعات	8	82	410
8-	جنگیں (غزوات و سرایا)	7	136	286
	کل تعداد	82	310	851

۸۲ کارروائیوں میں دونوں طرف سے کام آنے والے افراد کی کل تعداد = ۱۱۶۱

نوٹ=دونوں جدول ترتیب دینے میں زیادہ تر انحصار قاضی سلمان منصورپوری رحمہ اللہ مولف رحمۃ اللعالمین کی تحقیق پر کیاگیاہے۔ مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو رحمۃ اللعالمین جلد نمبر۲' باب غزوات و سرایا

پس رسول اکرم ﷺ کی دس سالی مدنی زندگی میں پیش آنے والی سات جنگوں میں مسلم شہداء کی تعداد ۱۳۶ اور دشمن کے مقتولین کی تعداد ۲۸۶ اور طرفین سے کام آنے والے تمام افراد کی کل تعداد ۴۲۲ ہے اور اسیران جنگ کی تعداد ۶۰۷۰ ہے۔ یاد رہے کہ اسیران جنگ میں سے کوئی ایک بھی قتل نہیں کیا گیا بلکہ سارے کے سارے قیدی بخیریت رہا کئے گئے۔

سات جنگوں میں کام آنے والے افراد کی یہ محیر العقول تعداد اس زمانے کی ہے جس زمانے میں انتقام در انتقام کی شکل میں ہونے والی طویل جنگوں میں لاکھوں انسانوں کی ہلاکت ایک معمولی بات سمجھی جاتی تھی۔ آیئے ایک نظر آج کے مہذب اور امن پسند یورپ کی جنگوں پر ڈالیں اور دیکھیں کہ وہ دور جاہلیت کی وحشت اور بربریت سے کس قدر مختلف ہے؟

جنگ عظیم اول (۱۹۱۴ء - ۱۹۱۸ء) میں مجموعی طور پر ۷۵ لاکھ افراد ہلاک ہوئے اور ایک کھرب ۸۶ ارب ڈالر کے وسائل حیات کو نذر آتش کیا گیا(۱) جنگ عظیم دوم (۱۹۳۹ء - ۱۹۴۵ء) میں مجموعی طور پر ساڑھے چار کروڑ انسان ہلاک ہوئے صرف ایک شہر سٹالن گراڈ میں دس لاکھ افراد لقمہ اجل بنے - جرمنی میں ساٹھ لاکھ انسان گیس چیمبروں کے ذریعے ہلاک کئے گئے - جاپان کے دو شہر مکمل طور پر صفحہ ہستی سے مٹا دیئے گئے بیک وقت چار براعظموں ..... یورپ ' امریکہ ' ایشیاء اور افریقہ ..... پر مسلسل ۶ برس تک اس منحوس جنگ کے مہیب سائے چھائے رہے - چار براعظموں کے انسٹھ ممالک (پچاس اتحادی اور نو محوری) آپس میں دست و گریبان ہوئے جن میں سے صرف ایک ملک امریکہ کا اس جنگ میں تین کھرب ساٹھ ارب ڈالر کا خرچ اٹھا(۲)

مذکورہ اعدادو شمار دیکھنے کے بعد ہم یورپ کے واقعتاً مہذب 'امن پسند اور سنجیدہ ماہرین حرب و ضرب سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ دنیا کی تاریخ میں کسی بھی چھوٹے سے چھوٹے انقلاب کے لئے دوطرفہ کام آنے والے نفوس کی ایسی ناقابل یقین حد تک کم تعداد کی اگر کوئی دوسری مثال ہے تو پیش کیجئے ' اگر نہیں (اور واقعی نہیں) تو پھر ہم یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ اگر اتنے عظیم سیاسی ' تمدنی اور روحانی انقلاب کی خاطر دو طرفہ کام آنے والے ۴۲۲ نفوس کی مثال دنیا کی تاریخ میں ناپید ہے اور اس کے باوجود تمہارے نزدیک پیغمبر اسلام کی تلوار انسانیت کی دشمن ہے ' پیغمبر اسلام ' خونی پیغمبر ہے ' اس کی تعلیمات سے بوئے خوں آتی ہے ' اس کا لایا ہوا دین قصاب کی دکان ہے اور اس کا دیا ہوا فلسفہ جہاد دہشت گردی اور فساد فی الارض ہے تو پھر جنگ عظیم اول اور دوم کی داستانیں پڑھ کر بتاؤ کہ کرہ ارضی

۱- فیروز سنز انسائیکلوپیڈیا آف جنرل نالج از زاہد حسین انجم صفحہ ۳۸۱ ۲- ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور' جولائی ۱۹۹۵ء

کو دو مرتبہ آگ اور خون میں نہلانے والے خونخوار اور سفاک درندوں کو کس نام سے پکاروگے ' کروڑوں معصوم اور بے گناہ جانوں کو ہلاک کرنے اور خون کی ندیاں بہانے والے قصابوں اور جلادوں کو کس لقب سے یاد کروگے ؟ سرسبز و شاداب وادیوں اور مرغزاروں کو تاراج کرنے اور شہری آبادیوں کو صفحہ ہستی سے مٹانے والے دہشت گردوں اور مفسدوں کو تاریخ میں کون سا مقام دوگے ؟ نسل انسانی کے گلے میں طوق غلامی کی لعنت ڈالنے والے اور تڑپتی لاشوں پر اپنی عیش و عشرت کے محل سجانے والے مغرور شہنشاہوں کے لئے لغت انسانی کے کون سے الفاظ استعمال کروگے ؟

المیہ یہ ہے کہ اہل کتاب عہد نبوت میں بھی پیغمبر اسلام ﷺ کو خوب جاننے اور پہچاننے کے باوجود محض نسلی تعصب ' حسد اور بغض کی وجہ سے ایمان نہیں لائے تھے اور آج بھی ایمان نہ لانے کی اصل وجہ یہی تعصب حسد اور بغض ہے ۔ عہد نبوت میں ام المومنین حضرت صفیہ؄ کا بیان کردہ واقعہ اس دعوے کا ناقابل تردید ثبوت ہے ۔ حضرت صفیہ؄ فرماتی ہیں کہ میں نے اپنے چچا ابویاسر بن اخطب کو سنا وہ میرے (یہودی) والد حیی بن اخطب سے کہہ رہا تھا "کیا واقعی یہ وہی (نبی) ہے؟" والد نے کہا "ہاں ! خدا کی قسم وہی ہے۔" چچا نے کہا "کیا آپ انہیں ٹھیک ٹھیک پہچان رہے ہیں؟" والد نے کہا "ہاں ! " چچا نے پوچھا "پھر کیاارادہ ہے؟" والد نے کہا "خدا کی قسم ! عداوت ہی عداوت جب تک زندہ رہوں گا۔"[1]

عہد نبوت کو گزرے آج چودہ صدیاں بیت چکی ہیں لیکن افسوس کہ حریت فکر ' آزادی رائے اور تہذیب جدید کے اس دور میں بھی مغرب میں بسنے والا ترقی پسند انسان جو مادی دنیا میں زمین سے چاند تک کا سفر طے کرچکا ہے ایمان کی دنیا میں تعصب ' بغض اور حسد کے مقام سے ایک انچ کا سفر بھی طے نہیں کرسکا۔ پیغمبر اسلام ﷺ کے بارے میں آج بھی اس کا انداز فکر وہی ہے جو چودہ سو سال پہلے تھا ورنہ امر واقعہ یہ ہے کہ جب ساری دنیا میں ہر طرف شرک اور بت پرستی کا دور دورہ تھا ' جہالت وحشت اور بربریت کے منحوس سائے چھائے ہوئے تھے خون ریزی غارت گری انسانی زندگی کا لازمی جزو بن چکے تھے شہنشاہوں اور ان کے حواریوں نے ہرجگہ رعایا کو بدترین مظالم کا نشانہ بنا رکھا تھا۔ مذہبی پروہتوں کی خانقاہیں عیش و عشرت کے اڈے بنے ہوئے تھے انسانیت بے بسی اور بے کسی کی خوفناک زنجیروں میں اس طرح جکڑی ہوئی تھی کہ نجات کے لئے کہیں سے امید کی موہوم سی کرن بھی نظر نہیں آتی تھی اس وقت پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ' انسانیت کے نجات دہندہ بن کر اٹھے اور صدیوں پرانے جمے جمائے جاہلانہ نظام سے ٹکر لے کر انتہائی مختصر مدت میں محض چار سو بائیس

۱۔ الرحیق المختوم ص ۲۸۴

(۴۲۲) افراد کی قربانی سے پورے جزیرہ عرب میں ایک ایسا عظیم الشان تہذیبی تمدنی سیاسی اقتصادی اور روحانی انقلاب برپا کردیا جو پیغمبرانہ بصیرت کے بغیر ممکن ہی نہیں اور پھر سات جنگوں میں صرف ۴۲۲ افراد کا زیاں اور ۶۰۷۰ اسیران جنگ میں سے سارے کے سارے ۶۰۷۰ اسیران جنگ کی بخیریت رہائی کیا اس بات کا منہ بولتا ثبوت نہیں کہ پیغمبر اسلام خوں ریزی اور غارت گری ' ہلاکت اور بربادی ' دہشت اور بربریت ' غلامی اور ذلت و نکبت کے نہیں امن و سلامتی ' رحمدلی و خدا ترسی ' نیکی و احسان ' شرافت و اخوت ' حریت و احترام آدمیت کے پیغمبر تھے؟

اہل مغرب کے نام

دنیا کو آج جس بدامنی ' دہشت گردی وحشت اور درندگی کا چیلنج درپیش ہے اس کے مقابلے میں انسانوں کے بنائے ہوئے نظریات ناکام ثابت ہوچکے ہیں - الہامی مذاہب میں سے اسلام کے علاوہ باقی تمام مذاہب تغیرو تبدل سے غیر محفوظ ہیں لہٰذا اب اسلام ہی وہ الہامی مذہب ہے جسے عہد جدید کے اس خوفناک چیلنج کو قبول کرنے کے لئے آزمایا جانا چاہئے - اہل مغرب کے نام ہمارا پیغام یہ ہے کہ وہ اسلام سے تصادم کا راستہ نہ اپنائیں اسے اپنا حریف نہ سمجھیں اس سے خائف نہ ہوں - اسلام سراسر امن و سلامتی اور محبت و اخوت کا مذہب ہے اور اپنے سے پہلے آئے ہوئے مذاہب کی تائید کرنے والا ہے - اہل مغرب کو حریت فکر کے اس عہد میں تعصب سے بالاتر ہوکر پورے صدق دل سے پیغمبر اسلام کی سیرت طیبہ اور ان کی لائی ہوئی تعلیمات کا مطالعہ کرنا چاہئے اور حقائق کی تہ تک پہنچنا چاہئے - یاد رکھئے آج اہل مغرب کے پاس دو ہی راستے ہیں یا تو وہ پیغمبر اسلام ﷺ کی لائی ہوئی دعوت حق کو قبول کرکے دم توڑتی ہوئی انسانیت کو تباہی ہلاکت اور بربادی سے بچالیں یا پھر اللہ تعالیٰ کی اس سنت کا انتظار کریں جو تھوڑا ہی عرصہ پہلے دریائے آمو کے اس پار بسنے والی دنیا کی ایک عظیم الشان قوت پر پوری ہوچکی اور جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس "قرآن مجید" میں ان الفاظ کے ساتھ کیا ہے-

﴿وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِنْ قَرْنٍ هُمْ أَشَدُّ مِنْهُمْ بَطْشًا فَنَقَّبُوا فِي الْبِلَادِ هَلْ مِنْ مَحِيصٍ﴾ (۳۶:۵۰)

"ہم ان سے پہلے بہت سی قوموں کو ہلاک کرچکے ہیں جو ان سے بہت زیادہ طاقتور تھیں اور دنیا کے ملکوں کو انہوں نے چھان مارا تھا پھر کیا وہ کوئی جائے پناہ پاسکے؟" (سورہ ق آیت نمبر ۳۶)

***

قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ

لَوَدِدْتُ أَنِّيْ أُقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ

ثُمَّ أُحْيٰى ثُمَّ أُقْتَلُ

ثُمَّ أُحْيٰى ثُمَّ أُقْتَلُ

ثُمَّ أُحْيٰى ثُمَّ أُقْتَلُ

﴿ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے

میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں پھر قتل کیا جاؤں۔"

[اسے بخاری نے روایت کیا ہے]

اَلـنِّـيَّـةُ

نیت کے مسائل

مسئلہ ١ **اعمال کے اجر و ثواب کا دارومدار نیت پر ہے۔**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَوَّلَ النَّاسِ يُقْضَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اسْتُشْهِدَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ قَاتَلْتُ فِيكَ حَتَّى اسْتُشْهِدْتُ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِأَنْ يُقَالَ جَرِيءٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَلَّمَهُ وَقَرَأَ الْقُرْآنَ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَعَلَّمْتُهُ وَقَرَأْتُ فِيكَ الْقُرْآنَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ الْعِلْمَ لِيُقَالَ عَالِمٌ وَقَرَأْتَ الْقُرْآنَ لِيُقَالَ هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ حَتَّى أُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَعْطَاهُ مِنْ أَصْنَافِ الْمَالِ كُلِّهِ فَأُتِيَ بِهِ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ فَمَا عَمِلْتَ فِيهَا قَالَ مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيلٍ تُحِبُّ أَنْ يُنْفَقَ فِيهَا إِلَّا أَنْفَقْتُ فِيهَا لَكَ قَالَ كَذَبْتَ وَلَكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ثُمَّ أُمِرَ بِهِ فَسُحِبَ عَلَى وَجْهِهِ ثُمَّ أُلْقِيَ فِي النَّارِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے ایک شہید لایا جائے گا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں گنوائے گا اور شہید ان نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا "تو نے ان نعمتوں کا حق ادا کرنے کے لئے کیا عمل کیا؟" وہ کہے گا میں نے "تیری راہ میں جنگ کی حتیٰ کہ شہید ہوگیا۔" اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا "تو جھوٹ کہتا ہے تو

١–كتاب الامارة باب من قاتل للرياء والسمعة استحق النار

نے بہادر کہلوانے کے لئے جنگ کی سو دنیا میں تجھے بہادر کہا گیا۔" پھر (فرشتوں کو) حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اس کے بعد وہ آدمی لایا جائے گا جس نے خود بھی علم سیکھا اور دوسروں کو بھی سکھایا اور قرآن پڑھا اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں یاد دلائے گا اور وہ (عالم) ان کا اقرار کرے گا تب اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا "ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرنے کے لئے تو نے کیا عمل کیا؟" وہ عرض کرے گا "یااللہ میں نے علم سیکھا لوگوں کو سکھایا اور تیری خاطر لوگوں کو قرآن پڑھ کر سنایا۔" اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا "تو نے جھوٹ کہا ہے تو نے علم اس لئے سیکھا تاکہ لوگ تجھے عالم کہیں اور قرآن اس لئے پڑھ کر سنایا تاکہ لوگ تجھے قاری کہیں سو دنیا نے تجھے عالم اور قاری کہا۔" پھر حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا اس کے بعد تیسرا آدمی لایا جائے گا جسے اللہ نے دنیا میں وسعت اور ہر طرح کی دولت سے نوازا تھا۔ اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمتیں جتائے گا وہ شخص ان نعمتوں کا اقرار کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ سوال کرے گا "میری نعمتیں پاکر تو نے کیا کام کئے ؟" وہ کہے گا "یا اللہ ! میں نے تیری راہ میں ان تمام جگہوں پر مال خرچ کیا جہاں تجھے پسند تھا۔" اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا "تو نے جھوٹ کہا تو نے صرف اس لئے مال خرچ کیا تاکہ لوگ تجھے سخی کہیں اور دنیا نے تجھے سخی کہا۔" پھر حکم ہوگا اور اسے منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **مَنْ غَزَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْوِ إِلَّا عِقَالًا فَلَهُ مَا نَوَى** رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (١) (حسن)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے (بظاہر) اللہ کی راہ میں جنگ کی، لیکن اس کی نیت اونٹ کو باندھنے کی ایک رسی حاصل کرنے کی تھی۔ اسے وہی چیز ملے گی جو اس کی نیت تھی۔ (یعنی وہ اجر و ثواب سے محروم رہے گا۔)" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَرَأَيْتَ رَجُلًا غَزَا يَلْتَمِسُ الْأَجْرَ وَالذِّكْرَ مَالَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **لَا شَيْءَ لَهُ** فَأَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ يَقُولُ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **لَا شَيْءَ لَهُ** ثُمَّ قَالَ **إِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ إِلَّا مَا كَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتُغِيَ بِهِ وَجْهُهُ** رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (٢) (صحيح)

١- صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ٢٩٤١

٢- صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ٢٩٤٣

حضرت ابو امامہ ؓ باہلی کہتے ہیں ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا"ایک آدمی ثواب اور ناموری حاصل کرنے کے لئے جہاد کرتا ہے' اس کے لئے کیا ہے ؟" رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا "اس کے لئے کوئی ثواب نہیں۔" آپ ﷺ نے یہ الفاظ تین مرتبہ ارشاد فرمائے ہر بار آپ ﷺ نے اسے یہی فرمایا کہ اس آدمی کے لئے کوئی اجروثواب نہیں ۔"پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا"اللہ تعالیٰ کوئی عمل قبول نہیں فرماتا جب تک وہ خالص اس کے لئے نہ کیاگیاہو اور اس سے مخصوص محض اس کی رضا طلبی نہ ہو۔" اسے نسائی نے روایت کیاہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ يَبْتَغِي عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **لَا أَجْرَ لَهُ** فَأَعْظَمَ ذَلِكَ النَّاسُ وَقَالُوا لِلرَّجُلِ عُدْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَعَلَّكَ لَمْ تُفَهِّمْهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَجُلٌ يُرِيدُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَهُوَ يَبْتَغِي عَرَضًا مِنْ عَرَضِ الدُّنْيَا فَقَالَ **لَا أَجْرَ لَهُ** فَقَالُوا لِلرَّجُلِ عُدْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ الثَّالِثَةَ فَقَالَ لَهُ **لَا أَجْرَ لَهُ** رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ (١) (صحيح)

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا"یارسول اللہ ﷺ ! ایک آدمی جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے اور ساتھ دنیا کا مال بھی حاصل کرنا چاہتا ہے (اس کے لئے کتنا ثواب ہے؟)" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"اس کے لئے کوئی اجرو ثواب نہیں۔" لوگوں نے اسے بہت بڑی بات سمجھا اور اس آدمی سے کہا "رسول اللہ ﷺ سے دوبارہ مسئلہ دریافت کرو شاید تم اپنی بات اچھی طرح واضح نہیں کر سکے۔" اس آدمی نے پھر دریافت کیا "یارسول اللہ ﷺ ! ایک آدمی جہاد فی سبیل اللہ کا ارادہ رکھتا ہے اور ساتھ دنیا کا مال بھی حاصل کرنا چاہتا ہے (اس کے لئے کتنا ثواب ہے ؟)" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اس کے لئے کوئی اجرو ثواب نہیں۔" صحابہ کرام ؓ نے پھر اس آدمی سے کہا"رسول اللہ ﷺ سے پھر مسئلہ دریافت کرو۔"اس نے تیسری بار رسول اللہ ﷺ سے یہی سوال کیا"تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا"اس کے لئے کوئی اجر نہیں۔"اسے ابوداؤد نے روایت کیاہے۔

❋❋❋

١- صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث ٢٩٤٣

اَلاِيْمَانُ قَبْلَ الْجِهَادِ

جہاد سے پہلے ایمان

مسئلہ ٢ جہاد سے پہلے عقیدے اور ایمان کا صحیح ہونا ضروری ہے۔

عَنْ الْبَرَاءَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُقَاتِلُ أَوْ أُسْلِمُ قَالَ **أَسْلِمْ ثُمَّ قَاتِلْ** فَأَسْلَمَ ثُمَّ قَاتَلَ فَقُتِلَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **عَمِلَ قَلِيلًا وَأُجِرَ كَثِيرًا** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (١)

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک زرہ پوش آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! میں پہلے کافروں سے جنگ کروں یا پہلے اسلام قبول کروں ؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "پہلے اسلام قبول کرو پھر جنگ کرو۔" وہ شخص مسلمان ہوگیا پھر اس نے جنگ کی اور مارا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اس نے عمل تھوڑا کیا اور اجر زیادہ پایا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ **إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (٢)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کونسا عمل افضل ہے ؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اللہ پر ایمان لانا اور (پھر) اس کی راہ میں جہاد کرنا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٣ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد میں مشرک کی مدد لینے سے انکار فرمادیا۔

١- كتاب الجهاد باب عمل صالح قبل القتال

٢- كتاب في العتق باب اى رقاب افضل

عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ بَدْرٍ فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ أَدْرَكَهُ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْأَةٌ وَنَجْدَةٌ فَفَرِحَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَوْهُ فَلَمَّا أَدْرَكَهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِئْتُ لِأَتَّبِعَكَ وَأُصِيبَ مَعَكَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ** قَالَ لَا قَالَ **فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ** قَالَتْ ثُمَّ مَضَى حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ أَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ قَالَ **فَارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ** قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَأَدْرَكَهُ بِالْبَيْدَاءِ فَقَالَ لَهُ كَمَا قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ **تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ** قَالَ نَعَمْ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **فَانْطَلِقْ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف نکلے جب حرۃ الوبرہ (مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پرایک جگہ کا نام) پہنچے تو ایک شخص آپ ﷺ سے ملا جس کی بہادری اور جرات کا بڑا شہرہ تھا۔ صحابہ کرامؓ اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے جب وہ شخص آپ ﷺ سے ملا تو اس نے عرض کیا"میں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ آپ ﷺ کے ساتھ چلوں اور جو کچھ ملے اس میں سے حصہ پاؤں ۔" آپ ﷺ نے فرمایا"کیاتو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتاہے ؟" اس نے کہا"نہیں" آپ ﷺ نے فرمایا"لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔" اور آپ ﷺ روانہ ہوگئے جب مقام شجرہ پہنچے تو وہ شخص پھر حاضر ہوا اور وہی کہا جو پہلے کہا تھا آپ ﷺ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایاتھا"کہ لوٹ جامیں مشرک کی مدد نہیں چاہتا" وہ شخص پھرلوٹ گیا اس کے بعد وہ پھر آپ ﷺ سے مقام بیداء میں ملا آپ ﷺ نے وہی فرمایاجو پہلے فرمایاتھا"کیاتو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتاہے ؟"اس بار اس نے کہا"ہاں ! میں ایمان رکھتاہوں ۔" آپ ﷺ نے فرمایا"تو پھر چلو۔"اسے مسلم نے روایت کیاہے۔

وضاحت اگر کسی کافر یا مشرک سے حلیفانہ معاہدہ ہوتو اس سے مدد لینا جائز ہے۔

***

۱-کتاب الجهاد والسير باب كراهية الاستعانة فى الغزو الكافر

اَلْجِهَادُ فِیْ ضَوْءِ الْقُرْآنِ

جہاد قرآن مجید کی روشنی میں

مسئلہ ۴ کفار و مشرکین کے خلاف جہاد کے لئے جدید ترین سامان حرب اور تربیت یافتہ مستقل فوج تیار رکھنے کا حکم ہے۔

﴿ وَ أَعِدُّوْا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ وَ آخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ وَ مَا تُنْفِقُوْا مِنْ شَيْءٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُوَفَّ إِلَيْكُمْ وَ أَنْتُمْ لَا تُظْلَمُوْنَ ﴾ (۸:۶۰)

”اور تم لوگ جہاں تک تمہارا بس چلے زیادہ سے زیادہ طاقت اور تیار بندھے رہنے والے گھوڑے ان کے مقابلہ کے لئے تیار رکھو تاکہ اس/کے ذریعہ سے تم اللہ کے اور اپنے دشمنوں کو اور ایسے دوسرے دشمنوں کو خوفزدہ کر سکو جنہیں تم نہیں جانتے مگر اللہ جانتا ہے اللہ کی راہ میں تم لوگ جو کچھ بھی خرچ کرو گے اس کا پورا پورا بدلہ تمہاری طرف پلٹایا جائے گا اور تمہارے ساتھ ہر گز ظلم نہیں کیا جائے گا۔“(سورۃ انفال آیت نمبر۶۰)

مسئلہ ۵ عام حالات میں جہاد فرض کفایہ ہے لیکن جب حکومت اعلان عام کردے تو پھر جہاد تمام مسلمانوں کے لئے فرض عین ہوجاتا ہے۔

مسئلہ ۶ جب جہاد فرض عین ہوجائے اس وقت جہاد کے لئے نہ نکلنا اللہ کے عذاب کو دعوت دینا ہے۔

﴿ يٰأَيُّهَا الَّذِيْنَ أٰمَنُوْا مَا لَكُمْ إِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ إِلَى الْاَرْضِ أَرَضِيْتُمْ بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا مِنَ الْاٰخِرَةِ فَمَا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ إِلَّا قَلِيْلٌ ○ إِلَّا تَنْفِرُوْا يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا وَّ يَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ وَ لَا تَضُرُّوْهُ شَيْئًا وَ اللّٰهُ

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾ (۹: ۳۸_۳۹)

"اے ایمان والو' تمہیں کیا ہوگیا ہے' تمہیں اللہ کی راہ میں نکلنے کے لئے کہا گیا تو تم زمین سے چمٹ کر رہ گئے ؟ کیا تم نے آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کو پسند کر لیا ہے؟ (جان رکھو) دنیا کی زندگی کا سامان آخرت میں بہت کم ثابت ہوگا۔ اگر تم (جہاد کے لئے) نہ اٹھو گے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب دے گا اور تمہاری جگہ کوئی دوسری قوم لے آئے گا اور تم اللہ کا کچھ بھی نہ بگاڑ سکو گے اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔" سورۃ توبہ آیت نمبر۳۸-۳۹)

﴿ اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالاً وَّ جَاهِدُوْا بِأَمْوَالِكُمْ وَ أَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لُّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾ (۹: ۴۱)

"نکلو خواہ ہلکے ہو یا بوجھل اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ' یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر جانو۔" (سورہ توبہ 'آیت نمبر۴۱)

مسئلہ ۷ **اللہ اور رسول ﷺ پر ایمان لانے کے بعد اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد میں شریک ہونا عذاب الیم سے بچنے 'گناہوں کی مغفرت حاصل ہونے اور جنت میں جانے کی ضمانت ہے۔**

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ تُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ تُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَنْفُسِكُمْ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ يَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَيُدْخِلْكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ وَ مَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ﴾ (۶۱: ۱۰_۱۲)

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو کیا میں تمہیں ایسی تجارت سے آگاہ نہ کروں جو تمہیں عذاب الیم سے بچالے (وہ یہ ہے کہ) ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مالوں سے اور اپنی جانوں سے یہی تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو' اس طرح اللہ تعالی تمہارے گناہ معاف فرمائے گا اور تم کو ایسے باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں چلتی ہوں گی اور ابدی قیام کی جنتوں میں بہترین گھر عطا فرمائے گا یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔" (سورۃ صف آیت ۱۰ تا ۱۲)

مسئلہ ۸ **جہاد اللہ تعالی کے ہاں اجر عظیم' بلندی درجات' مغفرت اور**

حصول رحمت کا ذریعہ ہے۔

﴿ لَا يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ غَيْرُ أُولِى الضَّرَرِ وَ الْمُجَاهِدُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِأَمْوَالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً وَ كُلًّا وَعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ أَجْرًا عَظِيْمًا ○ دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً وَّ رَحْمَةً وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ﴾ (۴:۹۵_۹۶)

”مسلمانوں میں سے جو لوگ کسی عذر کے بغیر گھر بیٹھے رہتے ہیں اور وہ جو اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے ہیں دونوں کی حیثیت یکساں نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے بیٹھنے والوں کی بہ نسبت جان و مال سے جہاد کرنے والوں کا درجہ بڑا رکھا ہے اگرچہ ہر ایک کے لئے اللہ تعالیٰ نے بھلائی ہی کا وعدہ فرمایا ہے مگر اس کے ہاں مجاہدوں کی خدمات کا معاوضہ بیٹھنے والوں سے بہت زیادہ ہے ان کے لئے اللہ کی طرف سے بڑے درجے ہیں، مغفرت اور رحمت ہے اللہ بڑا معاف کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔“ (سورۃ نساء آیت نمبر ۹۵-۹۶)

﴿ وَ مَنْ يُّقَاتِلْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ أَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ أَجْرًا عَظِيْمًا ﴾ (۴:۷۴)

”اور جو شخص اللہ کی راہ میں لڑے پھر مارا جائے یا غالب رہے اسے ہم عنقریب اجر عظیم عطا کریں گے۔“ (سورہ نساء آیت نمبر ۷۴)

مسئلہ ۹ جہاد کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے کافروں اور مشرکوں کے ذلیل و رسوا ہونے اور اہل ایمان کو خوشی اور سکون قلب عطا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

﴿ قَاتِلُوْهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِأَيْدِيْكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَ يَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَ يَشْفِ صُدُوْرَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ ○ وَ يُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوْبِهِمْ وَ يَتُوْبُ اللّٰهُ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ﴾ (۹:۱۴_۱۵)

”ان سے لڑو اللہ تمہارے ہاتھوں سے انہیں سزا دلوائے گا اور انہیں ذلیل و رسوا کرے گا اور

ان کے مقابلہ میں تمہاری مدد کرے گا اور بہت سے مومنوں کے دل ٹھنڈے کرے گا اور ان کے قلوب کی جلن کو مٹا دے گا اور جسے چاہے گا توبہ کی توفیق بھی دے گا اللہ سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے۔" (سورۃ آیت ۱۴-۱۰)

مسئلہ ۱۰ دوران جہاد منظم ' متحد ' عزم صمیم اور مکمل سر فروشی اور جانبازی کے جذبہ سے لڑنے والے لوگ اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہیں۔

﴿ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِه صَفًّا كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَّرْصُوْصٌ ﴾ (٦١:٤)

"بے شک اللہ ان لوگوں کو پسند فرماتا ہے جو اس کی راہ میں اس طرح صف بستہ ہو کر لڑتے ہیں جس طرح سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہو۔" (سورۃ صف آیت ۴)

مسئلہ ۱۱ خلوص دل کے ساتھ اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد میں حصہ لینا ایمان کی علامت ہے۔

﴿ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللهِ وَرَسُوْلِه ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَ جٰهَدُوْا بِأَمْوَالِهِمْ وَ أَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ أُوْلٰئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ﴾ (٤٩:١٥)

"مومن تو وہی ہیں جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) پر ایمان لائے پھر کوئی شک نہ کیا اپنے مالوں اور جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا یہی لوگ (اپنے دعوی ایمان میں) سچے ہیں۔" (سورۃ حجرات آیت ۱۰)

مسئلہ ۱۲ شرعی عذر کی بناء پر جہاد میں شریک نہ ہونے والے لوگ گنہگار نہیں

﴿ لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّ لَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَ مَنْ يُّطِعِ اللهَ وَ رَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا اَلِيْمًا ﴾ (٤٨:١٧)

"اگر اندھا ' لنگڑا اور مریض جہاد کے لئے نہ آئے تو کوئی حرج نہیں جو کوئی اللہ اور رسول (ﷺ) کی اطاعت کرے گا اللہ اسے ان جنتوں میں داخل فرمائے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی اور جو منہ پھیرے گا اسے وہ دردناک عذاب دے گا۔" (سورۃ فتح آیت ۱۷)

مسئلہ ۱۳ جہاد سے جی چرانا نفاق کی علامت ہے۔

﴿ فَرِحَ الْمُخَلَّفُوْنَ بِمَقْعَدِهِمْ خِلٰفَ رَسُوْلِ اللهِ وَكَرِهُوْآ اَنْ يُّجٰهِدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَ قَالُوْا لَا تَنْفِرُوْا فِي الْحَرِّ قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ اَشَدُّ حَرًّا لَوْ كَانُوْا يَفْقَهُوْنَ ﴾ (۹: ۸۱)

"جہاد (غزوہ تبوک) سے پیچھے رہ جانے والے رسول اللہ ﷺ کا ساتھ نہ دینے اور گھر بیٹھے رہنے پر خوش ہیں اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے جہاد کرنا انہیں پسند نہیں اور انہوں نے لوگوں سے کہا "اس شدید گرمی میں (جنگ کے لئے) نہ نکلو (اے محمد ﷺ!) ان سے کہو جہنم کی آگ اس سے کہیں زیادہ گرم ہے کاش انہیں اس کا شعور ہوتا۔" (سورۃ توبہ ایت ۸۱)

مسئلہ ۱۴ کفار و مشرکین سے مقابلہ میں پیٹھ پھیرنا اللہ کے غضب کو دعوت دینا ہے۔

مسئلہ ۱۵ دوران جنگ پیٹھ پھیرنے کی سزا جہنم ہے۔

﴿ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا زَحْفًا فَلَا تُوَلُّوْهُمُ الْاَدْبَارَ ○ وَ مَنْ يُّوَلِّهِمْ يَوْمَئِذٍ دُبُرَهٗٓ اِلَّا مُتَحَرِّفًا لِّقِتَالٍ اَوْ مُتَحَيِّزًا اِلٰى فِئَةٍ فَقَدْ بَآءَ بِغَضَبٍ مِّنَ اللهِ وَ مَاْوٰىهُ جَهَنَّمُ وَ بِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴾ (۸: ۱۵-۱۶)

"اے ایمان والو، جب تم ایک لشکر کی صورت میں کفار سے دوچار ہو تو ان کے مقابلہ میں پیٹھ نہ پھیرو، جس نے ایسے موقع پر پیٹھ پھیری الا یہ کہ جنگی چال کے طور پر ایسا کرے یا (اپنی ہی) کسی دوسری فوج (کے حصہ) سے جا ملنے کے لئے تو وہ اللہ کے غضب میں گھر جائے گا اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہوگا اور وہ بہت ہی برا ٹھکانا ہے۔" (سورہ انفال آیت ۱۵-۱۶)

مسئلہ ۱۶ اسلام کو غالب اور کفر کو مغلوب کرنے کے لئے جہاد کرنے کا حکم ہے۔

مسئلہ ۱۷ نظام اسلام قائم ہو جانے کے بعد غلبہ اسلام کی جدوجہد میں رکاوٹ ڈالنے والوں کو سزا دینی چاہئے۔

﴿ وَ قٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا

عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ﴾ (۲:۱۹۳)

"تم ان سے لڑتے رہو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین اللہ کے لئے ہوجائے پھر اگر (مشرک اور کافر شرک اور کفر پھیلانے سے) باز آجائیں تو سمجھ لو کہ ظالموں کے سوا اور کسی پر دست درازی روا نہیں۔"(سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۹۳)

﴿ وَ قَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لاَ تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّ يَكُوْنَ الدِّيْنُ كُلُّهُ ِ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴾ (۸:۳۹)

"(اے مسلمانوں) کافروں سے جنگ کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین پورے کا پورا اللہ کے لئے ہوجائے پھر اگر وہ فتنہ سے رک جائیں تو اللہ ان کے اعمال دیکھنے والا ہے۔"(سورہ انفال آیت نمبر ۳۹)

مسئلہ ۱۸ مسلمانوں پر ظلم وستم اور جبر تشدد کرنے والوں کے خلاف جہاد کرنے کا حکم ہے۔

مسئلہ ۱۹ دوران جہاد ظلم اور زیادتی کرنا منع ہے۔

﴿ وَقَاتِلُوْا فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلاَ تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لاَ يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴾ (۲:۱۹۰)

"اور تم اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں مگر زیادتی نہ کرو اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"(سورۃ بقرۃ آیت ۱۹۰)

وضاحت عورتوں ' بچوں ' بوڑھوں اور زخمیوں پر دست درازی کرنا ' دشمن کے مقتولوں کا مثلہ کرنا ' کھیتوں اور مویشیوں کو خواہ مخواہ برباد کرنا اور دوسرے تمام وحشیانہ اور ظالمانہ افعال "زیادتی کرنے" کی تعریف میں آتے ہیں۔ (تفہیم القرآن جلد اول حاشیہ نمبر ۲۰۱)

مسئلہ ۲۰ جہاد کا مقصد مظلوم اور بے کس مسلمانوں کو ظالموں کے پنجہ استبداد سے نجات دلانا ہے۔

﴿ وَمَا لَكُمْ لاَ تُقَاتِلُوْنَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ

لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ○ ﴾ (٤:٧٥)

"آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں ان بے بس مردوں عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو کمزور پاکر دبائے گئے ہیں اور فریاد کررہے ہیں کہ خدایا ہم کو اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی و مددگار پیدا کر۔"(سورۃ نساء آیت ۷۵)

مسئلہ ۲۱ مسلمانوں پر ظلم و ستم کرنے ' ان کے گھر بار ' ان کی املاک چھیننے یا ان کے دینی عقائد کے باعث ان پر تشدد کرنے والوں کے خلاف جہاد کرنے کا حکم ہے۔

مسئلہ ۲۲ جہاد دنیا میں امن و سلامتی کا ضامن ہے۔

﴿ أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَإِنَّ اللّٰهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ ○ الَّذِيْنَ أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلاَّ أَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ وَلَوْلاَ دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوَاتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهُ إِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ ﴾ (٢٢:٤٠_٤١)

"(جہاد کی) اجازت دے دی گئی ان لوگوں کو جن کے خلاف جنگ کی جارہی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور اللہ تعالیٰ یقیناًان کی مدد پر قادر ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے ناحق صرف اس قصور پر نکالے گئے کہ وہ کہتے تھے "ہمارا رب اللہ ہے" اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعہ دفع نہ کرتا رہے تو خانقاہیں اور گرجے معبد اور مسجدیں جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے سب مسمار کر ڈالی جائیں اللہ ضرور ان لوگوں کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کریں گے اللہ بڑا طاقتور اور زبردست ہے۔"(سورۃ حج آیت ۴۰-۴۱)

مسئلہ ۲۳ حصول کامیابی کے لئے دوران جنگ اللہ تعالیٰ کو کثرت سے یاد کرنا چاہئے۔

﴿ يٰٓأَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا إِذَا لَقِيْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾ (٨:٤٥)

"اے لوگو ' جو ایمان لائے ہو' جب کسی لشکر سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ کو کثرت سے یاد کرو امید ہے کہ اس طرح تمہیں کامیابی نصیب ہو گی۔"(سورۃ انفال آیت ۴۵)

مسئلہ ۲۴ دوران جنگ اگر کوئی کافر اسلامی تعلیمات سمجھنے کے لئے امان طلب کرے تو اسے امان دے کر اسلام کی دعوت دینی چاہئے اگر وہ اسلام قبول نہ کرے تو اسے بحفاظت اپنے ٹھکانے پر واپس پہنچا دینا چاہئے۔

﴿وَ إِنْ أَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ حَتّٰى يَسْمَعَ كَلٰمَ اللهِ ثُمَّ أَبْلِغْهُ مَأْمَنَهُ ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لاَّ يَعْلَمُوْنَ﴾ (٩:٦)

"اور اگر مشرکین میں سے کوئی شخص پناہ مانگ کر تمہارے پاس آنا چاہئے (تاکہ اللہ کا کلام سنے) تو اسے پناہ دے دو یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لے پھر اسے اس کے ٹھکانے تک پہنچا دو یہ اس لئے کرنا چاہئے کہ یہ لوگ علم نہیں رکھتے۔" (سورۃ توبہ آیت ٦)

وضاحت: جو شخص امان طلب کرنے کے بعد اسلام قبول کر لے اسے دشمن کے پاس واپس نہیں بھیجنا چاہئے (ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۱۹۹)

مسئلہ ۲۵ کفار سے کئے ہوئے تمام وعدوں کی پابندی کرنا ضروری ہے

مسئلہ ۲۶ دوران جہاد اسلام نے مسلمانوں کو بیشتر معاملات میں "قانون قصاص" کی بنیاد پر دشمن سے معاملہ طے کرنے کی اجازت دی ہے مثلاً عہد کی پاسداری یا مہلک ہتھیاروں کا استعمال یا جنگی قیدیوں اور جاسوسوں سے سلوک کا معاملہ وغیرہ۔

﴿كَيْفَ يَكُوْنُ لِلْمُشْرِكِيْنَ عَهْدٌ عِنْدَ اللهِ وَ عِنْدَ رَسُوْلِهِ إِلاَّ الَّذِيْنَ عٰهَدْتُّمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَمَا اسْتَقَامُوْا لَكُمْ فَاسْتَقِيْمُوْا لَهُمْ إِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِيْنَ﴾ (٩:٧)

"مشرکوں کا عہد اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے نزدیک کوئی عہد نہیں ہے سوائے ان لوگوں کے جن سے تم نے مسجد حرام کے پاس معاہدہ کیا تھا پس جب تک وہ تمہارے ساتھ سیدھے رہیں تم بھی ان کے ساتھ سیدھے رہو کیونکہ اللہ تعالیٰ متقیوں کو پسند فرماتا ہے"۔ (سورۃ توبہ آیت ۷)

مسئلہ ۲۷ معاہدہ شکن قوم سے معاہدات کی پابندی نہ کرنے کی اجازت ہے۔

مسئلہ ۲۸ جس معاہد قوم سے عہد شکنی کا خدشہ ہو اسے معاہدہ ختم کرنے

سے قبل اعلانیہ بتانا چاہئے کہ فلاں فلاں وجہ سے ہمارے اور تمہارے درمیان اب معاہدہ نہیں رہا۔

﴿ وَإِمَّا تَخَافَنَّ مِنْ قَوْمٍ خِيَانَةً فَانْبِذْ إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَآءٍ إِنَّ اللّٰهَ لاَ يُحِبُّ الْخَائِنِيْنَ ﴾ (۵۸:۸)

"اور اگر کسی قوم سے تمہیں خیانت کا اندیشہ ہو تو اس کے معاہدے کو اعلانیہ اس کے آگے پھینک دو یقیناً اللہ خیانت کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"
(سورۃ انفال آیت ۵۸)

مسئلہ ۲۹ مسلمانوں کو دینی احکام پر عمل کرنے سے روکنے یا مسلمانوں کو زبردستی مرتد بنانے یا لوگوں کو اسلام قبول کرنے سے روکنے والے گروہ کے خلاف جہاد کرنے کا حکم ہے۔

مسئلہ ۳۰ جنگی قیدیوں سے احسان کرنے کا حکم ہے۔

مسئلہ ۳۱ جنگی قیدیوں کو بلامعاوضہ یا معاوضہ کے ساتھ دونوں طرح رہا کرنے کی اجازت ہے۔

﴿ أَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ صَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ﴾ (۱:۴۷) ....

"جن لوگوں نے انکار کیا اور اللہ کی راہ سے روکا اللہ نے ان کے اعمال ضائع کردیئے" ....

﴿ فَإِذَا لَقِيْتُمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰى إِذَا أَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَ إِمَّا فِدَآءً حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا ﴾ (۴:۴۷)

"پس ایسے کافروں سے تمہاری مڈھ بھیڑ ہو تو ان کی گردنیں مارنا ہے یہاں تک کہ جب ان کو اچھی طرح کچل دو تو پھر قیدیوں کو مضبوط باندھو اس کے بعد (تمہیں اختیار ہے) احسان کرو یا فدیے کا معاملہ کرو حتی کہ لڑائی (یعنی دشمن) اپنے ہتھیار ڈال دے ۔"۔(سورۃ محمد آیت نمبرا اور ۴)

وضاحت احسان کرنے میں اچھا سلوک کرنا' انہیں غلام بنا کر مسلمانوں میں تقسیم کردینا۔ جزیہ لگا کر ذمی بنا دینا اور بلا معاوضہ رہا کرنا' چاروں باتیں شامل ہیں۔ جب کہ فدیہ لینے میں تین باتیں شامل ہیں۔ ۱۔ مالی معاوضہ لے کر چھوڑنا ۲۔ کوئی خاص خدمت لینے کے بعد چھوڑنا ۳۔ اپنے قیدیوں کے عوض (تبادلہ میں) چھوڑنا۔(ملاحظہ ہو تفہیم القرآن جلد پنجم 'ص ۱۲ تا ۱۸)

مسئلہ ۳۲ اندرونی یا بیرونی دشمن جو اسلامی ریاست کے اندر دہشت گردی' خون ریزی اور تشدد کے ذریعہ امن و امان کو برباد کرنے کی کوشش کرے یا اسلامی حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کرنے' کے خلاف جنگ کرنے کا حکم ہے۔

﴿ إِنَّمَا جَزَاؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ وَ يَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُّقَتَّلُوْا أَوْ يُصَلَّبُوْا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيْهِمْ وَ أَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴾ (۵:۳۳)

"جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے لڑتے ہیں اور زمین میں اس لئے تگ و دو کرتے ہیں کہ فساد برپا کریں ان کی سزا یہ ہے کہ قتل کئے جائیں یا سولی پر چڑھادیئے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف سمتوں سے کاٹ دیئے جائیں یا وہ جلاوطن کردیئے جائیں یہ ذلت اور رسوائی تو ان کے لئے دنیا میں ہے اور آخرت میں ان کے لئے عذاب عظیم ہے۔" (سورہ مائدہ آیت نمبر ۳۳)

مسئلہ ۳۳ دوران جنگ دشمن صلح کی درخواست کرے تو اللہ کے بھروسے پر اسے قبول کرلینا چاہئے۔

﴿ وَ إِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا وَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ وَ إِنْ يُّرِيْدُوْا أَنْ يَّخْدَعُوْكَ فَإِنَّ حَسْبَكَ اللهُ ﴾ (۸:۶۱_۶۲)

"اے نبی (ﷺ) ! اگر دشمن صلح و سلامتی کی طرف مائل ہوں تو تم بھی اس کے لئے آمادہ ہوجاؤ اور اللہ پر بھروسہ کرو یقیناً وہی سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے اور اگر وہ دھوکے کی نیت رکھتے ہوں تو تمہارے لئے اللہ کافی ہے۔" (سورۃ انفال آیت نمبر ۶۲'۶۱)

مسئلہ ۳۴ کافروں کو زبردستی مسلمان بنانا جائز نہیں۔

مسئلہ ۳۵ اسلام قبول نہ کرنے والے کفار کو اسلامی قوانین کے تابع بنانے کے لئے جہاد کرنے کا حکم ہے۔

﴿ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللهِ وَ لَا بِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَ لَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللهُ

وَرَسُوْلُهٗ وَلاَ يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّ هُمْ صٰغِرُوْنَ ﴾ (۹:۲۹)

"جنگ کرو اہل کتاب میں سے ان لوگوں کے خلاف جو اللہ اور یوم آخر پر ایمان نہیں رکھتے اور جو کچھ اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) نے حرام قرار دیا ہے اسے حرام نہیں کرتے اور دین حق کو اپنا دین نہیں بناتے (ایسے لوگوں سے لڑو) یہاں تک کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں اور چھوٹے بن کر رہیں۔" (سورۃ توبہ آیت ۲۹)

مسئلہ ۳۶ جنگی ضرورت کے پیش نظر دشمن کے علاقہ میں سڑکوں' پلوں اور راستوں کو نقصان پہنچانا یا فصلوں اور درختوں کو کاٹنا جائز ہے۔

﴿ مَا قَطَعْتُمْ مِّنْ لِّيْنَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوْهَا قَائِمَةً عَلٰى أُصُوْلِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَ لِيُخْزِيَ الْفَاسِقِيْنَ ﴾ (۵۹:۵)

"تم لوگوں نے کھجوروں کے جو درخت کاٹے یا جن کو اپنی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا یہ سب اللہ ہی کے اذن سے تھا (اور اللہ تعالیٰ نے یہ اذن اس لئے دیا) تاکہ فاسقوں کو ذلیل و خوار کرے۔" (سورۃ حشر آیت نمبر۵)

مسئلہ ۳۷ جنگ سے حاصل ہونے والے مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ بیت المال میں جمع ہوگا اور باقی چار حصے مجاہدین کے لئے مقرر کئے گئے ہیں۔

﴿ وَاعْلَمُوْا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَ لِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ إِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَ مَآ أَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴾ (۸:۴۱)

"اور جان رکھو' جو کچھ مال غنیمت تم نے حاصل کیا ہے اس کا پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور (رسول ﷺ کے) رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے اگر تم واقعی اللہ پر اور اس چیز پر جو ہم نے فیصلہ کے دن ۔ یعنی ۔ دونوں فوجوں کی مڈبھیڑ کے دن نازل کی تھی

پر ایمان رکھتے ہو(تو یہ حصہ بخوشی ادا کرو) اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔"(سورۃ انفال آیت ۴۱)

وضاحت رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں مال غنیمت کا کچھ حصہ آپ ﷺ کے رشتہ داروں یعنی اہل و عیال کو ملتا تھا آپ ﷺ کی وفات مبارک کے بعد وہ مال خاندان نبوت کے مستحق افراد میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔واللہ اعلم بالصواب۔

▲▲▲

فَرْضِيَّةُ الْجِهَادِ

جہاد کی فرضیت

مسئلہ ۳۸ عام حالات میں جہاد فرض کفایہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ(۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے، اس کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ (یعنی اللہ تعالی) اسے جنت میں داخل فرمائے خواہ وہ جہاد کرے یا اسی سرزمین پر بیٹھا رہے جہاں پیدا ہوا۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا "یارسول اللہ ! کیا ہم لوگوں کو یہ خوشخبری سنا نہ دیں ؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جنت میں سو درجے ہیں جنہیں اللہ تعالی نے فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں کے لئے تیار کیا ہے ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے جب تم لوگ اللہ تعالی سے (جنت) مانگو تو فردوس مانگا کرو، فردوس جنت کا سب سے اونچا اور درمیانی حصہ ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْإِسْلَامُ

---

۱ ـ کتاب الجهاد والسیر باب درجات المجاهدین فی سبیل اللہ

عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے ا۔ اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں ۲۔ نماز قائم کرنا ۳۔ زکاۃ اداکرنا ۴۔ حج ادا کرنا ۵۔ اور رمضان کے روزے رکھنا۔"اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۳۹ اسلامی حکومت جہاد کا اعلان کردے تو جہاد فرض عین ہوجاتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"فتح مکہ کے بعد (مکہ سے) ہجرت کی ضرورت باقی نہیں رہی لیکن جہاد اور جہاد کی نیت (قیامت تک کے لئے) باقی ہے اور جب تمہیں جہاد کے لئے نکلنے کا حکم دیا جائے تو فورا نکل کھڑے ہو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت عام حالات میں جہاد فرض کفایہ ہے لیکن جب کسی جگہ اسلامی حکومت جہاد کا اعلان کردے تو پھر اس ملک کے تمام مسلمانوں کے علاوہ ساری دنیا کے مسلمانوں پر جہاد فرض عین ہوجاتا ہے۔ پہلے قریب کے لوگوں پر پھر بھی ضرورت باقی رہے تو درجہ بدرجہ دور کے مسلمانوں پر۔

مسئلہ ۴۰ والدین کا جہاد کے لئے اجازت نہ دینا فرضیت جہاد (فرض کفایہ) کو ساقط کردیتا ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ أَحَيٌّ وَالِدَاكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جہاد

۱- كتاب الايمان باب قول النبى بنى الاسلام على خمس ۲- كتاب الجهاد والسير باب فضل الجهاد

۳- كتاب الجهاد والسير باب الجهاد باذن الوالدين

کی اجازت طلب کی آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا "کیا تیرے والدین زندہ ہیں ؟" اس نے عرض کیا "ہاں یارسول اللہ (ﷺ) ! " آپ ﷺ نے فرمایا " جا اور (ان کی خدمت کا) جہاد کر۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَاهِمَةَ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَدْتُ أَنْ أَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيرُكَ فَقَالَ هَلْ لَكَ مِنْ أُمٍّ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَالْزَمْهَا فَإِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (١) (صَحِيْح)

حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ ! میں نے جہاد کا ارادہ کیا ہے اور آپ سے مشورہ لینے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کیا تیری والدہ زندہ ہے؟" اس نے عرض کیا "ہاں ! " آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "پھر اس کی خدمت کر جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ أَتَى رَجُلٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي جِئْتُ أُرِيدُ الْجِهَادَ مَعَكَ أَبْتَغِي وَجْهَ اللَّهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَقَدْ أَتَيْتُ وَإِنَّ وَالِدَيَّ لَيَبْكِيَانِ قَالَ فَارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (٢) (صَحِيْح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "یارسول اللہ ! میں آپ کے ساتھ جہاد کرنے کی نیت سے حاضر ہوا ہوں۔ اللہ کی رضا جوئی کے لئے اور آخرت میں گھر بنانے کے لئے۔ اور ہاں میرے آنے پر میرے والدین رو رہے تھے۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اپنے والدین کے پاس جا اور جس طرح انہیں رلایا ہے اسی طرح انہیں ہنسا۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۱ بیماری یا بعض دوسرے شرعی عذر بھی فرضیت جہاد (فرض کفایہ اور فرض عین) کو ساقط کردیتے ہیں۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ إِنَّ أَقْوَامًا

---

١ – صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ٢٩٠٨

٢ – صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ٢٢٤٢

بِالْمَدِينَةِ خَلْفَنَا مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا فِيهِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (١)

حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک غزوہ (تبوک) میں تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں۔ تاہم ہم کسی گھاٹی اور وادی سے نہیں گزرے مگر وہ ہمارے ساتھ تھے کیونکہ انہیں کسی نہ کسی عذر نے ہمارے ساتھ آنے سے روک لیا تھا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ اكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً قَالَ اذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (٢)

حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "کوئی مرد کسی غیر عورت سے خلوت نہ کرے اور نہ ہی کوئی عورت محرم کے بغیر سفر کرے۔" ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ ! میرا نام فلاں فلاں جہاد میں لکھا گیا ہے اور میری بیوی (اکیلی) حج کو جارہی ہے۔" آپ ﷺ نے فرمایا "(جہاد پر نہ جاؤ اور) اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ) (وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ) قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ) رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (٣)

حضرت زید بن ثابت ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں (سورہ نساء کی آیت نمبر٩٥)لاَ يَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ .....(ترجمہ)"اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے اور گھر میں بیٹھ رہنے والے

١۔ کتاب الجهاد باب من حبسه العذر
٢۔ کتاب الجهاد والسیر باب من اکتتب فی جیش
٣۔ کتاب الجهاد باب قول اللہ تعالی لا یستوی القاعدون من المؤمنین

مومن ثواب میں برابر نہیں ہیں ' لکھوائی ۔ اتنے میں حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آ گئے اس وقت آپ ﷺ نے مجھے یہ آیت لکھوا رہے تھے ۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ 'جو کہ نابینا تھے ' نے عرض کیا"یارسول اللہ ﷺ ! اگر میں طاقت رکھتاتو ضرور جہاد کرتا' تب اللہ تعالی نے اپنے رسول اکرم ﷺ پر یہ الفاظ بھی نازل فرمائے غَيْرَ أُولِي الضَّرَرِ (یعنی بغیر شرعی عذر کے گھر بیٹھنے والے جہاد کرنے والوں کے برابر نہیں)" اسے بخاری نے روایت کیاہے-

مسئلہ ۴۲ خواتین پر جہاد واجب نہیں-

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۲۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں-

بَيْعَةُ الْجِهَادِ

جہاد کے لئے بیعت

مسئلہ ۴۳ خلیفۃ المسلمین یا امیر لشکر کسی خاص موقع پر مسلمانوں سے جہاد کے لئے بیعت لے سکتا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ أَلْفًا وَأَرْبَعَ مِائَةٍ فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ آخِذٌ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ وَقَالَ بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حدیبیہ کے روز ہم لوگ چودہ سو کی تعداد میں تھے اور ہم نے نبی اکرم ﷺ کی بیعت کی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ سمرۃ (ریگستان کے ایک درخت کا نام) کے نیچے آپ ﷺ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے ہم نے اس شرط پر آپ ﷺ کی بیعت کی کہ میدان جنگ سے فرار نہیں ہوں گے اور یہ بیعت نہیں کی کہ ہم ضرور جان دیں گے اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت جہاد میں شہید ہونے یا نہ ہونے کا معاملہ اللہ کے ہاتھ میں ہے مومن سے جو چیز مطلوب ہے وہ دشمن سے ڈٹ کر مقابلہ کرنا اور میدان جنگ میں ثابت قدم رہنا ہے اس لئے اسی بات پر رسول اکرم ﷺ نے بیعت لی۔

مسئلہ ۴۴ امیر لشکر کو کسی آدمی کی حد استطاعت سے بڑھ کر بیعت نہیں لینی چاہئے۔

عَنْ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ سے سمع و طاعت (یعنی بات سننے اور اس پر عمل کرنے) کی بیعت کرتے تھے آپ ﷺ فرماتے یہ بھی کہو "جتنی مجھ میں طاقت ہوگی۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱ــ کتاب الامارۃ باب استحباب امبایعۃ الامام الجیش

۲ــ کتاب الامارۃ باب البیعۃ علی السمع والطاعۃ فیما استطاع

فَضْلُ الْجِهَادِ

جہاد کی فضیلت

مسئلہ ۴۵ ایمان لانے کے بعد افضل ترین عمل جہاد فی سبیل اللہ ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! کونسا عمل سب سے اچھا ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اللہ پر ایمان لانا اور (اس کے بعد) جہاد فی سبیل اللہ۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ أَوْ أَيُّ الْأَعْمَالِ خَيْرٌ قَالَ إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ أَيُّ شَيْءٍ قَالَ الْجِهَادُ سَنَامُ الْعَمَلِ قِيلَ ثُمَّ أَيُّ شَيْءٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُورٌ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ (۲) (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا "کونسے اعمال سب سے زیادہ فضیلت والے ہیں؟ یا پوچھا گیا کونسے اعمال بہتر ہیں؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اللہ اور اسکے رسول ﷺ پر ایمان لانا۔" پھر پوچھا گیا "اس کے بعد کونسا عمل افضل ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جہاد (نیک) اعمال کی کوہان ہے" پھر پوچھا گیا "یارسول اللہ ﷺ! اس کے بعد کونسا عمل افضل ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "حج مبرور" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۶ ایمان لانے کے بعد جہاد فی سبیل اللہ بلند ترین درجات کے حصول کا ذریعہ ہے۔

۱- كتاب فى العتق باب اى رقاب افضل

۲- صحيح سنن الترمذى للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث ۱۳۵۵

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا أَبَا سَعِيدٍ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ فَعَجِبَ لَهَا أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ أَعِدْهَا عَلَيَّ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَفَعَلَ ثُمَّ قَالَ وَأُخْرَى يُرْفَعُ بِهَا الْعَبْدُ مِائَةَ دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ قَالَ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (١)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا"اے ابو سعید ! جو شخص اللہ کے رب ہونے پر'اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوا اس پر جنت واجب ہوگئی ۔" حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کو اس بات پر تعجب ہوا تو عرض کیا"یارسول اللہ ﷺ ! دوبارہ ارشاد فرمائیں۔"رسول اللہ ﷺ نے دوبارہ ارشاد فرمایا اور مزید فرمایا کہ "ایک اور عمل ایسا ہے جس کی وجہ سے جنت میں آدمی کے سو درجات بلند ہوسکیں گے۔ ان میں سے ایک درجہ سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہوگا جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔" حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے عرض کیا"یارسول اللہ ﷺ ! وہ کونسا عمل ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا"جہاد فی سبیل اللہ ' جہاد فی سبیل اللہ۔"اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٤٧ جہاد رنج و غم اور مصائب مشکلات سے نجات حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَإِنَّ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يُنْجِي اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى بِهِ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ (٢) (صحيح)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ کی راہ میں جہاد کرو بیشک جہاد فی سبیل اللہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ رنج و غم سے نجات دلاتا ہے۔" اسے احمد۔ طبرانی اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

١– كتاب الجهاد باب رفع درجات العبد بالجهاد

٢– بديع التفاسير الجزء الرابع ، صفحه ٨٣

مسئلہ ۴۸ اللہ پر ایمان لانے کے بعد ہجرت اور جہاد کرنیوالے کے لئے اللہ تعالیٰ تین گھر بناتے ہیں ایک گھر جنت سے باہر ایک جنت کے وسط میں اور ایک جنت کے بالا خانوں میں۔

عَنْ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا زَعِيمٌ وَالزَّعِيمُ الْحَمِيلُ لِمَنْ آمَنَ بِي وَأَسْلَمَ وَهَاجَرَ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ وَأَنَا زَعِيمٌ لِمَنْ آمَنَ بِي وَأَسْلَمَ وَجَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ وَبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى غُرَفِ الْجَنَّةِ مَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَلَمْ يَدَعْ لِلْخَيْرِ مَطْلَبًا وَلَا مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا يَمُوتُ حَيْثُ شَاءَ أَنْ يَمُوتَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۱) (صحيح)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "میں زعیم ہوں یعنی ضامن ہوں جنت سے باہر اور جنت کے وسط میں ایک گھر کا اس شخص کے لئے جو مجھ پر ایمان لایا اور ہجرت کی اور میں ضامن ہوں جنت سے باہر ایک گھر کا' جنت کے وسط میں ایک گھر کا' جنت کے بالا خانوں میں ایک گھر کا' اس شخص کے لئے جو مجھ پر ایمان لایا' ہجرت کی اور جہاد کیا جس نے یہ تینوں کام کئے اس نے گویا نیکی کی کوئی بات نہ چھوڑی اور برائی سے مکمل طور پر بچا رہا ایسا شخص جہاں بھی مرنا چاہے مرے (اس کے اجر و ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔)" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۴۹ جب آدمی جہاد کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو اس کا ہر کام مثلاً جاگنا' سونا' کھانا' پینا' چلنا' پھرنا سب عبادت میں شامل ہوتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ لَا أَجِدُهُ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ ؟ قَالَ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ؟ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

۱- صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ۲۹۳۶

۲- كتاب الجهاد باب فضل الجهاد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے جس کا ثواب جہاد کے برابر ہو؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ایسا تو کوئی عمل نہیں۔" پھر آپ ﷺ نے اس آدمی سے سوال کیا "کیا تو ایسا کر سکتا ہے کہ جب کوئی مجاہد (جہاد کے لئے) اپنے گھر سے نکلے تو اپنی مسجد میں داخل ہو جائے اور مسلسل نماز پڑھتا رہے اور بالکل وقفہ نہ کرے اور ساتھ مسلسل روزے بھی رکھے اور کبھی ترک نہ کرے؟" اس آدمی نے عرض کیا "ایسا کون کر سکتا ہے؟" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٥٠ جہاد کے لئے پالے گئے گھوڑے کا کھانا' پینا' لید اور پیشاب بھی قیامت کے دن نیکیوں کے ترازو میں رکھے جائیں گے۔

عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِيمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيقًا بِوَعْدِهِ فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّهُ وَرَوْثَهُ وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ پر ایمان کے ساتھ اور اس کے وعدوں کو سچا جانتے ہوئے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے گھوڑا رکھے تو اس گھوڑے کا کھانا' پینا اور لید و پیشاب قیامت کے دن مجاہد کے ترازو میں رکھے جائیں گے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٥١ جہاد میں استعمال ہونے والے گھوڑے خیر و برکت کا باعث ہیں۔

عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْرُ مَعْقُوصٌ بِنَوَاصِي الْخَيْلِ قَالَ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِمَ ذَاكَ قَالَ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٢)

حضرت عروہ بارقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بھلائی (جہاد کے) گھوڑوں کی پیشانیوں سے بندھی ہوئی ہے۔" آپ ﷺ سے عرض کیا گیا "یارسول اللہ ﷺ! وہ کیسے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "قیامت تک (ان کی وجہ سے مسلمانوں کو آخرت میں) اجر و ثواب ملتا رہے گا اور (دنیا میں ان کی وجہ سے) مال "غنیمت حاصل ہوتا رہے گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

١- كتاب الجهاد باب من احتبس فرسا لقوله عزوجل ومن رباط الخيل
٢- كتاب الامارة باب فضيلة الخيل

وضاحت جہاد میں استعمال ہونے والے گھوڑے ہوں یا دوسرا سامان حرب، وہ سب مسلمانوں کے لئے خیر وبرکت کا باعث ہے۔ جہاد چونکہ قیامت تک باقی ہے لہٰذا فرمایا کہ قیامت تک مسلمانوں کو گھوڑوں سے خیر وبرکت حاصل ہوتی رہے گی۔

مسئلہ ۵۲ **اللہ کی راہ میں ایک تیر (یا ایک گولی) چلانے کا ثواب ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔**

عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَمَى الْعَدُوَّ بِسَهْمٍ فَبَلَغَ سَهْمُهُ الْعَدُوَّ أَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ فَعَدْلُ رَقَبَةٍ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (١) (صحيح)

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جس نے دشمن پر تیر چلایا اور وہ دشمن تک پہنچ گیا، خواہ نشانہ پر لگے یا نہ لگے، اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۳ **جس شخص نے اونٹنی کا دودھ دوہنے کے وقت کے برابر جہاد میں حصہ لیا اس کے لئے جنت واجب ہوگئی۔**

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَأَغْزَرِ مَا كَانَتْ لَوْنُهَا الزَّعْفَرَانُ وَرِيحُهَا كَالْمِسْكِ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ (٢) (صحيح)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جو مسلمان اللہ کی راہ میں اتنی دیر لڑے جتنی دیر اونٹنی کا دودھ دوہنے پر لگتی ہے تو اس پر جنت واجب ہوجاتی ہے اور جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو یا ٹھوکر کھائی وہ قیامت کے روز اپنے زخم کے ساتھ اس حال میں آئے گا کہ اس کے خون کا رنگ زعفران جیسا اور اس کی خوشبو مشک جیسی ہوگی۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۴ **دوران جہاد نفلی روزہ رکھنے سے اللہ تعالیٰ بندے کو زمین و آسمان**

---

١ - صحيح سنن ابن ماجة للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث ٢٢٦٨

٢ - صحيح سنن الترمذى للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث ١٣٥٣

کے درمیان فاصلے کے برابر جہنم سے دور کردیتا ہے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ جَعَلَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ خَنْدَقًا كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ[1] (صحيح)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے اللہ کی راہ میں ایک دن کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اس کے اور آگ کے درمیان اتنا فاصلہ حائل کردیتا ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٥٥ جہاد کی نیت سے ایک صبح یا ایک شام سفر کرنا روئے زمین کی ساری دولت سے افضل ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٢)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ نے فرمایا "اللہ کی راہ میں ایک صبح یا ایک شام چلنا (یا گزارنا) دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٥٦ اللہ کی راہ میں غبار آلود ہونیوالا جسم جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔

عَنْ عَبْدُالرَّحْمَنِ بْنُ جَبْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (٣)

حضرت عبدالرحمان بن جبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کی راہ میں غبار آلود ہونے والے پاؤں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ

١- صحيح سنن الترمذى للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث ١٣٢٥
٢- كتاب الجهاد باب فضل الغدوة والروحة فى سبيل الله
٣- كتاب الجهاد باب من اغبرت قدماه فى سبيل الله

رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ (۱) (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ کے ڈر سے رویا وہ کبھی آگ میں داخل نہ ہوگا۔ الا یہ کہ دودھ تھن میں واپس چلا جائے (جو کہ ناممکن ہے) اور اللہ کی راہ میں پڑنے والا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۷ گھڑی بھر کے لئے اللہ کی راہ میں جہاد کرنا' لیلتہ القدر میں حجر اسود کے قریب قیام کرنے سے بہتر ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَوقِفُ سَاعَةٍ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِن قِيَامِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ عِنْدَ الْحَجْرِ الْاَسْوَدِ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانِ (۲) (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "اللہ کی راہ میں گھڑی بھر ٹھہرنا حجر اسود کے سامنے لیلہ القدر کے قیام سے بہتر ہے۔" اسے ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۸ جہاد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے جنت کی ضمانت دی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللّٰهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادًا فِي سَبِيلِي وَإِيمَانًا بِي وَتَصْدِيقًا بِرُسُلِي فَهُوَ عَلَيَّ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ مَا مِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ حِينَ كُلِمَ لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيحُهُ مِسْكٌ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْلَا أَنْ يَشُقَّ عَلَى الْمُسْلِمِينَ مَا قَعَدْتُ خِلَافَ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَبَدًا وَلَكِنْ لَا أَجِدُ سَعَةً فَأَحْمِلَهُمْ وَلَا يَجِدُونَ سَعَةً وَيَشُقُّ عَلَيْهِمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أَغْزُو فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ ثُمَّ أَغْزُو فَأُقْتَلُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۱۳۳۳ ۲- الاربعون فی الحث علی الجهاد لابن عساکر رقم الحدیث ۱۸

۳- کتاب الجهاد باب الترغیب فی الجهاد و فضله

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شخص میری راہ میں اس طرح نکلا کہ میری راہ میں جہاد، مجھ پر ایمان اور میرے رسولوں کی تصدیق نے ہی اسے نکلنے پر مجبور کیا تو میری یہ ذمہ داری ہے کہ میں اسے جنت میں داخل کروں یا اسے اس کے مسکن تک جہاں سے وہ نکلا ہے اس طرح واپس لاؤں کہ وہ اجر یا غنیمت سے مالا مال ہو۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ اللہ کی راہ میں کسی شخص کو جو بھی زخم آئے گا وہ قیامت کے دن اسی زخمی حالت میں اللہ کی حضور پیش ہوگا۔ اس زخم کا رنگ تو خون کا ہوگا لیکن اس کی خوشبو مشک کی ہوگی۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر میری امت کے لئے تکلیف دہ نہ ہوتا تو میں اللہ کی راہ میں لڑی جانے والی کسی بھی جنگ میں پیچھے نہ رہتا لیکن نہ تو میرے پاس اتنی وسعت ہے کہ میں ان سب کو سامان جنگ مہیا کر سکوں اور نہ ان کو خود ہی اس قدر وسعت حاصل ہے مسلمانوں کو یہ بھی ناگوار گزرتا ہے کہ میں کسی مہم کے لئے نکلوں اور وہ پیچھے رہ جائیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے میری خواہش ہے کہ میں اللہ کی راہ میں لڑوں اور مارا جاؤں پھر لڑوں پھر مارا جاؤں، پھر لڑوں پھر مارا جاؤں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۵۹ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے

عَنْ أَبِیْ مُوْسَی قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبْوَابَ الْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلاَلِ السُّیُوْفِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۰ جہاد کی برکت سے دین اسلام قیامت تک قائم رہے گا۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّـهُ قَالَ لَنْ يَبْرَحَ هَـذَا الدِّينُ قَائِمًا يُقَاتِلُ عَلَيْهِ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ حَتّٰى تَقُومَ السَّاعَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت تک یہ دین قائم رہے گا کیونکہ مسلمانوں کی ایک جماعت (ہر زمانے میں غلبہ دین کے لئے) جہاد کرتی رہے گی۔" اس

۱- کتاب الامارة باب ثبوت الجنة للشهيد

۲- کتاب الامارة باب قوله صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة من امتی

مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٦١ سمندر میں جہاد کرنے والوں کی قابل رشک فضیلت

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ خَالَتِهِ أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ أَنَّهَا قَالَتْ نَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا قَرِيبًا مِنِّي ثُمَّ اسْتَيْقَظَ يَتَبَسَّمُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا أَضْحَكَكَ قَالَ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عُرِضُوا عَلَيَّ يَرْكَبُونَ ظَهْرَ هَذَا الْبَحْرِ كَالْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِرَّةِ قَالَتْ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ فَدَعَا لَهَا ثُمَّ نَامَ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَهَا ثُمَّ قَالَتْ مِثْلَ قَوْلِهَا فَأَجَابَهَا مِثْلَ جَوَابِهِ الْأَوَّلِ قَالَتْ فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ قَالَ فَخَرَجَتْ مَعَ زَوْجِهَا عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ غَازِيَةً أَوَّلَ مَا رَكِبَ الْمُسْلِمُونَ الْبَحْرَ مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَلَمَّا انْصَرَفُوا مِنْ غَزَاتِهِمْ قَافِلِينَ فَنَزَلُوا الشَّامَ فَقُرِّبَتْ إِلَيْهَا دَابَّةٌ لِتَرْكَبَ فَصَرَعَتْهَا فَمَاتَتْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (١) (صحيح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انکی خالہ ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کہتی ہیں "ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہاں آکر سوئے اور پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے میں نے عرض کیا "آپ کس بات پر ہنسے ہیں ؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میری امت کے کچھ لوگ میرے سامنے (خواب میں) پیش کئے گئے جو سمندر میں (جہاد کے لئے) اس طرح سفر کر رہے تھے جیسے بادشاہ تخت پر بیٹھے ہوں۔" میں نے عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے بھی ان میں سے کردے۔" چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام حرام کے لئے دعا فرمائی اور پھر سو گئے جب بیدار ہوئے تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ویسے ہی مسکرائے اور ام حرام رضی اللہ عنہا نے وہی سوال کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی جواب ارشاد فرمایا۔ ام حرام نے پھر درخواست کی "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! دعا فرمایئے اللہ مجھے ان میں سے کردے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تم پہلی جماعت والوں میں سے ہو۔" حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا اپنے خاوند حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ کے ساتھ پہلے بحری غزوہ میں تشریف لے گئیں جس کے امیر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تھے ' جب یہ لوگ غزوہ سے واپس آئے تو شام میں قیام کیا۔ (روانہ ہوتے وقت) ان کی سواری کا جانور ان کے قریب لایا گیا تاکہ اس پر سوار ہو سکیں (جانور کے بدکنے کی وجہ سے) اس سے گر کر فوت

١- صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ٢٢٤٠

ہوگئیں۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۲ رزق کے مختلف دروازوں میں سے ایک دروازہ جہاد ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ جُعِلَ رِزْقِیْ تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِیْ وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلٰی مَنْ خَالَفَ أَمْرِیْ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "میرا رزق میرے نیزے کے نیچے ہے اور جو شخص میرے حکم کی خلاف ورزی کرے (یعنی اسلام نہ لائے) اس پر ذلت اور رسوائی (جزیہ) ڈالی گئی ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۶۳ جہاد سے فارغ ہونے کے بعد گھر واپس پہنچنے تک مجاہد کو مسلسل جہاد کا ثواب ملتا رہتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ (۲) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جہاد سے واپسی (ثواب میں) جہاد کے برابر ہے۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۱- کتاب الجہاد باب ما قیل فی الرماح

۲- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۱۷۳

فَضْلُ الْجِهَادِ فِیْ غَزْوِالْهِنْدِ

ہندوستان کے خلاف جہاد کی فضیلت

مسئلہ ٦٤ ہندوستان کے خلاف جہاد کرنے والے مجاہدین کو اللہ تعالی نے جہنم سے بچانے کا وعدہ فرمایا ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَی رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عِصَابَتَانِ مِنْ أُمَّتِي أَحْرَزَهُمُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ عِصَابَةٌ تَغْزُو الْهِنْدَ وَعِصَابَةٌ تَكُونُ مَعَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَام رَوَاهُ أَحْمَدُ (١) (صحيح)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ ' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام ' سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت کی دو جماعتوں کو اللہ تعالی آگ سے بچائے گا ایک وہ جماعت جو ہندوستان کے خلاف جہاد کرے گی اور دوسری وہ جماعت جو حضرت عیسی بن مریم" کا ساتھ دے گی (جب وہ قیامت کے قریب دوبارہ دنیامیں تشریف لاکر دجال کے خلاف جہاد کریں گے)" اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

☆☆

١- مسند احمد الجزء الخامس ، ص ٢٧٨

فَضْلُ الْمُجَاهِدِيْنِ

مجاہدین کی فضیلت

مسئلہ ٦٥ جان اور مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا مجاہد سب سے افضل ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ رَبَّهُ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ ! لوگوں میں سے سب سے افضل کون ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "وہ مومن جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔" اس آدمی نے پھر پوچھا "یارسول اللہ ﷺ ! پھر کون؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "پھر وہ شخص جو کسی پہاڑ کی گھاٹی میں الگ ہوکر اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچائے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٦٦ سب لوگوں سے بہتر زندگی مجاہد کی زندگی ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ مُمْسِكٌ عِنَانَ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ يَبْتَغِي الْقَتْلَ وَالْمَوْتَ مَظَانَّهُ أَوْ رَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشَّعَفِ أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْأَوْدِيَةِ يُقِيمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتّٰى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

۱- كتاب الامارة باب فضل الجهاد والرباط

۲- كتاب الامارت باب فضل الجهاد والرباط

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "سب لوگوں سے بہتر زندگی اس آدمی کی ہے جو جہاد میں اپنے گھوڑے کی پیٹھ پر بیٹھ کر لگام تھامے ہوئے دوڑا پھرتا ہے جب کسی طرف سے (حملہ کا) شور یا گھبراہٹ کی آواز سنتا ہے تو قتل ہونے کے لئے اس طرف دوڑ پڑتا ہے موت کو موت کی جگہوں میں تلاش کرتا پھرتا ہے اور اس آدمی کی زندگی بھی بہتر ہے جو پہاڑ کی چوٹیوں میں سے کسی چوٹی پر یا پہاڑ کی وادیوں میں سے کسی وادی میں رہتا ہے نماز پڑھتا ہے زکاۃ ادا کرتا ہے اور موت تک اللہ کی بندگی کرتا ہے لوگوں میں سے اس شخص کے علاوہ کوئی دوسرا خیر پر نہیں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٦٧ مجاہد جب تک جہاد میں رہتا ہے اسے مسلسل روزے رکھنے، مسلسل قیام کرنے، ہر وقت اللہ سے ڈرنے، مسلسل رکوع کرنے اور مسلسل سجدہ کرنے والے عابد کے برابر ثواب ملتا ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْخَاشِعِ الرَّاكِعِ السَّاجِدِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (١) (صحيح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے مجاہد فی سبیل اللہ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی (مسلسل) روزے رکھے، (مسلسل) قیام کرے (ہر وقت) اللہ سے ڈرے، (مسلسل) حالت رکوع میں رہے (مسلسل) سجدے میں پڑا رہے۔ اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٦٨ مجاہد کے اجر و ثواب کو کوئی دوسرا نہیں پہنچ سکتا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ قَالَ فَأَعَادُوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ وَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِآيَاتِ اللَّهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلَاةٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ تَعَالَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٢)

١- صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ٢٩٣٠

٢- كتاب الجهاد باب فضل الشهادة في سبيل الله

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے کہا گیا "جہاد کے برابر کونسا عمل ہے
" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم اس کی طاقت نہیں رکھتے" صحابہ کرامؓ نے دو یا تین بار یہ سوال کیا، تو
پ ﷺ نے یہی جواب ارشاد فرمایا تیسری بار آپ ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی کہ "مجاہد کی مثال اس
خص کی سی ہے جو (مسلسل) روزے رکھے (مسلسل) اللہ کے حضور قیام کرے ، اللہ تعالیٰ کی
رمانبرداری کرے نہ روزہ ترک کرے نہ قیام چھوڑے یہاں تک کہ وہ جہاد سے واپس لوٹ آئے۔"
ے مسلم نے روایت کیا ہے۔

سئلہ ٦٩ مجاہد کی مدد کرنا اللہ کے ذمہ ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللَّهِ عَوْنُهُمْ
مُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ
اهُ التِّرْمِذِيُّ (١)
(حسن)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تین آدمیوں کی مدد کرنا اللہ کے ذمہ
ے ا۔ مجاہد فی سبیل اللہ ۲۔ غلام جو اپنی قیمت ادا کرنے کے لئے کتابت (یعنی معاہدہ) کرنا چاہتا ہے
کہ آزادی حاصل کر سکے) ۳۔ گناہ سے بچنے کے لئے نکاح کرنے والا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا
ے۔

سئلہ ٧٠ تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ ضمانت دیتا ہے
ا۔ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا ۲۔ مسجد میں نماز کے لئے جانے والا ۳۔ اپنے گھر میں سلام کہہ کر داخل ہونے والا

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ضَامِنٌ
ى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلٌ خَرَجَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ
دْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ فَهُوَ ضَامِنٌ
ى اللَّهِ حَتَّى يَتَوَفَّاهُ فَيُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرُدَّهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ وَغَنِيمَةٍ وَرَجُلٌ دَخَلَ بَيْتَهُ
سَلَامٍ فَهُوَ ضَامِنٌ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (٢)
(صحیح)

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "تین آدمی اللہ تعالیٰ کی

حيح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثانی رقم الحديث ١٣٥٢ ٢- صحيح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحديث ٢١٧٨

ضمانت میں ہیں پہلا وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لئے نکلا اللہ تعالیٰ کا ذمہ ہے کہ اگر وہ فوت ہوجائے تو اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے یا (اگر زندہ رہے تو) اسے ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ گھر واپس پہنچا دے۔ دوسرا وہ آدمی جو مسجد (میں نماز پڑھنے) کے لئے نکلا' اللہ تعالیٰ کا ذمہ ہے کہ اگر وہ فوت ہوجائے تو اسے جنت میں داخل فرمائے یا (اگر زندہ رہے تو) اسے اجر و ثواب کے ساتھ گھر واپس پہنچا دے۔ تیسرا وہ شخص جو سلام کہہ کر اپنے گھر میں داخل ہو وہ بھی اللہ کی ضمانت میں ہے۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۱ میدان جنگ میں کافر کو مارنے والا مجاہد کبھی جہنم میں نہیں جائے گا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجْتَمِعُ كَافِرٌ وَقَاتِلُهُ فِي النَّارِ أَبَدًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کافر اور اس کا قاتل (مسلمان) جہنم میں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۲ جہاد سے کامیاب واپس لوٹنے والا مجاہد اللہ کا مہمان ہوتا ہے جس کی دعاء اللہ قبول فرماتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغَازِي فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللّٰهِ دَعَاهُمْ فَأَجَابُوهُ وَسَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۲) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا' حاجی اور عمرہ کرنے والا تینوں اللہ کے مہمان ہیں اللہ نے بلایا تو وہ آگئے' لہٰذا جب وہ اللہ سے دعا کریں گے تو اللہ انہیں عطا فرمائے گا۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۳ مجاہدین کی خواتین کی حرمت مسلمانوں کی ماؤں کے برابر ہے

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُرْمَةُ نِسَاءِ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ كَحُرْمَةِ أُمَّهَاتِهِمْ وَمَا مِنْ رَجُلٍ مِنَ الْقَاعِدِينَ يَخْلُفُ رَجُلًا مِنَ الْمُجَاهِدِينَ فِي أَهْلِهِ فَيَخُونُهُ فِيهِمْ إِلَّا وُقِفَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ مِنْ عَمَلِهِ مَا شَاءَ فَمَا ظَنُّكُمْ رَوَ...

۱۔ كتاب الامارة، باب من قتل كافراً ثم اسلد

۲۔ صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ۲۳۳۹

مُسْلِمٌ (١)

حضرت بریدہ ﷜ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "مجاہدین کی عورتوں کی حرمت جہاد سے پیچھے رہنے والوں کے لئے ایسی ہے جیسی ان کی ماؤں کی حرمت۔ اور جو شخص جہاد سے پیچھے رہ کر مجاہدین کے اہل و عیال کی خبر گیری کرے اور پھر اس میں خیانت کرے (یعنی مجاہدین کی خواتین کی حرمت پامال کرے) تو وہ قیامت کے روز اللہ کے حضور کھڑا کیا جائے گا اور مجاہد اس کے اعمال میں سے جو چاہے گا لے لے گا۔ پس تمہارا کیا خیال ہے ؟ (یعنی خائن کے نامہ اعمال میں کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔)" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٧٤ مجاہد کے لئے شہید ہونے کی صورت میں جنت کی ضمانت اور زندہ رہنے کی صورت میں بھرپور ثواب اور مال غنیمت کی ضمانت ہے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَكَفَّلَ اللَّهُ لِمَنْ جَاهَدَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَّا جِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ وَتَصْدِيقُ كَلِمَتِهِ بِأَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ يَرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ مَعَ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٢)

حضرت ابوہریرہ ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اپنے گھر سے جہاد فی سبیل اللہ کے لئے نکلے اور اللہ تعالیٰ کے ارشادات کی تصدیق کرے اللہ تعالیٰ ایسے مجاہد کو (قتل ہونے کی صورت میں) جنت میں داخل ہونے کی ضمانت دیتا ہے یا (زندہ رہنے کی صورت میں) اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ اسے اسی گھر میں جہاں سے وہ نکلا تھا بھرپور اجر اور مال غنیمت کے ساتھ واپس لائے گا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٧٥ سمندر میں سفر کرنے والے مجاہد کو قے آئے تو ایک شہید کا ثواب ملتا ہے اگر ڈوب جائے تو دو شہیدوں کا ثواب ملتا ہے

عَنْ أُمِّ حَرَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ الْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْءُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ وَالْغَرِقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (٣) (حسن)

١- كتاب الامارة باب حرمة نساء المجاهدين

٢- كتاب الامارة باب فضل الجهاد والخروج في سبيل الله

٣- صحيح سنن ابي داؤد للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ٢١٧٧

حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جو شخص (جہاد یا حج کے لئے) سمندر پر سوار ہو اور اسے قے آئے تو اس کے لئے ایک شہید کا ثواب ہے اور اگر وہ سمندر میں ڈوب جائے تو اس کے لئے دو شہیدوں کا ثواب ہے۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

**

فَضْـلُ إعَانَـةِ الْمُجَـاهِدِيْن

مجاہدین کی مدد کرنے کی فضیلت

مسئلہ ٧٦ مجاہد کو جہاد کے لئے اخراجات دینے والے کو دوہرا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **لِلْغَازِي أَجْرُهُ وَلِلْجَاعِلِ أَجْرُهُ وَأَجْرُ الْغَازِي** رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (١) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جہاد کے لئے نکلنے والے کو اپنے جہاد کا ثواب ملے گا اور جہاد پر کسی کو (خرچ دے کر) بھیجنے والے کو خرچ دینے کا ثواب بھی ملے گا اور اس (بھیجے گئے) شخص کے جہاد کا ثواب بھی ملے گا۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٧٧ مجاہدین کا سامان تیار کرنے والے یا مجاہدین کے گھر بار کی خبر گیری کرنے والے کو بھی جہاد کا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ **مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٢)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے اللہ کی راہ میں نکلنے والے مجاہد کا سامان تیار کیا اس نے بھی جہاد کیا اور جس نے مجاہد کے جانے کے بعد اس کے گھر بار کی خبر گیری کی اس نے بھی جہاد کیا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ بَعْثًا إِلَى بَنِي

١ـ صحيح سنن أبي داؤد للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ٢٢٠٣

٢ـ كتاب الامارة باب فضل إعانة الغازى

لحْيَانَ مِنْ هُذَيْلٍ فَقَالَ لِيَنْبَعِثْ مِنْ كُلِّ رَجُلَيْنِ أَحَدُهُمَا وَالْأَجْرُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ہذیل کی شاخ بنو لحیان کی طرف ایک لشکر بھیجا اور فرمایا "ہر گھر کے دو مردوں میں سے ایک جہاد کے لئے نکلے (اور دوسرا گھر کی حفاظت کے لئے بیٹھا رہے) اور ثواب میں دونوں شریک ہوں گے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۸ مجاہد کی راہنمائی کرنے والے کو بھی جہاد میں شرکت کا ثواب ملتا ہے۔

عَنْ اِبْنِ مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي أُبْدِعَ بِي فَاحْمِلْنِي فَقَالَ مَا عِنْدِي فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَا أَدُلُّهُ عَلَى مَنْ يَحْمِلُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلَى خَيْرٍ فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ فَاعِلِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا "میری سواری گم ہوگئی مجھے (جہاد میں جانے کے لئے سواری دیجئے)" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "میرے پاس تو سواری نہیں ہے۔" ایک آدمی نے عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! میں اسے ایسے شخص کا پتہ بتا دیتا ہوں جو اسے سواری مہیا کردے گا۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جو شخص نیکی کے کام میں کسی کی راہنمائی کرے گا اسے اتنا ہی ثواب ملے گا' جتنا نیکی کرنے والے کو۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۷۹ جہاد کرنے والے مجاہد کا سامان مہیا کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا جہاد کرنے والے کو۔

عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَجْرِ الْغَازِي شَيْئًا رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ (۳)

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے اللہ کی راہ میں لڑنے والے غازی کو سامان مہیا کیا اسے بھی اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا غازی کو اور غازی کے اپنے ثواب میں سے کوئی کمی نہیں کی جائے گی۔" اسے ابن ماجہ نے روایت

---

۱ – كتاب الامارة باب فضل إعانة الغازي ۲ – كتاب الامارة باب فضل إعانة الغازي ۳–صحيح سنن ابن ماجه للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ۲۲۹

فَضْلُ الشَّهِيْدِ

شہید کی فضیلت

مسئلہ ۸۰ اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے جنت کا بلند ترین درجہ جنت الفردوس پائیں گے ۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ قَالَ يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ[1]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام ربیع جو کہ حارثہ بن سراقہ کی والدہ تھیں رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ ! مجھے حارثہ کے بارے میں بتائیے وہ کہاں ہے ؟حارثہ بدر کے دن اچانک تیر لگنے سے مارے گئے تھے' اگر وہ جنت میں ہے تو مجھے صبر آجائے گا اور اگر جنت میں نہیں تو میں دل کھول کر رو لوں گی۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اے ام حارثہ ! جنت میں درجہ بدرجہ کئی باغ ہیں اور تیرا بیٹا سب سے اعلیٰ باغ فردوس میں ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۱ شہداء کی روحیں سبز پرندوں کی شکل میں ایسی قندیلوں میں رہتی ہیں جو عرش الٰہی سے لٹک رہی ہیں۔

مسئلہ ۸۲ شہداء کی روحیں جب چاہیں جنت کی سیر کر سکتی ہیں۔

مسئلہ ۸۳ شہداء کی روحیں دنیا میں دوبارہ آکر شہید ہونے کی خواہش کرتی ہیں۔

۱۔ کتاب الجهاد باب من اتاه سهم غرب

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ سَأَلْنَا عَبْدَ اللَّهِ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ (وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ) قَالَ أَمَا إِنَّا قَدْ سَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَرْوَاحُهُمْ فِي جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَاءَتْ ثُمَّ تَأْوِي إِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ فَاطَّلَعَ إِلَيْهِمْ رَبُّهُمُ اطِّلَاعَةً فَقَالَ هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا قَالُوا أَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِي وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا فَفَعَلَ ذَلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا رَأَوْا أَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ أَنْ يُسْأَلُوا قَالُوا يَا رَبِّ نُرِيدُ أَنْ تَرُدَّ أَرْوَاحَنَا فِي أَجْسَادِنَا حَتَّى نُقْتَلَ فِي سَبِيلِكَ مَرَّةً أُخْرَى فَلَمَّا رَأَى أَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوا ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کا مطلب پوچھا ترجمہ ="جولوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق دیئے جاتے ہیں۔" (سورہ آل عمران آیت نمبر۱۶۹) تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے اس آیت کا مطلب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کی شکل میں ایسی قندیلوں میں رہتی ہیں جو عرش الٰہی سے لٹکی ہوئی ہیں جب چاہتی ہیں جنت میں سیر کے لئے چلی جاتی ہیں۔ پھر ان قندیلوں میں واپس آجاتی ہیں۔ ایک بار ان کے رب نے ان کی طرف توجہ فرمائی اور پوچھا "تمہاری کوئی خواہش ہے؟" شہداء کی ارواح نے جواب دیا "ہم جہاں چاہیں جنت کی سیر کرتی ہیں ہمیں اور کیا چاہیئے ؟" اللہ تعالیٰ نے تین مرتبہ ان سے یہی سوال دریافت کیا پھر جب شہداء کی ارواح نے دیکھا کہ جواب دیئے بغیر چھٹکارا نہیں تب انہوں نے جواب دیا "اے ہمارے رب ! ہم چاہتی ہیں کہ ہماری ارواح کو ہمارے اجسام میں لوٹا دے یہاں تک کہ ہم تیری راہ میں دوبارہ قتل کی جائیں۔" جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ ان کی کوئی خواہش نہیں تو انہیں چھوڑ دیا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۴ شہادت کے وقت خون بہتے ہی شہید کے سارے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

مسئلہ ۸۵ شہید کو شہادت کے وقت جنت میں اس کا مقام دکھا دیا جاتا ہے۔

مسئلہ ۸۶ شہید قیامت کے روز اپنے قریبی اعزہ میں سے ستر افراد کی

---

۱ - كتاب الامارة باب فى بيان ان ارواح الشهداء فى الجنة

سفارش کر سکے گا۔

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِب عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ سِتُّ خِصَالٍ يَغْفِرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دُفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ وَيُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَيُحَلَّى حُلَّةَ الْإِيمَانِ وَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ إِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهِ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَة[1] (صحيح)

حضرت مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کے نزدیک شہید کو چھ فضیلتیں حاصل ہیں ۱۔ اس کا خون گرتے ہی اللہ اس کے گناہ معاف کردیتا ہے ۲۔ جنت میں اسے اس کامقام دکھا دیا جاتا ہے ۳۔ عذاب قبر سے بچایا جاتا ہے ۴۔ قیامت کے روز بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہتا ہے ۵۔ ایمان کا لباس پہنایا جاتا ہے اور موٹی آنکھوں والی حوروں سے اس کا نکاح کیا جاتا ہے ۶۔ (قیامت کے روز) اسے اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے ستر آدمیوں کی سفارش کا حق دیا جاتا ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۷ شہید ، شہادت کے بعد اپنے اعزہ و اقارب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کئے گئے انعام و اکرام سے آگاہ کرنے کی خواہش کرتا ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يَقُولُ: لَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ يَوْمَ أُحُدٍ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ أَلَا أُخْبِرُكَ مَا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأَبِيكَ قُلْتُ بَلَى قَالَ مَا كَلَّمَ اللَّهُ أَحَدًا إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ وَكَلَّمَ أَبَاكَ كِفَاحًا فَقَالَ يَا عَبْدِي تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ قَالَ يَا رَبِّ تُحْيِينِي فَأُقْتَلُ فِيكَ ثَانِيَةً قَالَ إِنَّهُ سَبَقَ مِنِّي أَنَّهُمْ إِلَيْهَا لَا يُرْجَعُونَ قَالَ يَا رَبِّ فَأَبْلِغْ مَنْ وَرَائِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الْآيَةَ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا) (بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ) رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَة[2] (حسن)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں احد کے دن جب عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے جابر ! کیا میں تجھے وہ بات نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ سے کی ہے ؟" میں نے عرض کیا "کیوں نہیں ؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اللہ تعالیٰ نے کسی شخص

۱- صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ۲۲۵۷ ۲- صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ۲۲۵۸

سے بغیر حجاب کے بات نہیں فرمائی لیکن تیرے باپ سے بغیر حجاب کے (یعنی براہ راست) گفتگو فرمائی ہے اور کہا ہے اے میرے بندے! جو چاہتے ہو مانگو میں تمہیں دوں گا" تمہارے باپ نے عرض کیا "اے میرے رب! مجھے دوبارہ زندہ فرما تاکہ میں دوبارہ تیری راہ میں مارا جاؤں۔" اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا "یہ بات تو ہماری طرف سے پہلے ہی طے ہوچکی ہے کہ مرنے کے بعد دنیا میں واپسی نہیں ہوگی۔" تیرے باپ نے پھر عرض کیا "اے میرے رب! اچھا تو میری طرف سے (اہل دنیا کو) میرا یہ پیغام (یعنی دوبارہ زندہ ہوکر شہید ہونے کی خواہش کرنا) پہنچادیجئے۔" تب اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی "جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہوجائیں انہیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق دیئے جاتے ہیں۔" (سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۶۹) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۸۸ شہید کو قیامت کے دن ایسا تاج پہنایا جائے گا جس میں لگا ہوا ایک موتی دنیا کی ساری دولت سے زیادہ قیمتی ہوگا۔

مسئلہ ۸۹ جنت میں ہر شہید کا بہتر (۷۲) حوروں سے نکاح کیا جائے گا۔

مسئلہ ۹۰ ہر شہید کو اپنے اقرباء میں سے ستر آدمیوں کی سفارش کرنے کا اختیار دیا جائے گا۔

عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِي كَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللَّهِ سِتُّ خِصَالٍ يُغْفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ زَوْجَةً مِنَ الْحُورِ الْعِينِ وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ مِنْ أَقَارِبِهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "شہید کی اللہ کے ہاں چھ فضیلتیں ہیں ا۔ شہید ہوتے ہی اس کے سارے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں اور جنت میں اسے (شہادت کے وقت ہی) اس کا مقام دکھا دیا جاتا ہے ۲۔ عذاب قبر سے اسے محفوظ رکھا جاتا ہے ۳۔ (قیامت کے روز) بڑی گھبراہٹ سے اسے محفوظ رکھا جائے گا ۴۔ اس کے سر پر عزت کا ایسا تاج رکھا جائے گا جس میں لگا ہوا ایک یاقوت دنیا اور اس میں موجود ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہوگا ۵۔ (جنت میں)

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۱۳۵۸

اس کا نکاح بہتر(۷۲) موٹی آنکھوں والی حوروں سے کیا جائے گا۔۶۔ اور وہ اپنے ستر(۷۰) اعزہ و اقارب کی سفارش کر سکے گا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۱ قیامت کے روز شہید اس حال میں آئے گا کہ اس کا خون تر و تازہ ہو گا جس سے کستوری کی خوشبو آ رہی ہو گی۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو اور اللہ خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں زخمی ہوا ہے وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کے خون کا رنگ تو خون جیسا ہی ہو گا لیکن اس سے کستوری کی خوشبو آ رہی ہو گی۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۲ شہید، شہادت کے بعد سیدھا جنت میں جاتا ہے۔

قَالَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ أَخْبَرَنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رِسَالَةِ رَبِّنَا **مَنْ قُتِلَ مِنَّا صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہمیں ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے رب کے اس پیغام سے آگاہ فرمایا کہ "ہم میں سے جو شخص (اللہ کی راہ میں) قتل کیا جائے گا وہ جنت میں جائے گا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۳ جنت میں سب سے زیادہ خوبصورت گھر شہداء کے ہیں۔

عَنْ سَمُرَةَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا قَالَا أَمَّا هَذِهِ الدَّارُ**

۱- كتاب الجهاد باب من يجرح في سبيل الله

۲- كتاب الجهاد باب الجنة تحت بارقة السيوف

فَدَارُ الشُّهَدَاءِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میں نے آج رات (خواب میں) دیکھا کہ دو شخص آئے اور مجھے ایک درخت پر چڑھا کر لے گئے پھر ایک خوبصورت اور بہترین گھر میں لے گئے جس سے زیادہ خوبصورت گھر میں نے نہیں دیکھا ان دونوں آدمیوں نے مجھے بتایا کہ یہ گھر شہیدوں کا ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۴ شہید پر فرشتے اپنے پروں سے سایہ کرتے ہیں۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ جِيءَ بِأَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ مُثِّلَ بِهِ وَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَذَهَبْتُ أَكْشِفُ عَنْ وَجْهِهِ فَنَهَانِي قَوْمِي فَسَمِعَ صَوْتَ نَائِحَةٍ فَقِيلَ ابْنَةُ عَمْرٍو أَوْ أُخْتُ عَمْرٍو فَقَالَ لِمَ تَبْكِي أَوْ لَا تَبْكِي مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ (احد کے روز) میرے والد کی میت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لائی گئی کافروں نے ان کے جسم کا مثلہ کردیا تھا (یعنی ناک کان کاٹ ڈالے تھے) جب جنازہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے رکھا گیا تو میں اپنے والد کے چہرے سے بار بار پردہ ہٹاتا تو لوگوں نے مجھے منع کیا اتنے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے رونے کی آواز سنی پتہ چلا کہ وہ عمرو (مقتول کے باپ) کی بیٹی یا بہن تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا "کیوں روتی ہو؟" یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "نہ رو' عبداللہ پر تو فرشتے اپنے پروں سے سایہ کئے ہوئے ہیں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۵ شہید کو شہادت کے وقت صرف چیونٹی کے کاٹنے کے برابر تکلیف ہوتی ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشَّهِيدُ لَا يَجِدُ مَسَّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمُ الْقَرْصَةَ يُقْرَصُهَا رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۳) (صحیح)

۱- کتاب الجهاد باب درجات المجاهدين في سبيل الله
۲- کتاب الجهاد باب ظل الملائكة على الشهيد
۳- صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ۲۹۶۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "شہید کو شہادت کے وقت اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جتنی تم میں سے کسی کو چیونٹی کے کاٹنے کے وقت ہوتی ہے۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۶ دو قطرے اللہ کو بہت محبوب ہیں پہلا وہ قطرہ جو اللہ کے ڈر سے آنکھوں سے نکلے دوسرا خون کا وہ قطرہ جو اللہ کی راہ میں بہے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ قَطْرَةٌ مِنْ دُمُوعٍ فِي خَشْيَةِ اللّٰهِ وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهَرَاقُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَمَّا الْأَثَرَانِ فَأَثَرٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَأَثَرٌ فِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کو دو قطروں سے زیادہ محبوب کوئی قطرہ نہیں اور دو نشانوں سے زیادہ محبوب کوئی نشان نہیں دو قطروں میں سے پہلا قطرہ وہ قطرہ ہے جو اللہ کے ڈر سے آنکھ سے نکلے اور دوسرا قطرہ خون کا وہ قطرہ ہے جو اللہ کی راہ میں (انسان کے جسم سے) بہے دو نشانوں میں سے پہلا نشان وہ جو (جسم پر) اللہ کی راہ میں پڑے (مثلاً دشمن کی مار سے یا گرنے سے چوٹ آجائے یا تیر' تلوار یا گولی وغیرہ سے زخم آئے) دوسرا وہ نشان جو فرائض ادا کرنے میں پڑے (مثلاً سردی میں وضو کرنے سے پاؤں پھٹ جائیں یا سجدہ کرنے سے ماتھے پر نشان پڑ جائے وغیرہ)۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۷ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید کے جنت میں جانے کی گواہی دی ہے۔

عَنْ حَسْنَاءَ بِنْتِ مُعَاوِيَةَ قَالَتْ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فِي الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ وَالشَّهِيْدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْمَوْلُوْدُ فِي الْجَنَّةِ وَالْوَئِيْدُ فِي الْجَنَّةِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۲) (صحیح)

حضرت حسناء بنت معاویہ رحمہا اللہ کہتی ہیں ہم سے میرے چچا نے یہ حدیث بیان کی کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا "جنت میں کون کون جائے گا؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "نبی (یقینی طور پر) جنت میں جائے گا' شہید (یقینی طور پر) جنت میں جائے گا' نومولود (یقینی طور پر) جنت میں جائے گا اور زندہ درگور کی گئی لڑکی (یقینی طور پر) جنت میں جائے گی۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۱۳۶۳ ۲- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۲۵۵

مسئلہ ۹۸ قرض کے علاوہ شہید کے تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ قرض کے علاوہ شہید کے سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۹۹ شہید ' شہادت کے بعد بار بار دنیا میں آکر شہید ہونے کی تمنا کرتا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جو شخص جنت میں جاتا ہے وہ دنیا میں واپس آنا کبھی پسند نہیں کرتا خواہ اسے روئے زمین کی ساری دولت دے دی جائے۔ البتہ شہید دنیا میں واپس آنا چاہتا ہے اور شہادت کے عوض اسے جو عزت حاصل ہوتی ہے اس کی بناء پر چاہتا ہے کہ دس بار اللہ کی راہ میں شہید ہو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۰ شہادت کی موت طلب کرنے کی فضیلت۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۳) (صحيح)

حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص اللہ عزوجل سے سچے دل سے شہادت طلب کرے اللہ تعالیٰ اسے شہادت کے درجات عطا فرمائے گا خواہ وہ اپنے بستر پر (طبعی موت) پر مرے۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۱ رسول اکرم ﷺ نے بار بار شہید ہونے کی تمنا فرمائی ہے۔

۱- كتاب الامارة باب بيان ما اعده الله تعالى للمجاهد في الجنة
۲- كتاب الجهاد باب تمنى المجاهد ان يرجع الى الدنيا
۳- صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ٢٩٦٤

أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لَا تَطِيبُ أَنْفُسُهُمْ أَنْ يَتَخَلَّفُوا عَنِّي وَلَا أَجِدُ مَا أَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ عَنْ سَرِيَّةٍ تَغْزُو فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ [1] رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مسلمانوں کو اس بات سے دکھ نہ پہنچتا کہ میں انہیں چھوڑ کر جہاد کے لئے نکل جاؤں (تو ضرور ایسا کرتا) اور میرے پاس اتنی سواریاں نہیں کہ ہر آدمی کو اپنے ساتھ لے جا سکوں (اگر میں ایسا کر سکتا تو) میں جہاد فی سبیل اللہ کرنے والی کسی بھی فوجی مہم کے پیچھے نہ رہتا قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں ' پھر زندہ کیا جاؤں 'پھر قتل کیا جاؤں 'پھر زندہ کیا جاؤں 'پھر قتل کیا جاؤں ۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ١٠٢ شہداء فرشتوں سے افضل ہیں۔

مسئلہ ١٠٣ شہداء بلا حساب جنت میں جائیں گے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِنَّ أَوَّلَ ثُلَّةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ الْفُقَرَاءُ الْمُهَاجِرُوْنَ الَّذِيْنَ تُتَّقٰى بِهِمُ الْمَكَارِهُ إِذَا أُمِرُوْا سَمِعُوْا وَ أَطَاعُوْا وَ إِنْ كَانَتْ لِرَجُلٍ مِنْهُمْ حَاجَةٌ إِلَى السُّلْطَانِ لَمْ تُقْضَ لَهُ حَتّٰى يَمُوْتَ وَ هِيَ فِيْ صَدْرِهِ فَإِنَّ اللّٰهَ يَدْعُوْا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْجَنَّةَ فَتَأْتِيْ بِزُخْرُفِهَا وَ زِيْنَتِهَا فَيَقُوْلُ أَيْنَ عِبَادِيَ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ أُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ جَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ ؟ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَدْخُلُوْنَهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلاَ عَذَابٍ فَتَأْتِي الْمَلاَئِكَةُ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا نَحْنُ نُسَبِّحُ لَكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَ نُقَدِّسُ لَكَ مَنْ هٰؤُلاَءِ الَّذِيْنَ آثَرْتَهُمْ عَلَيْنَا ؟ فَيَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى هٰؤُلاَءِ الَّذِيْنَ قَاتَلُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَ أُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ فَتَدْخُلُ عَلَيْهِمُ الْمَلاَئِكَةُ مِنْ كُلِّ بَابٍ (سَلاَمٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ) رَوَاهُ الْحَاكِمُ [2] (صحیح)

١ - كتاب الجهاد باب تمنى الشهادة

٢- مستدرك حاكم الجزء الثانى رقم الصفحه ٧١

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جنت میں سب سے پہلے داخل ہونے والی جماعت مساکین مہاجرین کی ہوگی جو مصیبتوں اور آزمائشوں میں مبتلا رہے جب کوئی حکم ملا' تو اسے سنا اور اس پر عمل کیا ان میں سے اگر کسی کو بادشاہ وقت سے کوئی کام تھا تو موت تک وہ پورا نہ ہوسکا اور وہ خواہش اس کے دل میں ہی رہی - (ان کے داخل ہونے کے بعد) قیامت کے دن اللہ تعالیٰ جنت کو طلب فرمائے گا اور جنت اپنی تمام تر زیب و زینت کے ساتھ حاضر ہوگی اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا"میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے اللہ کی راہ میں لڑائی کی اور قتل کئے گئے' اللہ کی راہ میں تکلیفیں برداشت کیں اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا ؟" (وہ حاضر ہوں گے اور انہیں کہا جائے گا) جنت میں داخل ہوجاؤ پس وہ بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل ہوجائیں گے- فرشتے بارگاہ ایزدی میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے "اے ہمارے پروردگار ! ہم دن رات تیری تسبیح و تقدیس کرتے ہیں یہ کون لوگ ہیں جنہیں تو نے ہم پر فضیلت عطا فرمائی ہے ؟" اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا"یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے میری راہ میں جہاد کیا' میری راہ میں تکلیفیں برداشت کیں-" پھر فرشتے ہر ہر دروازے سے ان کے پاس حاضر ہوں گے اور یہ کہہ کر سلام پیش کریں گے "تم پر سلامتی ہو اس صبر کے بدلے میں جو تم نے دنیا میں کیا آخرت کے گھر کا بدلہ کتنا اچھا ہے-" (سورۃ رعد آیت نمبر ۲۴) اسے حاکم نے روایت کیا ہے-

مسئلہ ۱۰۴ حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہادت کے لئے درج ذیل دعاء مانگا کرتے تھے-

قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي شَهَادَةً فِي بَلَدِ رَسُولِكَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ (شہادت کے لئے یوں) دعا فرماتے "اے اللہ ! مجھے اپنے رسول کے شہر (مدینہ) میں شہادت عطا فرما-" اسے بخاری نے روایت کیا ہے-

❋❋

۱- كتاب الجهاد باب الدعاء بالجهاد والشهادة

فَضْلُ الرِّبَاطِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ

اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت

مسئلہ ١٠٥ اللہ کی راہ میں ایک دن اور ایک رات پہرہ دینے کا ثواب ایک ماہ مسلسل دن کا روزہ رکھنے اور رات کو قیام کرنے کے برابر ہے۔

مسئلہ ١٠٦ پہرہ دیتے ہوئے مرنے والے مجاہد کو مذکورہ ثواب قیامت تک ملتا رہے گا نیز وہ قبر اور حشر کے فتنوں سے بھی محفوظ رہے گا۔

عَنْ سَلْمَانَ الْخَيْرِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَابَطَ يَوْمًا وَلَيْلَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كَانَ لَهُ كَأَجْرِ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَمَنْ مَاتَ مُرَابِطًا أُجْرِيَ لَهُ مِثْلُ ذَلِكَ مِنَ الْأَجْرِ وَأُجْرِيَ عَلَيْهِ الرِّزْقُ وَأَمِنَ مِنَ الْفَتَّانِ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (١) (صحيح)

حضرت سلیمان خیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے جہاد فی سبیل اللہ کے دوران ایک دن اور ایک رات (یعنی چوبیس گھنٹے) پہرہ دیا اس کے لئے ایک ماہ کے صیام اور قیام کا اجر ہے اور جو کوئی پہرہ دیتے مرگیا اس کے لئے (مذکورہ) اجر قیامت تک جاری رہے گا اور اسے برابر رزق بھی ملتا رہے گا اور وہ دو فتنوں (یعنی قبر اور حشر) سے بھی محفوظ رہے گا۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ مُرَابِطًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَجْرَى عَلَيْهِ أَجْرَ عَمَلِهِ الصَّالِحِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ وَأَجْرَى عَلَيْهِ رِزْقَهُ وَأَمِنَ مِنَ الْفَتَّانِ وَبَعَثَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ آمِنًا مِنَ الْفَزَعِ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ (٢) (صحيح)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص فی سبیل اللہ پہرہ

١- صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ٢٩٦٩ ٢- صحيح سنن ابن ماجة للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ٢٢٣٤

دیتے ہوئے مرا اس کے نیک اعمال جو وہ کیا کرتا تھا (مثلا نماز ' روزہ ' تلاوت اور عبادت ودیگر اوراد و وظائف وغیرہ) کا اجر اسے (مسلسل قیامت تک) ملتا رہے گا ' اسے رزق بھی جاری کیا جائے گا اور وہ دو فتنوں سے بھی محفوظ رہے گا اور قیامت کے دن اللہ تعالی اسے اس حال میں اٹھائے گا کہ وہ (اس دن کی) گھبراہٹ سے محفوظ ہوگا۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **كُلُّ الْمَيِّتِ يُخْتَمُ عَلَى عَمَلِهِ إِلَّا الْمُرَابِطَ فَإِنَّهُ يَنْمُو لَهُ عَمَلُهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيُؤَمَّنُ مِنْ فَتَّانِ الْقَبْرِ** رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (صحيح)

حضرت فضالہ بن عبید ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مرنے کے بعد ہر شخص کے عمل کی مہلت ختم ہوجاتی ہے سوائے پہریدار کے ' اس کے عمل کا ثواب قیامت تک جاری رکھا جاتا ہے اور اسے قبر کے فتنے سے بھی محفوظ رکھا جاتا ہے۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۷ پہرہ دینے کے لئے جاگنے والی آنکھ جہنم میں نہیں جائے گی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ **عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ** رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ (۲) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی ایک وہ آنکھ جو اللہ کے خوف سے روئی دوسری وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں رات پہرہ دیتے ہوئے گذاری۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۰۸ اللہ کی راہ میں ایک دن کے لئے پہرہ دینا روئے زمین کی ساری دولت سے افضل ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَرَوْحَةٌ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ لَغَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا** رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ (۳) (صحيح)

۱- صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث ۲۱۸۲
۲- صحيح سنن الترمذى للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث ۱۳۳۸
۳- صحيح سنن الترمذى للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث ۱۳٦۰

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کا پہرہ دینا' دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سب سے بہتر ہے ' اللہ کی راہ میں کسی آدمی کا صبح یا شام کے وقت چلنا دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سب سے بہتر ہے - نیز تم میں سے کسی جنتی کی جنت میں لاٹھی رکھنے والی جگہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سب سے بہتر ہے -" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے-

مسئلہ ۱۰۹ **اللہ کی راہ میں ایک دن کے لئے پہرہ دینے کا ثواب گھروں میں پہرہ دینے سے ہزار درجہ افضل ہے-**

عَنْ عُثْمَانَ عَنْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ **رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ يَوْمٍ فِيمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ** رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ (۱) (حسن)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ کی راہ میں ایک دن کے لئے پہرہ دینا گھروں میں ہزار دن پہرہ دینے سے زیادہ افضل ہے-" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے-

مسئلہ ۱۱۰ **اللہ کی راہ میں ایک رات کا پہرہ دینا ہزار راتوں کی عبادت سے افضل ہے-**

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ **حَرَسُ لَيْلَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ تَعَالَى أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ لَيْلَةٍ يُقَامُ لَيْلُهَا وَيُصَامُ نَهَارُهَا** رَوَاهُ أَحْمَدُ (۲)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "اللہ کی راہ میں ایک رات کا پہرہ دینا ایسی ہزار راتوں سے افضل ہے- جن کی راتوں میں قیام کیا جائے اور جن کے دنوں میں روزے رکھے جائیں -" اسے احمد نے روایت کیا ہے-

★★

أَهَمِّيَّةُ الْجِهَادِ

جہاد کی اہمیت

مسئلہ ۱۱۱ جس شخص نے کبھی جہاد میں حصہ نہ لیا نہ ہی کبھی اس کے دل میں جہاد کی خواہش پیدا ہوئی وہ نفاق کے ایک درجہ میں مرے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس حالت میں مرا کہ اس نے کسی جہاد میں حصہ نہ لیا اور نہ ہی کبھی اس کے دل میں جہاد کی خواہش پیدا ہوئی۔ وہ نفاق کے ایک حصہ پر مرا۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۲ جس شخص نے کبھی جہاد میں حصہ نہ لیا اور نہ ہی کبھی مجاہد کی مدد کی اللہ تعالیٰ اسے دنیا میں ہی سخت مصیبت میں مبتلا فرمادے گا۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يَغْزُ أَوْ يُجَهِّزْ غَازِيًا أَوْ يَخْلُفْ غَازِيًا فِي أَهْلِهِ بِخَيْرٍ أَصَابَهُ اللَّهُ بِقَارِعَةٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۲) (حسن)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے نہ تو جہاد میں حصہ لیا نہ ہی غازی کا سامان تیار کیا نہ ہی غازی کے اہل و عیال کی خبر گیری کی اسے اللہ تعالیٰ کسی سخت مصیبت میں مبتلا فرمادے گا۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۳ ترک جہاد ان گناہوں میں سے ایک ہے جن کے باعث اللہ تعالیٰ

۱۔ کتاب الامارة باب ذم من مات و لم یغزو

۲۔ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۱۸۵

مسلمانوں پر ذلت مسلط فرما دیتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعِينَةِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَرَضِيتُمْ بِالزَّرْعِ وَتَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهُ حَتَّى تَرْجِعُوا إِلَى دِينِكُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ (۱) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے جب تم سودی لین دین کرنے لگو گے، گائے کی دم تھام لو گے (یعنی جانوروں سے محبت کرنے لگو گے) کھیتی باڑی میں مگن رہو گے اور جہاد چھوڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت مسلط کردے گا اور اس وقت تک اسے دور نہیں کرے گا جب تک تم اپنے دین (یعنی جہاد) کی طرف واپس نہ پلٹو گے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۴ جہاد ترک کرنے پر غیر مسلم اقوام مسلمانوں پر چڑھ دوڑیں گی۔

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزَعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ فَقَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ (۲) (صحيح)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "عنقریب غیر مسلم قومیں ایک دوسرے کو تمہارے خلاف (چڑھائی) کے لئے اس طرح بلائیں گی جس طرح کھانا کھانے والے (ایک دوسرے کو) دستر خوان کی طرف دعوت دیتے ہیں۔" (صحابہ کرامؓ میں سے کسی) کہنے والے نے عرض کیا "کیا ہم اس وقت تعداد میں کم ہوں گے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "نہیں بلکہ اس وقت تم تعداد میں بہت زیادہ ہوگے، لیکن تمہاری حیثیت ندی میں بہنے والی جھاگ کی سی ہوگی اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے دلوں سے تمہارا رعب ختم کردے گا اور تمہارے دلوں میں وھن ڈال دے گا۔" کہنے والے نے پھر عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ! یہ وھن کیا چیز ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "دنیا کی محبت اور موت کی ناپسندیدگی۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۱- صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث ۲۹۶۵

۲- صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث ۳۶۱۰

أَنْـوَاعُ الْجِهَـادِ

جہاد کی اقسام

مسئلہ ۱۱۵ جہاد کی تین قسمیں ہیں ۔ ا۔ مال کا جہاد ۔۲ ۔ جان کا جہاد۔۳۔ زبان کا جہاد۔

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **جَاهِدُوا الْمُشْرِكِينَ بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ وَأَلْسِنَتِكُم** رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ (۱) (صحيح)

حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''مشرکوں سے جہاد کرو اپنے مالوں کے ساتھ اپنی جانوں کے ساتھ اور اپنی زبانوں کے ساتھ۔'' اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

(۱) جِهَادُ الْمَالِ (مال سے جہاد)

مسئلہ ۱۱۶ جہاد میں خرچ کئے گئے مال کا اجر و ثواب سات سو گنا ملتا ہے۔

عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هٰذِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُ مِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو مسعود انصاری ؓ کہتے ہیں ایک آدمی نکیل سمیت اپنی اونٹنی لایا اور عرض کی ''یارسول اللہ ﷺ !) میں یہ اللہ کی راہ میں دیتا ہوں۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ''قیامت کے روز تمہیں اس کے بدلے میں سات سو اونٹنیاں ملیں گی اور ساری کی ساری نکیل والی ہوں گے۔'' اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱۔ صحيح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحديث ۲۱۸۶

۲۔ کتاب الامارة باب فضل الصدقة فی سبيل الله

مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ نَفَقَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ كُتِبَتْ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (١) (صحيح)

حضرت خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے اللہ کی راہ میں اپنا مال خرچ کیا اس کے لئے سات سو گنا اجر لکھا جاتا ہے۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۷ اپنے اہل و عیال پر خرچ کرنے کے بعد سب سے زیادہ ثواب اس خرچ کا ہے جو آدمی جہاد فی سبیل اللہ میں کرے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَفْضَلُ دِيْنَارٍ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى عِيَالِهِ وَ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ عَلَى فَرَسٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلَى أَصْحَابِهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (٢)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "(انفصار کے لئے) دینار خرچ کرنے کی بہترین جگہ اس کے اہل و عیال اور جہاد فی سبیل اللہ کے گھوڑے اور جہاد فی سبیل اللہ کے ساتھی (یعنی مجاہد) ہیں۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۱۸ جہاد فی سبیل اللہ کی مد میں خرچ کی گئی رقم باقی تمام صدقات کے مقابلے میں افضل ہے۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ قَالَ خِدْمَةُ عَبْدٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ ظِلُّ فُسْطَاطٍ أَوْ طَرُوقَةُ فَحْلٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ (٣) (حسن)

حضرت عدی بن حاتم طائی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا "یارسول اللہ ﷺ ! کونسا صدقہ سب سے افضل ہے؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "اللہ کی راہ میں خادم مہیا کرنا یا اللہ کی راہ میں سایہ کرنے کے لئے خیمہ مہیا کرنا یا نوجوان اونٹنی اللہ کی راہ میں پیش

١- صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ٢٩٨٥
٢- كتاب الجهاد باب فضل النفقة في سبيل الله تعالى
٣- صحيح سنن الترمذى للالبانى الجزء الثاني رقم الحديث ١٣٢٧

کرنا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 119 اللہ کی راہ میں جوڑا (مثلاً دو گھوڑے یا دو اونٹ یا دو ہزار روپے دو لاکھ روپے) خرچ کرنے والے کو قیامت کے دن جنت کے تمام دروازوں سے داخل ہونے کے لئے پکارا جائے گا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ دَعَتْهُ خَزَنَةُ الْجَنَّةِ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا فُلَانُ هَلُمَّ فَادْخُلْ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ذَاكَ الَّذِي لَا تَوَى عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ (صحيح) رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس نے اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کیا اسے جنت کے خازن تمام دروازوں سے بلائیں گے اے فلاں "آؤ اس دروازے سے (جنت میں داخل ہو۔)" حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "یا رسول اللہ ﷺ ! ایسے شخص کو تو کوئی نقصان اور خسارہ نہیں (جوڑا خرچ کرنے میں)" رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے امید ہے تم انہیں لوگوں میں سے ہوگے۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۰ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے کے لئے فرشتے دعاء خیر کرتے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُولُ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "لوگوں پر کوئی ایسا دن نہیں گزرتا جس میں دو فرشتے نہ اترتے ہوں ان میں سے ایک کہتا ہے اے اللہ ! (فی سبیل اللہ) خرچ کرنے والے کو اچھا بدلہ عطا فرما اور دوسرا یہ کہتا ہے اے اللہ ! ہاتھ روک لینے والے کا مال ضائع فرما۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ۲۹۸۳ ۲- كتاب الزكاة باب في المنفق والممسك

مسئلہ ۱۲۱ فی سبیل اللہ کھجور کا ایک ٹکڑا دینا بھی جہنم سے نجات کاباعث بن سکتا ہے۔

عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّارَ فَأَعْرَضَ وَأَشَاحَ ثُمَّ قَالَ **اتَّقُوا النَّارَ** ثُمَّ أَعْرَضَ وَأَشَاحَ حَتّٰى ظَنَنَّا أَنَّهُ كَأَنَّمَا يَنْظُرُ إِلَيْهَا ثُمَّ قَالَ **اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ کا ذکر فرمایا اور منہ پھیر لیا اور سخت نفرت کی پھر ارشاد فرمایا "(لوگو!) آگ سے بچو۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا منہ پھیر لیا اور سخت نفرت فرمائی ہمیں یوں محسوس ہوا کہ اس وقت آپ آگ کو (اپنے سامنے) دیکھ رہے ہیں پھر فرمایا "لوگو! آگ سے بچو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے کر بچو اور جو شخص کھجور کا ٹکڑا بھی نہ پائے وہ کوئی اچھی بات ہی کہہ کر آگ سے بچے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

(ب) جِهَادُ النَّفْسِ (جان سے جہاد)

مسئلہ ۱۲۲ اللہ کی راہ میں جان سے جہاد کرنا ایمان لانے کے بعد سب سے افضل عمل ہے۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ قَالَ **إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کونسا عمل سب سے اچھا ہے؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ پر ایمان لانا اور اس کی راہ میں جہاد کرنا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۳ اللہ کی راہ میں جان سے جہاد کرنے والے کے لئے جنت کی ضمانت ہے۔

عَنْ أَبِيْ مُوْسَى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَبْوَابَ

۱- كتاب الزكاة باب الحث على صدقة

۲- كتاب في العتق باب اى رقاب افضل

اَلْجَنَّةِ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوْفِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۴ نبی اکرم ﷺ نے اللہ کی راہ میں بار بار اپنی جان سے جہاد کرنے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۰۱ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) جِهَادُ اللِّسَان (زبان سے جہاد)

مسئلہ ۱۲۵ دشمن کو مرعوب کرنے اور اس کے حوصلے پست کرنے کے لئے تند و تیز تقاریر اور شعرو شاعری کے ذریعہ بھی جہاد کرنا چاہئے

مسئلہ ۱۲۶ رسول اکرم ﷺ نے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو کفار و مشرکین کی ہجو کرنے کا حکم دیا۔

عَنْ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِحَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ اهْجُهُمْ أَوْ هَاجِهِمْ وَجِبْرِيلُ مَعَكَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "اے حسان بن ثابت! کافروں کی ہجو کرو اور جبرائیل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اهْجُوا قُرَيْشًا فَإِنَّهُ أَشَدُّ عَلَيْهَا مِنْ رَشْقٍ بِالنَّبْلِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قریش کی ہجو کرو کیونکہ ہجو ان کے لئے تیر کی بوچھاڑ سے زیادہ سخت ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

❀ ❀

۱- كتاب الامارة باب ثبوت الجنة للشهيد

۲ - ۳- كتاب المناقب باب فضل حسان بن ثابت

أَلإِعْدَادُ لِلْجِهَادِ

جہاد کی تیاری

مسئلہ ۱۲۷ تمام مسلمانوں کو جہاد میں استعمال ہونے والے ہتھیاروں کا استعمال سیکھنے کا حکم ہے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ (وَأَعِدُّوا لَهُمْ مَا اسْتَطَعْتُمْ مِنْ قُوَّةٍ) أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ أَلَا إِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ”لوگو! اپنی استطاعت کے مطابق دشمنوں سے مقابلے کی تیاری پوری قوت سے کرو اور سنو' قوت سے مراد تیر اندازی ہے قوت سے مراد تیر اندازی ہے قوت سے مراد تیر اندازی ہے۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۸ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تیر اندازی کی مشق کرنے والوں کے ساتھ شرکت فرماکر تیر اندازی سیکھنے کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ يَنْتَضِلُونَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوا بَنِي إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا ارْمُوا وَأَنَا مَعَ بَنِي فُلَانٍ قَالَ فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا لَكُمْ لَا تَرْمُونَ قَالُوا كَيْفَ نَرْمِي وَأَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْمُوا فَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

۱- كتاب الامارة باب فضل الرمي

۲- كتاب الجهاد باب التحريض على الرمي

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا گذر اسلم قبیلہ کے کچھ لوگوں پر ہوا جو (دو فریق بن کر) تیز اندازی (کی مشق) کررہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے بنو اسماعیل! خوب تیر اندازی کرو تمہارے باپ (حضرت اسماعیل علیہ السلام) تیز انداز تھے اور میں اس گروہ کے ساتھ (تیر اندازی کے لئے) شریک ہوتا ہوں۔" یہ سن کر دوسرے گروہ نے تیر اندازی سے ہاتھ روک لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا "تیر کیوں نہیں چلاتے ؟" دوسرے گروہ نے عرض کیا "اب ہم کیسے تیر چلائیں جب کہ آپ اس گروہ کے ساتھ شریک ہوگئے ہیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اچھا میں تم دونوں گروہوں کے ساتھ ہوں تیر چلاؤ۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۲۹ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مجاہدانہ زندگی بسر کرنے پر فخر تھا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **جُعِلَ رِزْقِي تَحْتَ ظِلِّ رُمْحِي وَجُعِلَ الذِّلَّةُ وَالصَّغَارُ عَلَى مَنْ خَالَفَ أَمْرِي** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری روزی میرے نیزے کے سائے میں ہے اور جو میرا حکم نہ مانے (یعنی اسلام قبول نہ کرے) اس پر (جزیہ کی) ذلت اور رسوائی مسلط کی گئی ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سالانہ بجٹ کی تمام رقم سامان حرب کی خرید پر خرچ فرمایا کرتے تھے۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةَ سَنَتِهِ ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السِّلَاحِ وَالْكُرَاعِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنو نضیر (یہودیوں کا ایک مفتوح قبیلہ) کے اموال اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح بغیر لڑے دلوا دیئے کہ مسلمانوں کو ان کے لئے اونٹ اور گھوڑے نہیں دوڑانے پڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان اموال میں سے اپنی ازواج کا سالانہ خرچ نکال لیتے اور باقی رقم ہتھیار '

۱- كتاب الجهاد باب ما قيل في الرماح

۲- كتاب الجهاد باب المجن

جانور اور دیگر سامان حرب حاصل کرنے میں خرچ فرمادیتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۱ گھوڑے دوڑانے میں رسول اللہ ﷺ کی دلچسپی۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایسے گھوڑوں کی دوڑ کروائی جو گھوڑ دوڑ کے لئے تیار نہیں کئے گئے تھے اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۳۲ جہاد کی نیت سے پالے گئے گھوڑے خیر و برکت کا باعث ہیں۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۵۱ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۳۳ جہاد کی نیت سے پالے گئے گھوڑے کا چارہ ' پانی ' لید اور پیشاب قیامت کے روز نیکیوں کے پلڑے میں ڈالا جائے گا۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۵۰ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۳۴ اسلحہ کی تربیت حاصل کرنے کے بعد اس سے غفلت کرنے کی مذمت۔

عَنِ ابْنِ عُقْبَةُ ابْنِ عَامِرْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ عَلِمَ الرَّمْيَ ثُمَّ تَرَكَهُ فَلَيْسَ مِنَّا أَوْ قَدْ عَصَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جو شخص تیر اندازی سیکھنے کے بعد تیر اندازی چھوڑ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے یا فرمایا اس نے گناہ کا ارتکاب کیا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- کتاب الجہاد باب السبق بین الخیل

۲- کتاب الامارۃ، باب فضل الرمی

أَهْدَافُ الْجِهَادِ

جہاد کے مقاصد

جہاد اسلامی کے مقاصد درج ذیل ہیں۔

مسئلہ ۱۳۵ دنیا سے ظلم و ستم ' جارجیت ' خوں ریزی ' دہشت گردی اور بدامنی کا مکمل طور پر استیصال اور خاتمہ کرنا۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۸ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۳۶ مذہبی جبر ختم کرنا نیز اسلامی عقائد اور نظریات کی اشاعت اور ارتقاء میں رکاوٹ بننے والی باطل قوتوں کا قلع قمع کرنا۔

مسئلہ ۱۳۷ بحیثیت مسلمان اپنے قومی وجود اور قومی یک جہتی کا تحفظ کرنا۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۹ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۳۸ اسلامی ریاست کی سرحدوں کا تحفظ کرنا۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۰۵ - ۱۰۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۳۹ ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَيُؤْمِنُوا بِي وَبِمَا جِئْتُ بِهِ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

۱- کتاب الایمان باب الامر بقتال الناس حتی یقولوا لاإله إلا الله

حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "مجھے (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے اس وقت تک جہاد کرتا رہوں جب تک وہ لاالہ الااللہ کی گواہی نہیں دیتے' مجھ پر اور میری لائی ہوئی تعلیمات پر ایمان نہیں لاتے' جب لوگ ایسا کریں تو ان کے خون اور ان کے اموال مجھ سے محفوظ ہوجائیں گے مگر حق کے بدلے (یعنی کوئی ایسا گناہ کرے جس کی سزا قتل ہو مثلاً قتل کرنا یا شادی شدہ مرد و عورت کا زنا کرنا یا مرتد ہونا یا غلبہ اسلام کی راہ میں رکاوٹ بننا) اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۰ ساری دنیا سے فسق و فجور اور فحاشی و برائی کو مٹانا۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "تم میں سے جو شخص برائی ہوتی دیکھے وہ اسے اپنے ہاتھ سے مٹائے اگر ہاتھ سے نہ مٹا سکے تو زبان سے مٹائے اور اگر زبان سے بھی مٹانے کی طاقت نہ رکھے تو دل سے ہی سہی (یعنی دل سے ہی اسے برا جانے) اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۱ مسلمانوں کے دین کو نقصان پہنچانے والے اندرونی یا بیرونی گروہ کا قلع قمع کرنا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ كَانَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ ، فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ : كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَ قَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُوْلُوْا لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهُ وَ نَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَ حِسَابُهُ عَلَى اللهِ تَعَالَى ، فَقَالَ : وَاللهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَ الزَّكَاةِ فَإِنَّ

۱- كتاب الايمان باب كون النهي عن المنكر من الايمان

الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ ، وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا ، قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلاَّ أَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ . رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے تو عربوں میں سے کئی لوگ کافر ہوگئے (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان سے جہاد کرنے کا ارادہ ظاہر کیا جس پر) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "تم ان لوگوں سے کیسے جنگ کروگے ؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے "مجھے اس وقت تک لوگوں سے لڑنے کا حکم ہے جب تک وہ لاالہ الااللہ نہ کہیں - جب یہ کہنے لگیں تو انہوں نے اپنے مال اور جان مجھ سے بچالئے سوائے حق کے اور ان کا حساب لینا اللہ کے ذمہ ہے-" حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "اللہ کی قسم ! جو آدمی نماز اور زکاۃ میں فرق کرے گا میں اس سے ضرور جنگ کروں گا کیونکہ زکاۃ مال کا حق ہے اللہ کی قسم ! اگر انہوں نے بکری کی ایک پٹھوڑی جو رسول اکرم ﷺ کو دیا کرتے تھی ' مجھے دینے سے انکار کیا تو میں ان سے جنگ کروں گا -" حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا "واللہ ! اللہ تعالیٰ نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا اور میں سمجھ گیا کہ یہی حق ہے-" اسے بخاری نے روایت کیا ہے-

مسئلہ ۱۴۲ **اسلام قبول نہ کرنے والے کفار کو اسلامی قوانین کے تابع بنانا-**

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۵ کے تحت ملاحظہ فرمائیں-

مسئلہ ۱۴۳ **اسلامی ریاست کے اندر دہشت گردی 'خوں ریزی اور تشدد کے ذریعہ اسلامی ریاست کا تختہ الٹنے والے اندرونی یا بیرونی دشمن کا قلع قمع کرنا-**

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۳۳ کے تحت ملاحظہ فرمائیں-

۱- کتاب الزکاۃ باب وجوب الزکاۃ

أَحْكَامُ الْجِهَادِ

جہاد کے احکام

مسئلہ ۱۴۴ جنگ سے پہلے کفار و مشرکین کو اسلام کی دعوت دینی چاہئے اسلام قبول نہ کریں تو جزیہ کا مطالبہ کرنا چاہئے اگر جزیہ بھی نہ دیں تو پھر جنگ کرنی چاہئے۔

عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ كَتَبَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ إِلَى أَهْلِ فَارِسَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ اِلَى رُسْتَم وَمِهْرَانَ فِى مَلَإِ فَارِسَ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّا نَدْعُوكُم إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَبَيْتُم فَاعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّأَنْتُم صَاغِرُونَ فَإِنْ أَبَيْتُم فَإِنَّ مَعِيَ قَومًا يُحِبُّونَ الْقَتْلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَا يُحِبُّ فَارِسُ الْخَمْرَ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ (۱)

حضرت ابو وائل کہتے ہیں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اہل فارس (کے سرداروں) کی طرف (درج ذیل) خط لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم خالد بن ولید کی طرف سے رستم اور مہراں کے نام جو ایرانی عوام میں سے ہیں۔ جو شخص ہدایت کی پیروی کرے اس پر سلام ہو اما بعد ! ہم تمہیں اسلام کی دعوت دیتے ہیں اگر تم اسلام قبول کرنے سے انکار کرو تو پھر ماتحت بن کر جزیہ ادا کرو اور اگر جزیہ ادا کرنے سے بھی انکار کرو تو یاد رکھو میرے ساتھ ایسے لوگ ہیں جو اللہ کی راہ میں لڑنے سے اس طرح محبت کرتے ہیں جس طرح ایرانی لوگ شراب سے محبت کرتے ہیں - اور جو بھی ہدایت کی پیروی کرے اس کو سلام ہے - یہ روایت شرح السنہ میں ہے۔

۱- مشكوة المصابيح للالبانی الجزء الثانی رقم الحديث ۳۹۳۶

مسئلہ ۱۴۵ امیر جیش کو جنگ کے تمام معاملات نیکی ' تقویٰ ' خدا خوفی ' خدا ترسی 'امانت اور دیانت کو پیش نظر رکھ کر سرانجام دینے کا حکم ہے۔

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّـهُ عَلَيْـهِ وَسَـلَّمَ إِذَا بَعَـثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللَّهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ **اغْـزُوا بِسْـمِ اللَّـهِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللَّهِ وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَـا تَقْتُلُـوا وَلِيـدًا** رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۱) (صحيح)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی آدمی کو امیر لشکر بنا کر بھیجتے تو اسے خصوصا اپنی ذات کے معاملے میں اللہ سے ڈرنے کی تاکید فرماتے نیز دوسرے مسلمانوں سے بھلائی اختیار کرنے کی ہدایت فرماتے اور پھر سارے لشکر کو مخاطب ہو کر فرماتے (لوگو!) بسم اللہ فی سبیل اللہ کہہ کر جنگ شروع کرنا ' کافروں سے قتل کرنا' مال غنیمت میں چوری نہ کرنا' (دشمن سے) وعدہ خلافی نہ کرنا '(دشمن کے افراد کا) مثلہ نہ کرنا اور دشمن کے بچوں کو قتل نہ کرنا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۴۶ دوران جہاد ' امیر جیش کے حکم کے بغیر کوئی کارروائی کرنا منع ہے۔

مسئلہ ۱۴۷ امیر جیش اگر کوئی خلاف شرع حکم دے تو اسے ماننے اور اس پر عمل کرنے سے انکار کر دینا چاہئے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ **عَلَـى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّـمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ إِلَّا أَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَإِنْ أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَـا سَـمْعَ وَلَـا طَاعَـةَ** رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مسلمان پر (امیر کا حکم سننا اور اس کی اطاعت کرنا واجب ہے خواہ اسے پسند ہو یا ناپسند مگر جب (اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی) نافرمانی کا حکم دیا جائے تو پھر نہ بات سننی چاہئے نہ ماننی چاہئے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

---

۱ – صحيح سنن الترمذي للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ۱۳۱۷

۲ – كتاب الامارة باب وجوب اطاعت الامراء في غير معصية

مسئلہ 148 امیر جیش کو مسلم افواج کی تمام ممکنہ سہولتوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

مسئلہ 149 امراء جیوش کو باہمی مفاہمت' اتحاد اور نظم و ضبط کے ساتھ کام کرنا چاہئے۔

عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا وَأَبَا مُوسَى إِلَى الْيَمَنِ قَالَ يَسِّرَا وَلَا تُعَسِّرَا وَبَشِّرَا وَلَا تُنَفِّرَا وَتَطَاوَعَا وَلَا تَخْتَلِفَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت سعید بن بردہ اپنے باپ سے اور بردہ رضی اللہ عنہ نے (سعید کے) دادا سے روایت کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا لوگوں کو سہولت دینا مشکل میں نہ ڈالنا' خوش رکھنا اور نفرت نہ دلانا' اتفاق رکھنا اور اختلاف پیدا نہ کرنا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 150 دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہیں کرنی چاہئے البتہ جب مقابلہ ہوجائے تو پھر ثابت قدم رہنا چاہئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دشمن سے مقابلہ کی تمنا نہ کرو اور جب مقابلہ کرو تو صبر سے کام لو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ 151 میدان جنگ سے بھاگنا کبیرہ گناہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللَّهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا

۱- کتاب الجهاد باب ما یکره من التنازع والاختلاف فی الحرب

۲- کتاب الجهاد باب لا تمنوا لقاء العدو

بِالْحَقِّ وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ وَأَكْلُ الرِّبَا وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصِنَاتِ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (١)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو' عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ وہ کونسی ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ا۔ اللہ تعالی سے شرک کرنا ۲۔ جادو کرنا ۳۔ ناحق جان کو قتل کرنا جسے اللہ نے حرام ٹھہرایا ہے مگر حق کے ساتھ ۴۔ یتیم کا مال کھانا ۵۔ سود کھانا ۶۔ لڑائی کے دن (میدان جنگ سے) بھاگنا ۷۔ کسی پاکدامن' مومن بھولی بھالی عورت پر تہمت لگانا۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۲ **دوران جہاد دشمن کی سرزمین پر قرآن مجید ساتھ لے جانا منع ہے۔**

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَنْهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ مَخَافَةَ أَنْ يَنَالَهُ الْعَدُوُّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٢)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دشمن کی سرزمین میں قرآن مجید ساتھ لے جانے سے منع فرمایا کرتے تھے اس ڈر سے کہ کہیں دشمن اسے چھین نہ لے ۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۳ **دوران جہاد اسلام نے مسلمانوں کو بیشتر معاملات میں "قانون قصاص" کی بنیاد پر دشمن سے معاملات طے کرنے کی اجازت دی ہے مثلاً عہد کی پاسداری یا مہلک ہتھیاروں کا استعمال یا جنگی قیدیوں اور جاسوسوں سے سلوک کا معاملہ وغیرہ۔**

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

۱- كتاب الايمان باب الكبائر واكبرها

۲- كتاب الامارة باب النهي أن يسافر بالمصحف إلى الارض الكفار

مَا يَجُوْزُ فِى الْجِهَادِ

جہاد میں جائز امور

مسئلہ ۱۵۴ دشمن کے حالات معلوم کرنے کے لئے جاسوسی کرنا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ الْأَحْزَابِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَأْتِينِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے خندق کے روز دریافت فرمایا "دشمن کی خبر کون لائے گا؟" حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "میں لاؤں گا" پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا "دشمن کی خبر کون لائے گا؟" حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا "میں لاؤں گا" نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "ہر نبی کے لئے ایک مددگار (حواری) ہوتا ہے اور میرا مددگار زبیر رضی اللہ عنہ ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۵ دشمن کے مفتوحہ علاقہ سے کھانے پینے کی چیزیں ضرورت پڑنے پر بلا اجازت استعمال کرنا جائز ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا نُصِيبُ فِي مَغَازِينَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ فَنَأْكُلُهُ وَلَا نَرْفَعُهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں "ہم غزوات کے دوران شہد اور انگور پاتے تو اسی وقت کھا لیتے اور (بطور مال غنیمت) ساتھ نہ اٹھاتے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۶ ضرورت کے تحت دشمن کے پھلدار درخت جلانے اور کاٹنے کی

---

۱ – كتاب الجهاد باب فضل الطليعة

۲ – كتاب الجهاد باب ما يصيب من الطعام فى أرض الحرب

اجازت ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَرَّقَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے بنو نضیر کے (باغات) کے کھجور کے درخت جلا دیئے ۔اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۷ دوران جنگ دشمن کو غلط فہمی میں ڈالنا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "لڑائی چال ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَرَادَ غَزْوَةً وَرَّى غَيْرَهَا وَكَانَ يَقُولُ الْحَرْبُ خَدْعَةٌ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ (۳)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب جنگ کا ارادہ فرماتے تو لوگوں کو اصل بات سے مختلف بتاتے (یعنی مہم کس قسم کی ہے یا کون سی سمت جانا ہے وغیرہ) اور فرماتے "لڑائی ایک چال ہے۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت خدعہ ایسی چال کو کہتے ہیں جس میں عہد شکنی نہ ہو مثلاً دشمن کو اپنے اصل عزائم سے بے خبر رکھنا۔ اپنی عدد قلت سے آگاہ نہ ہونے دینا۔ عارضی پیش قدمی یا عارضی پسپائی سے دشمن کو گھیر لینا یا متوقع راستہ کے برعکس کوئی دوسرا راستہ اختیار کرنا وغیرہ۔

مسئلہ ۱۵۸ جنگ میں کسی ضرورت سے خلاف واقعہ بات کرنے کی اجازت ہے۔

عَنْ أُمِّهِ أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۱- کتاب الجهاد باب حرق الدور والنخيل
۲- کتاب الجهاد باب الحرب خدعة
۳- صحيح سنن ابی داؤد الجزء الثانی رقم الحديث ۲۳۱۳

يُرَخَّصُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكَذِبِ إِلَّا فِي ثَلَاثٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا أَعُدُّهُ كَاذِبًا الرَّجُلُ يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ يَقُولُ الْقَوْلَ وَلَا يُرِيدُ بِهِ إِلَّا الْإِصْلَاحَ وَالرَّجُلُ يَقُولُ فِي الْحَرْبِ وَالرَّجُلُ يُحَدِّثُ امْرَأَتَهُ وَالْمَرْأَةُ تُحَدِّثُ زَوْجَهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ(۱)

حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو کبھی جھوٹ کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا سوائے تین مواقع کے (۱) جنگ میں (۲) لوگوں کے درمیان صلاح کرانے کے لئے (۳) مرد کا اپنی بیوی سے اور بیوی کا اپنے مرد سے (کسی فتنہ سے بچنے کے لئے)۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۵۹ دوران جہاد کفار کے سامنے تکبر کا اظہار کرنا جائز ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَتِيكٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ مِنَ الْغَيْرَةِ مَا يُحِبُّ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ فَأَمَّا الَّتِي يُحِبُّهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي الرِّيبَةِ وَأَمَّا الْغَيْرَةُ الَّتِي يُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَالْغَيْرَةُ فِي غَيْرِ رِيبَةٍ وَإِنَّ مِنَ الْخُيَلَاءِ مَا يُبْغِضُ اللّٰهُ وَمِنْهَا مَا يُحِبُّ اللّٰهُ فَأَمَّا الْخُيَلَاءُ الَّتِي يُحِبُّ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُ الرَّجُلِ نَفْسَهُ عِنْدَ الْقِتَالِ وَاخْتِيَالُهُ عِنْدَ الصَّدَقَةِ وَأَمَّا الَّتِي يُبْغِضُ اللّٰهُ فَاخْتِيَالُهُ فِي الْبَغْيِ قَالَ مُوسَى وَالْفَخْرِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ(۲) (حسن)

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "غیرت دو قسم کی ہے ایک اللہ کے ہاں پسندیدہ اور دوسری ناپسندیدہ ہے اللہ کے ہاں پسندیدہ غیرت وہ ہے جس کی بنیاد شک پر ہو (لیکن اس کے قرائن قوی ہوں مثلاً کسی غیر محرم کا گھر آکر عورت کو ملنا) اور اللہ کے ہاں ناپسندیدہ غیرت وہ ہے جو شک کے بغیر ہو (یعنی اس کے قرائن موجود نہ ہوں مثلاً بغیر کسی ثبوت کے اپنی عورت پر شک کرنا) اسی طرح تکبر بھی دو طرح کا ہے ایک اللہ کو ناپسند ہے دوسرا اللہ کو پسند ہے جو تکبر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے وہ یہ ہے کہ آدمی جہاد کرتے وقت کافروں کے سامنے (قوت اور برتری دکھانے کے لئے) تکبر کرے اور صدقہ دیتے وقت تکبر (خوشی کے مفہوم میں) کرے اور جو تکبر ناپسندیدہ ہے وہ یہ ہے کہ آدمی ظلم کرے اور فخر کرنے میں تکبر محسوس کرے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۰ رات کے وقت حملہ کے دوران مردوں کے ساتھ غیر ارادی طور پر

۱– مختصر صحیح مسلم للالبانی رقم الحدیث ۱۸۱۰
۲– صحیح سنن أبی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۳۱٦

مشرکین کے بچے اور عورتیں بھی قتل ہو جائیں تو درست ہے۔

عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نُصِيبُ فِي الْبَيَاتِ مِنْ ذَرَارِيِّ الْمُشْرِكِينَ قَالَ هُمْ مِنْهُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (١)

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! رات کے حملہ میں مشرکوں کے ساتھ ان کے بچے بھی ہم سے قتل ہو جاتے ہیں (اس بارے میں کیا حکم ؟)" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "وہ انہی میں سے ہیں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

☆☆

١ - كتاب الجهاد باب جواز قتل النساء في البيات عن غير تعمد

اَلْمَمْنُوْعَاتُ فِی الْجِهَادِ

جہاد میں ممنوع امور

مسئلہ ۱۶۱ **دوران جنگ قتل میں حصہ نہ لینے والے بچوں عورتوں ضعیف اور معذور لوگوں کو قتل کرنا منع ہے۔**

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وُجِدَتِ امْرَأَةٌ مَقْتُولَةً فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کسی جنگ میں رسول اللہ ﷺ نے ایک عورت قتل کی گئی دیکھی تو (دوران جنگ) عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمادیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۲ **دوران جہاد اپنے قول یا فعل سے اسلام کا اقرار کرنے والے کو قتل کرنا منع ہے۔**

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرِيَّةً إِلَى الْحُرَقَاتِ فَنَذِرُوا بِنَا فَهَرَبُوا فَأَدْرَكْنَا رَجُلًا فَلَمَّا غَشِينَاهُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ فَضَرَبْنَاهُ حَتَّى قَتَلْنَاهُ فَذَكَرْتُهُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ **مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّمَا قَالَهَا مَخَافَةَ السِّلَاحِ قَالَ **أَفَلَا شَقَقْتَ عَنْ قَلْبِهِ حَتَّى تَعْلَمَ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ قَالَهَا أَمْ لَا مَنْ لَكَ بِلَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ** فَمَا زَالَ يَقُولُهَا حَتَّى وَدِدْتُ أَنِّي لَمْ أُسْلِمْ

۱۔ کتاب الجهاد باب قتل النساء فی الحرب

إِلَّا يَوْمَئِذٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ(۱) (صحيح)

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حرکات قبیلے کی طرف ایک چھوٹے لشکر کی شکل میں بھیجا انہیں اطلاع ہوگئی اور وہ بھاگ گئے ان میں سے ایک آدمی ہمارے ہاتھ لگ گیا جب ہم نے اسے مارا پیٹا تو اس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا ہم اسے مارتے رہے حتی کہ ہم نے اسے قتل کر ڈالا (واپس آ کر)میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعہ کا ذکر کیا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قیامت کے روز لا الہ الا اللہ کے مقابلے میں تیری کون مدد کرے گا؟" میں نے عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے ہتھیار کے ڈر سے کلمہ پڑھا تھا۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "کیا تو نے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا کہ تجھے معلوم ہوگیا کہ اس نے واقعی ہتھیار کے ڈر سے ہی کلمہ پڑھا؟ قیامت کے روز لا الہ الا اللہ کے مقابلے میں کون تیری مدد کرے گا؟" آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ الفاظ مسلسل دہراتے رہے حتی کہ میں نے خواہش کی کاش میں (یہ گناہ کرنے کے بعد) آج کے روز اسلام لایا ہوتا۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۳ قتال میں حصہ نہ لینے والے ملازموں اور مزدوروں کو قتل کرنا منع ہے۔

عَنْ رَبَاحِ بْنِ رَبِيعٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ فَرَأَى النَّاسَ مُجْتَمِعِينَ عَلَى شَيْءٍ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ انْظُرْ عَلَامَ اجْتَمَعَ هٰؤُلَاءِ فَجَاءَ فَقَالَ عَلَى امْرَأَةٍ قَتِيلٍ فَقَالَ مَا كَانَتْ هٰذِهِ لِتُقَاتِلَ قَالَ وَعَلَى الْمُقَدِّمَةِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ فَبَعَثَ رَجُلًا فَقَالَ قُلْ لِخَالِدٍ لَا يَقْتُلَنَّ امْرَأَةً وَلَا عَسِيفًا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ(۲) (صحيح)

حضرت رباح بن ربیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک جنگ میں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ لوگوں کا مجمع دیکھا تو ایک آدمی کو بھیجا کہ دیکھے لوگ کس چیز پر جمع ہیں آدمی نے واپس آکر بتایا لوگ ایک مقتول عورت (کی لاش) پر جمع ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "یہ عورت تو قتال نہیں کررہی تھی (پھر کیوں قتل کی گئی ہے)" لوگوں نے کہا "فوج کے اگلے حصہ میں خالد بن ولید (کمان کررہے) ہیں۔" چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو بھیجا اور فرمایا "خالد رضی اللہ عنہ سے کہو کسی عورت کو قتل نہ کرو اور کسی مزدور کو قتل نہ کرو۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

۱- صحیح سنن أبي داؤد للالباني الجزء الثالث رقم الحديث ۲۳۰۲ ۲- صحیح سنن أبي داؤد للالباني الجزء الثالث رقم الحديث ۲۳۲۴

مسئلہ ۱۶۴ دشمن کے مقتولین کے ناک کان ہاتھ پاؤں وغیرہ کاٹنا منع ہے۔

عَنِ الْهَيَّاجِ بْنِ عِمْرَانَ أَنَّ عِمْرَانَ أَبَقَ لَهُ غُلَامٌ فَجَعَلَ لِلّٰهِ عَلَيْهِ لَئِنْ قَدَرَ عَلَيْهِ لَيَقْطَعَنَّ يَدَهُ فَأَرْسَلَنِي لِأَسْأَلَ لَهُ فَأَتَيْتُ سَمُرَةَ بْنَ جُنْدُبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ فَأَتَيْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّنَا عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهَانَا عَنِ الْمُثْلَةِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (صحیح) (۲۳۹۳ح)

حضرت ہیاج بن عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمران رضی اللہ عنہ کا غلام بھاگ گیا تو انہوں نے اللہ کے نام کی یہ نذر مانی کہ اگر میں نے غلام کو پکڑ لیا تو اس کے ہاتھ کاٹ ڈالوں گا پھر حضرت عمران رضی اللہ عنہ نے مجھے حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کے پاس مسئلہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا تو انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں صدقہ دینے کی ترغیب دلایا کرتے تھے اور مثلہ (مردہ کے اعضا کاٹنے) سے منع فرمایا کرتے تھے پھر میں حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے پاس (یہی مسئلہ دریافت کرنے کے لئے) حاضر ہوا میں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ ہمیں صدقہ دینے کی ترغیب دلایا کرتے اور مثلہ کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۵ دشمن کو اذیت دے کر مارنا منع ہے۔

عَنْ أَبِيْ أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ قَتْلِ الصَّبْرِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ(۲) (صحیح)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ کو باندھ کر نشانہ بازی کرکے قتل کرنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۶ زیر دست دشمن کو آگ میں جلانا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُعَذِّبُوا بِعَذَابِ اللّٰهِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۳)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اللہ کے عذاب (یعنی

۳– کتاب الجهاد لا یعذب بعذاب الله

آگ میں جلانا) سے کسی کو عذاب نہ دو۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۷ دشمن کو امان دینے کے بعد قتل کرنا منع ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۰۰ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۶۸ دشمن کے سفیر کو قتل کرنا منع ہے۔

عَنْ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُوْدِ الْاَشْجَعِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُمَا حِينَ قَرَأَ كِتَابَ مُسَيْلِمَةَ مَا تَقُولَانِ أَنْتُمَا قَالَا نَقُولُ كَمَا قَالَ قَالَ أَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ [1] (صحیح)

حضرت نعیم بن مسعود اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیلمہ کا خط پڑھنے کے بعد مسیلمہ کے دونوں قاصدوں سے کہتے ہوئے سنا "تم دونوں مسیلمہ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟" دونوں نے جواب دیا "ہم وہی کچھ کہتے ہیں جس کا مسیلمہ دعوی کرتا ہے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اگر قاصدوں کا قتل کرنا منع نہ ہوتا تو تم دونوں کو قتل کردیتا۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۶۹ ذمی کو ناحق قتل کرنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِي غَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ [2] (صحیح)

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے کسی ذمی کو ناحق قتل کردیا اللہ تعالی اس پر جنت حرام کردے گا۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۰ قیدی عورتوں کو ان کے نابالغ بچوں سے جدا کرنا منع ہے۔

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۹۶ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۷۱ دوران جہاد بلا ضرورت تباہ کاری کرنا مثلاً پھلدار درخت کاٹنا یا جلانا عمارتیں گرانا سڑکیں اور پل تباہ کرنا فصلیں برباد کرنا جانوروں کو قتل کرنا

۱- صحیح سنن أبی داؤد للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث ۲۳۹۹

۲- صحیح سنن أبی داؤد للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث ۲۳۹۸

وغیرہ منع ہے۔

عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعَثَ جُيُوشًا إِلَى الشَّامِ فَخَرَجَ يَمْشِي مَعَ يَزِيدَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَكَانَ أَمِيرَ رُبْعٍ مِنْ تِلْكَ الْأَرْبَاعِ فَزَعَمُوا أَنَّ يَزِيدَ قَالَ لِأَبِي بَكْرٍ إِمَّا أَنْ تَرْكَبَ وَإِمَّا أَنْ أَنْزِلَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا أَنْتَ بِنَازِلٍ وَمَا أَنَا بِرَاكِبٍ إِنِّي أَحْتَسِبُ خُطَايَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ قَالَ لَهُ إِنَّكَ سَتَجِدُ قَوْمًا زَعَمُوا أَنَّهُمْ حَبَّسُوا أَنْفُسَهُمْ لِلَّهِ فَذَرْهُمْ وَمَا زَعَمُوا أَنَّهُمْ حَبَّسُوا أَنْفُسَهُمْ لَهُ وَسَتَجِدُ قَوْمًا فَحَصُوا عَنْ أَوْسَاطِ رُءُوسِهِمْ مِنَ الشَّعَرِ فَاضْرِبْ مَا فَحَصُوا عَنْهُ بِالسَّيْفِ وَإِنِّي مُوصِيكَ بِعَشْرٍ لَا تَقْتُلَنَّ امْرَأَةً وَلَا صَبِيًّا وَلَا كَبِيرًا هَرِمًا وَلَا تَقْطَعَنَّ شَجَرًا مُثْمِرًا وَلَا تُخَرِّبَنَّ عَامِرًا وَلَا تَعْقِرَنَّ شَاةً وَلَا بَعِيرًا إِلَّا لِمَأْكَلَةٍ وَلَا تُفَرِّقَنَّ نَحْلًا وَلَا تُغَرِّقَنَّهُ وَلَا تَغْلُلْ وَلَا تَجْبُنْ رَوَاهُ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّا[۱]

حضرت یحیٰی بن سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے شام کی طرف لشکر بھیجا' تو حضرت یزید بن سفیان (کی روانگی کے وقت ان) کے ساتھ پیدل چلنے لگے' حضرت یزید رضی اللہ عنہ لشکر کے ایک چوتھائی حصہ کے کمانڈر تھے ۔ حضرت یزید بن سفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا آپ بھی سوار ہوجائیں یا پھر میں بھی نیچے اتر آتا ہوں ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جواب دیا "نہ تم اترو نہ میں سوار ہوتا ہوں کیونکہ میں اللہ کی راہ میں یہ قدم اٹھانا ثواب کاکام سمجھتا ہوں ۔" پھر حضرت یزید سے فرمایا"تم (شام میں) کچھ ایسے لوگ پاؤ گے جنہوں نے اللہ کے لئے اپنے (دنیا سے) آپ کو الگ کررکھا ہے (یعنی تارک الدنیا) ایسے لوگوں کو کچھ نہ کہنا۔ کچھ لوگ ایسے پاؤ گے جو درمیان سے سر منڈواتے ہیں (مجوسی ایساکیاکرتے تھے) ایسے لوگوں کو تہ تیغ نہ کرنا اس کے علاوہ میں تمہیں دس باتوں کی تاکید کرتاہوں ۔۱۔ عورت کو قتل نہ کرنا۔۲۔ بچے کو قتل نہ کرنا۔۳۔ زیادہ بوڑھے کو قتل نہ کرنا۔۴۔ پھل دار درخت نہ کاٹنا۔۵۔ بستی نہ اجاڑنا ۔۶۔ بکری اور اونٹ کو نہ مارنا 'الا یہ کہ کھانے کے لئے ذبح کرنے پڑیں ۔۷۔ شہد کی مکھیوں کو نہ اڑانا ۔۸۔ نہ ڈبونا۔۹۔ (کسی معاملے میں) خیانت نہ کرنا اور ۔۱۰۔ (دوران جنگ) بزدلی نہ دکھانا۔" اسے مالک نے موطاء میں روایت کیا ہے۔

عَنْ عَاصِمٍ يَعْنِي ابْنَ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصَابَ النَّاسَ حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ وَجَهْدٌ وَأَصَابُوا غَنَمًا

۱۔ كتاب الجهاد باب النهي عن قتل النساء والولدان في الغزو

فَانْتَهَبُوهَا فَإِنَّ قُدُورَنَا لَتَغْلِي إِذْ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِي عَلَى قَوْسِهِ فَأَكْفَأَ قُدُورَنَا بِقَوْسِهِ ثُمَّ جَعَلَ يُرَمِّلُ اللَّحْمَ بِالتُّرَابِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ النُّهْبَةَ لَيْسَتْ بِأَحَلَّ مِنَ الْمَيْتَةِ أَوْ إِنَّ الْمَيْتَةَ لَيْسَتْ بِأَحَلَّ مِنَ النُّهْبَةِ الشَّكُّ مِنْ هَنَّادٍ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ(۱) (صحیح)

حضرت عاصم رضی اللہ عنہ بن کلیب اپنے باپ سے اور وہ ایک انصاری سے روایت کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں نکلے دوران سفر لوگوں کو (کھانے پینے کی چیزوں کے لئے) سخت مشکل پیش آئی۔ لوگوں کو کچھ بکریاں ملیں تو انہوں نے لوٹ لیں(اور ذبح کرکے آگ پر رکھ دیں) گوشت ابھی دیگچیوں میں پک رہاتھا کہ آپ ﷺ اپنی کمان ٹیکے ہوئے ادھر تشریف لائے اور اپنی کمان سے ہماری ہانڈیوں کو الٹ دیا اور گوشت کو مٹی میں ملا دیااور ارشاد فرمایا "لوٹ مار کا مال مردار سے زیادہ اچھا نہیں یا فرمایا کہ مردار، لوٹ مار کے مال سے کم نہیں ۔" حدیث کے راوی ہناد کو شک ہے (کہ آپ ﷺ نے پہلا فقرہ ارشاد فرمایا یا دوسرا) اسے ابوداؤد نے روایت کیاہے۔

مسئلہ ۱۷۲ دشمن سے عہد شکنی کرنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يُنْصَبُ بِغَدْرَتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ(۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "ہر عہد شکن کے لئے قیامت کے روز اس کی عہد شکنی کے جرم کے مطابق ایک جھنڈا نصب کیا جائے گا۔" (جسے دیکھ کر لوگ عہد شکن کو پہچان لیں گے) اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

* *

۱۔ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۳۵٤ ۲۔ کتاب الجهاد باب اثم الغادر للبر والفاجر

آدَابُ الْقِتَالِ

جنگ کے آداب

مسئلہ ۱۷۳ دشمن پر حملہ کرنے کے لئے دن کا پہلا حصہ یا زوال آفتاب کے بعد کا وقت مستحب ہے۔

عَنْ النُّعْمَانِ يَعْنِي ابْنَ مُقَرِّنٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ أَخَّرَ الْقِتَالَ حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ وَتَهُبَّ الرِّيَاحُ وَيَنْزِلَ النَّصْرُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (صحیح)

حضرت نعمان بن مقرن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگر دن کے پہلے حصہ میں حملہ نہ کرسکتے تو پھر زوال آفتاب تک حملہ موخر کردیتے (اس وقت) ہوائیں چلنے لگتیں اور نصرت نازل ہوتی۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۴ جنگ شروع کرنے سے پہلے صفیں درست کرنا اور مورچہ بندی کرنا ضروری ہے۔

مسئلہ ۱۷۵ دوران جہاد کم سے کم اسلحہ سے دشمن کا زیادہ سے زیادہ نقصان کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ اصْطَفَفْنَا يَوْمَ بَدْرٍ إِذَا أَكْثَبُوكُمْ يَعْنِي إِذَا غَشُوكُمْ **فَارْمُوهُمْ بِالنَّبْلِ وَاسْتَبْقُوا نَبْلَكُمْ** رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۲) (صحیح)

۱- صحیح سنن ابی داؤد الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۳۱۳ ۲-صحیح سنن أبی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۳۲۰

حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بدر کے دن جب ہم صفیں بنا چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب مشرک تمہارے قریب پہنچیں یعنی تمہارے نشانے کی زد میں آجائیں تو انہیں تیر مارو اور اپنے تیر محفوظ رکھو۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۶ جنگ کے وقت خاموش اور پرسکون رہنا چاہئے۔

عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُونَ الصَّوْتَ عِنْدَ الْقِتَالِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ(۱) (صحيح)

حضرت قیس بن عباد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ صحابہ کرامؓ جنگ کے وقت آواز بلند کرنا ناپسند فرماتے تھے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۷ دوران جنگ دعا کرنا مستحب ہے۔

عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ أَوْ قَلَّمَا تُرَدَّانِ الدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ(۲)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دو موقعوں کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کم ہی رد کی جاتی ہیں ۱۔ اذان کے وقت کی دعاء ۔۲۔ جنگ کے وقت جب دونوں لشکر ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو جائیں۔" اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۸ کسی مہم پر روانگی کے لئے چار' افراد دستہ کے لئے چار سو افراد' لشکر کے لئے چار ہزار افراد کی تعداد کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر قرار دیا ہے۔

مسئلہ ۱۷۹ بارہ ہزار کی تعداد پر مشتمل فوج قلت تعداد کے سبب کبھی شکست نہیں کھا سکتی۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الصَّحَابَةِ أَرْبَعَةٌ وَخَيْرُ السَّرَايَا أَرْبَعُ مِائَةٍ وَخَيْرُ الْجُيُوشِ أَرْبَعَةُ آلَافٍ وَلَا يُغْلَبُ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا مِنْ قِلَّةٍ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۳) (صحيح)

۱- صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث ۲۳۱٤

۲- صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث ۲۲۱۵

۳- صحيح سنن الترمذى للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث ۱۲۵۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "بہترین ساتھی چار، بہترین دستہ چار سو افراد اور بہترین لشکر چار ہزار افراد کا ہے اور بارہ ہزار افراد پر مشتمل فوج کبھی قلت کے سبب شکست نہیں کھاسکتی۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۰ فوج کو باہمی پہچان کے لئے اپنا شعار code word مقرر کرنا چاہئے۔

عَنْ إِيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ زَمَنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ شِعَارُنَا أَمِتْ أَمِتْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (صحيح)

حضرت ایاس بن سلمہ رضی اللہ عنہ اپنے باپ (حضرت اکوع) سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کے زمانہ مبارک میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی قیادت میں جنگ کی (اس جنگ میں) ہمارا شعار اَمِتْ اَمِتْ (یعنی دشمن کو خوب مارو) تھا۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنِ الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَقُولُوا حٰمٓ لَا يُنْصَرُونَ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ (۲) (صحيح)

حضرت مہلب بن ابو صفرۃ اس آدمی سے روایت کرتے ہیں جس نے نبی اکرم ﷺ سے یہ حدیث سنی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "اگر رات کے وقت تمہارا دشمن سے ٹکراؤ ہوجائے تو کہو حم لا ینصرون (یعنی حٰم دشمن کامیاب نہیں ہوں گے)۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۱ حسب ضرورت فوجی دستے اپنے الگ الگ جھنڈے رکھ سکتے ہیں۔

مسئلہ ۱۸۲ مجاہدین کی نقل و حرکت کے لئے اچھا وقت رات کا پہلا پہر ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاؤُهُ أَبْيَضَ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ (۳) (حسن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ (کے دستہ) کے جھنڈے کا رنگ سیاہ تھا اور آپ ﷺ کے (بحیثیت سپہ سالار) جھنڈے کا رنگ سفید تھا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

♥♥

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۲۶۱ ۲- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۱۳۷۵
۳- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث ۱۳۷۴

اَلْغَنِيـمَةُ وَالْفَئُ
غنیمت اور فے کے مسائل

مسئلہ ۱۸۳ جو مال مسلم افواج نے کفار سے لڑ کر میدان جنگ میں حاصل کیا ہو' وہ مسلمانوں کی ملکیت بن جاتا ہے' اسے مال غنیمت کہتے ہیں۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میرے لئے اموال غنیمت حلال کئے گئے ہیں۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت یاد رہے دشمنوں کے وہ اموال اور املاک جو میدان جنگ سے باہر ہوں وہ مال غنیمت نہیں بنائے جا سکتے۔ (الجہاد فی الاسلام صفحہ ۲۶۷ - ۲۶۸)

مسئلہ ۱۸۴ مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ بیت المال کا اور باقی چار حصے جنگ میں شریک غازیوں میں تقسیم کئے جائیں گے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا قَرْيَةٍ أَتَيْتُمُوهَا وَأَقَمْتُمْ فِيهَا فَسَهْمُكُمْ فِيهَا وَأَيُّمَا قَرْيَةٍ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَإِنَّ خُمُسَهَا لِلّٰهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ هِيَ لَكُمْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس علاقہ میں تم آئے اور وہاں ٹھہرے رہے (اور وہ علاقہ بغیر لڑائی کے فتح ہوگیا) وہاں سے حاصل کئے گئے مال میں تمہارا حصہ (تمہارے اخراجات یا انعامات کے لئے) غیر معین ہے' لیکن جس بستی کے لوگوں نے اللہ اور اس کے رسول کی

---

۱ کتاب فرض الخمس باب قول النبی احلت لکم الغنائم ج ۳۱۲۲

۲- کتاب الجهاد باب حکم الفئ

نافرمانی کی (یعنی لڑائی کی وہاں سے حاصل ہونے والے مال میں سے) پانچواں حصہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا ہے اور باقی چار حصے تمہارے ہیں۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے حصہ سے مراد بیت المال کا حصہ ہے جس کو رسول اللہ ﷺ (اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد خلیفتہ المسلمین) اپنی صوابدید کے مطابق اپنی اور دوسرے حاجت مند مسلمانوں کی ضروریات پر خرچ کر سکتا ہے۔

مسئلہ ۱۸۵ **مال غنیمت ملنے پر غازیوں کو جہاد کا ایک تہائی ثواب ملتا ہے جب کہ مال غنیمت نہ ملنے کی صورت میں جہاد کا مکمل ثواب ملتا ہے۔**

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ **مَا مِنْ غَازِيَةٍ تَغْزُوْ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُصِيْبُوْنَ غَنِيمَةً إِلَّا تَعَجَّلُوا ثُلُثَيْ أَجْرِهِمْ مِنَ الْآخِرَةِ وَيَبْقَى لَهُمُ الثُّلُثُ فَإِنْ لَمْ يُصِيبُوا غَنِيمَةً تَمَّ لَهُمْ أَجْرُهُمْ** رَوَاهُ النَّسَائِيُّ(۱) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "جو لوگ جہاد فی سبیل اللہ میں مال غنیمت حاصل کرتے ہیں وہ آخرت کے ثواب کی دو تہائیاں دنیا میں حاصل کر لیتے ہیں اور ایک تہائی آخرت میں پائیں گے لیکن اگر مال غنیمت حاصل نہ کر پائیں تو سارا اجر آخرت میں پائیں گے۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۶ **جو شخص دشمن کے کسی فرد کو قتل کرے اس کا سامان قتل کرنے والے کو ملنا چاہئے۔**

عَنِ ابْنِ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **مَنْ قَتَلَ فَلَهُ السَّلَبُ** رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ (۲) (صحيح)

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جو شخص کسی کو قتل کرے تو اس (مقتول) کا سامان قاتل کا ہے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۸۷ **مال غنیمت حاصل کرنے کی نیت سے جہاد کرنے والے کو جہاد کا ثواب نہیں ملتا۔**

۱- صحیح سنن النسائی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۹۲۸ ۲- صحیح سنن ابن ماجه للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۲۹۰

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ا کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۸۸ **جنگ میں شریک ہونے والی خواتین کا مال غنیمت میں حصہ مقرر نہیں کیا گیا۔**

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۲۳۰ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۸۹ **کھانے پینے کی وہ اشیاء جو مجاہدین بوقت ضرورت استعمال کرلیں ' مال غنیمت سے مستثنیٰ ہیں۔**

وضاحت حدیث مسئلہ نمبر ۱۵۵ کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

مسئلہ ۱۹۰ **دوران جہاد کافر کسی مسلمان کا مال لے جائیں اور غلبہ حاصل ہونے کے بعد وہ مال غنیمت میں حاصل ہو تو اسے اس کے مسلمان مالک کو واپس کردینا چاہئے۔**

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ غُلَامًا لِابْنِ عُمَرَ أَبَقَ إِلَى الْعَدُوِّ فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَقْسِمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ(۱) (صحیح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا ایک غلام (دوران جہاد) دشمنوں کے پاس بھاگ کر چلا گیا مسلمان دشمن پر غالب آگئے (اور وہ غلام غنیمت میں مسلمانوں کو مل گیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ غلام حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کو واپس کردیا اور اسے مالِ غنیمت میں تقسیم (شمار) نہیں فرمایا۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۱ **مال غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے مال غنیمت میں سے معمولی سی چیز کی چوری بھی جہنم میں جانے کا باعث بن سکتی ہے۔**

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةُ فَمَاتَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ فِي النَّارِ فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا عَبَاءَةً قَدْ غَلَّهَا رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ(۲)

۱- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۳٤۷

۲- کتاب الجهاد باب الغلول

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے زمانہ میں ایک آدمی کو مال غنیمت پر محافظ مقرر کیا گیا تھا جس کا نام کرکرۃ تھا وہ جب فوت ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا"وہ آگ میں ہے" صحابہ کرامؓ نے (اس کا سامان) جاکر دیکھا تو اس میں مال غنیمت سے چرائی ہوئی ایک کملی پائی۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۲ تقسیم سے پہلے مال غنیمت کی کسی چیز کو بیچنا یا خریدنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ (۱) (صحیح)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مال غنیمت تقسیم ہونے سے پہلے اسے خریدنے سے منع فرمایا ہے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۳ جنگ کے بغیر حاصل ہونے والی دشمن کی املاک مال فے کہلاتی ہیں۔

مسئلہ ۱۹۴ مال فے بیت المال کا حق ہے جو کہ اسلام اور مستحق مسلمانوں کی بہبود پر خرچ ہونا چاہئے۔

عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفْ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۲)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (مفتوح قبیلہ) بنو نضیر کے مال ان مالوں میں سے تھے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو دیئے جن پر مسلمانوں نے گھوڑوں اور اونٹوں سے چڑھائی نہیں کی (یعنی انہیں حاصل کرنے کے لئے جنگ نہیں کی)۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت مال فے کے حقدار قرآن مجید کی رو سے اللہ، رسول ﷺ، اور رسول ﷺ کے رشتہ دار، یتیم، مسکین اور مسافر ہیں۔ ملاحظہ ہو مسئلہ نمبر ۳۷

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۱۲۶۸

۲- کتاب الجهاد باب حکم الفیٔ

حُكْمُ الْأُسَارَى

قیدیوں کے مسائل

مسئلہ ۱۹۵ جنگی قیدیوں سے حسن سلوک کرنا چاہئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمَ بَدْرٍ أُتِيَ بِأُسَارَى وَأُتِيَ بِالْعَبَّاسِ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ ثَوْبٌ فَنظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُ قَمِيصًا فَوَجَدُوا قَمِيصَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ يَقْدُرُ عَلَيْهِ فَكَسَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاهُ فَلِذٰلِكَ نَزَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَهُ الَّذِي أَلْبَسَهُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بدر کے روز قیدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کئے گئے ان میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا) بھی لائے گئے ان کے بدن پر کپڑا نہیں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے قمیص تلاش کی عبداللہ بن ابی کی قمیص حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو پوری آئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے وہی حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو پہنا دی اسی لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (عبداللہ بن ابی کے مرنے کے بعد) اپنی قمیض اتار کر (عبداللہ بن ابی کے بیٹے کو) دے دی تاکہ عبداللہ بن ابی کو (بطور کفن) پہنا دے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ **لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِيٍّ حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي هٰؤُلَاءِ النَّتْنَى لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں فرمایا کہ "اگر مطعم بن عدی آج زندہ ہوتا اور مجھ سے ان گندے قیدیوں کو رہا کرنے کی درخواست کرتا

۱- كتاب الجهاد باب الكسوة للاسارى

۲- كتاب المغازى

تو میں انہیں اس کی خاطر رہا کر دیتا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

وضاحت مطعم بن عدی مشرک تھا لیکن رسول اکرم ﷺ جب طائف سے افسردہ اور زخمی ہو کر واپس تشریف لائے تو مکہ میں داخل ہونے کے لئے مطعم بن عدی نے آپ ﷺ کو پناہ دی تھی اس احسان کا بدلہ اتارنے کے لئے آپ ﷺ نے یہ الفاظ ادا فرمائے۔

مسئلہ ۱۹۶ قید میں آنے والی ماں اور اس کے نابالغ بچہ کو جدا کرنا منع ہے۔

عَنْ أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ (۱) (حسن)

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا "جس شخص نے (قیدی) ماں اور اس کے بیٹے میں جدائی ڈالی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے اور اس کے عزیزوں کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت بالغ قیدیوں کو ایک دوسرے سے جدا کرنا جائز ہے۔

مسئلہ ۱۹۷ حاملہ قیدی (لونڈی) سے جماع کرنا منع ہے۔

عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُوطَأَ السَّبَايَا حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ (۲) (صحيح)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے قیدی عورتوں سے اس وقت تک جماع کرنے سے منع فرمایا جب تک وہ اپنے پیٹ میں موجود بچے کو جنم نہ دے لیں۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۱۹۸ جنگی قیدیوں کو اسلام قبول کرنے پر مجبور کرنا منع ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ الْمَرْأَةُ تَكُونُ مِقْلَاتًا فَتَجْعَلُ عَلَى نَفْسِهَا إِنْ عَاشَ لَهَا وَلَدٌ أَنْ تُهَوِّدَهُ فَلَمَّا أُجْلِيَتْ بَنُو النَّضِيرِ كَانَ فِيهِمْ مِنْ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا لَا نَدَعُ أَبْنَاءَنَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ (لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ) رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ (۳) (صحيح)

۱- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۱۲۷۱ ۲- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۱۲۶۹

۳- صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۳۳۳

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ (زمانہ جاہلیت میں) جب کسی عورت کا بچہ زندہ نہ رہتا تو وہ نذر مانتی کہ اگر اس کا بچہ زندہ رہا تو وہ اسے یہودی بنائے گی (چنانچہ بہت سی خواتین نے اپنے بچے یہودیوں کے قبیلہ بنو نضیر میں بھیج رکھے تھے یہودیوں کی سازشوں کے نتیجہ میں) جب بنو نضیر کو جلاوطن کرنے کا حکم دیا گیا تو ان کے پاس انصار مدینہ کے بعض بچے بھی تھے انصار نے کہا کہ ہم اپنے بچے یہودیوں کے پاس نہیں چھوڑیں گے (اور انہیں واپس لا کر مسلمان بنائیں گے) تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی "دین کے معاملہ میں زبردستی نہیں ہے اور نیکی گمراہی سے الگ کردی گئی ہے۔" (سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۵۶) اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

۱۹۹ جنگی قیدی اگر مسلمان ہوجائیں تو انہیں واپس کفار کے پاس بھیجنا منع ہے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ خَرَجَ عِبْدَانٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيهُمْ فَقَالُوا يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا خَرَجُوا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِينِكَ وَإِنَّمَا خَرَجُوا هَرَبًا مِنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ رُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ **مَا أُرَاكُمْ تَنْتَهُونَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ حَتَّى يَبْعَثَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلَى هَذَا** وَأَبَى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ **هُمْ عُتَقَاءُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ** رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ (۱) (صحيح)

حضرت علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حدیبیہ کے دن صلح سے پہلے کچھ غلام نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے ان غلاموں کے (کافر) مالکوں نے آپ ﷺ کو لکھا "اے محمد ﷺ ! اللہ کی قسم یہ لوگ آپ کے دین کی رغبت کے لئے نہیں آئے بلکہ محض غلامی سے آزادی حاصل کرنے کے لئے بھاگے ہیں۔" بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ ! یہ صحیح کہتے ہیں ان غلاموں کو ان کے مالکوں کے پاس واپس لوٹا دیجئے۔" اس پر رسول اللہ ﷺ غصے ہوئے اور فرمایا "اے قریش کے لوگو! لگتا ہے تم لوگ اس وقت تک (ایسی غیر حکیمانہ باتوں سے) باز نہیں آؤ گے جب تک اللہ تعالیٰ تم پر ایسا آدمی مسلط نہ کردے جو ان باتوں پر تمہاری گردنیں مار دے۔" اور آپ ﷺ نے ان غلاموں کو واپس بھیجنے سے انکار کردیا اور فرمایا یہ لوگ اللہ عزوجل کے آزاد کردہ ہیں۔ اسے ابو داؤد نے

۱- صحيح سنن ابى داؤد للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث ۲۳۴۹

روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۰ کسی قیدی کو امان دینے کے بعد قتل کرنا منع ہے۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ الْخُزَاعِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَمِنَ رَجُلًا عَلَى دَمِهِ فَقَتَلَهُ فَإِنَّهُ يَحْمِلُ لِوَاءَ غَدْرٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ (۱) (صَحِيْح)

حضرت عمرو بن حمق خزاعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "جس شخص نے کسی کو امان دینے کے بعد قتل کیا وہ قیامت کے دن غداری کا جھنڈا اٹھائے ہوئے ہوگا۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۱ قیدیوں کا تبادلہ کرنا جائز ہے۔

عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ (۲) (صحيح)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک مشرک قیدی کے بدلے دو مسلمان قیدی آزاد کروائے۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

✿ ✿

۱– صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۱۷۷ ۲– صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۱۲۷۳

اَلادْعِيَةُ فِی الْجِهَادِ

جہاد کے متعلق دعائیں

مسئلہ ۲۰۲ مجاہدین کو فوجی مہم پر بھیجتے وقت درج ذیل دعا مانگنی چاہئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْخَطْمِيِّ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَسْتَوْدِعَ الْجَيْشَ قَالَ أَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِينَكُمْ وَأَمَانَتَكُمْ وَخَوَاتِيمَ أَعْمَالِكُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ[1] (صحيح)

حضرت عبداللہ خطمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کسی لشکر کو روانہ فرمانا چاہتے تو فرماتے "میں تمہارا دین ' تمہاری امانتیں اور تمہارے آخری اعمال اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۳ دشمن پر حملہ کرتے وقت درج ذیل دعاء مانگنی چاہئے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى يَقُولُ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ **اللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ اللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ** رَوَاهُ بْنُ مَاجَة (۲) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کے لشکروں کے خلاف یوں دعا فرمائی "اے اللہ کتاب نازل فرمانے والے ' جلد حساب لینے والے' لشکروں کو شکست دینے والے دشمن کو شکست دے اور ان کے پاؤں ڈگمگا دے۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا غَزَا قَالَ **اللّٰهُمَّ**

۱۔ كتاب الجهاد باب في الدعاء عند الوداع
۲۔ كتاب الجهاد باب القتال في سبيل الله

أَنْتَ عَضُدِي وَنَصِيرِي بِكَ أَحُولُ وَبِكَ أَصُولُ وَبِكَ أُقَاتِلُ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ [۱] (صحیح)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ کرتے تو فرماتے "اے اللہ ! تو ہی میرا بازو ہے تو ہی میرا مددگار ہے تیری توفیق سے ہی میں چلتا پھرتا ہوں تیری مدد سے ہی حملہ کرتا ہوں اور تیرے سہارے پر ہی لڑتا ہوں اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۴ دشمن پر حملہ کرتے وقت نعرہ تکبیر بلند کرنا مستحب ہے۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ صَبَّحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ وَقَدْ خَرَجُوْا بِالْمَسَاحِيْ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالُوْا هَذَا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ ، مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ ، فَلَجَأُوْا إِلَى الْحِصْنِ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ وَقَالَ اللهُ أَكْبَرُ ، خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ [۲]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کے وقت خیبر (حملہ کرنے کے لئے) پہنچے' اس وقت یہودی اپنی گردنوں پر کدالیں اٹھائے ہوئے (خیبر سے) نکل رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر کہنے لگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کا لشکر آگئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کا لشکر آگئے۔ چنانچہ بھاگ کر قلعہ بند ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا "اللہ اکبر خیبر تباہ ہوا ہم جب کسی قوم کی بستی پر دھاوا بولتے ہیں تو (جنگ کے لئے) خبردار کی گئی اس قوم کی صبح بڑی منحوس ہوتی ہے ۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۵ دوران جنگ مجاہدین دشمن کے گھیرے میں آجائیں تو درج ذیل دعاء مانگنی چاہئے۔

عَنْ أَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قُلْنَا يَوْمَ الْخَنْدَقِ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ هَلْ مِنْ شَيْءٍ نَقُوْلُهُ فَقَدْ بَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ قَالَ نَعَمْ أَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَ آمِنْ رَوْعَاتِنَا قَالَ فَضَرَبَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ وُجُوْهَ أَعْدَائِهِ بِالرِّيْحِ فَهَزَمَهُمُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ بِالرِّيْحِ رَوَاهُ أَحْمَدُ [۳] (صحیح)

۱- کتاب الجهاد باب ما يدعى عند اللقاء
۲- کتاب الجهاد والسیر باب التكبير عند الحرب
۳- مشكوة المصابيح للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ۲٤٥٥

حضرت ابو سعید خدری ﷺ کہتے ہیں خندق کے دن ہم نے عرض کیا"یارسول اللہ ﷺ کیا کوئی چیز ایسی ہے جسے ہم (ان حالات میں) پڑھیں کیونکہ (خوف اور گھبراہٹ کی وجہ سے لوگوں کے) کلیجے حلق کو آگئے ہیں۔" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "ہاں (کہو) یا اللہ ! ہمارے عیوب ڈھانپ لے اور ہمیں گھبراہٹ سے امن دے۔"حضرت ابو سعید خدری ﷺ کہتے ہیں کہ (اس کے بعد) اللہ تعالیٰ نے (تیز) ہوا کے ذریعہ دشمنوں کے منہ پھیر دیئے اور اسی ہوا کے ذریعے اللہ نے دشمنوں کو شکست دے دی۔ اسے احمد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۶ مد مقابل دشمن زیادہ طاقتور ہو تو یہ دعاء مانگنی چاہئے۔

عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَافَ مِنْ رَجُلٍ أَوْ مِنْ قَوْمٍ قَالَ **اللَّهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِي نُحُورِهِمْ وَنَعُوذُ بِكَ مِنْ شُرُورِهِمْ** رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ أَبُوْدَاؤُدَ(۱)

حضرت ابو موسیٰ ﷺ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی آدمی یا کسی قوم سے خوف محسوس کرتے تو فرماتے "یااللہ ! ہم کفار کے مقابلے میں تجھے آگے کرتے ہیں اور ان کے شر سے تیری پناہ مانگتے ہیں ۔"اسے احمد ' ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۷ دشمن کے غلبہ سے پناہ مانگنے کے لئے درج ذیل دعاء مانگنی چاہئے نیز بزدلی سے پناہ مانگنے کی دعاء۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ **اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ** مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ(۲)

حضرت انس ﷺ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے "اے اللہ ! میں فکر اور غم ' کمزوری اور سستی ' بزدلی اور بخیلی ' قرض کے بوجھ اور دشمن کے غلبہ سے تیری پناہ مانگتاہوں ۔" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

۱- مشكوة المصابيح للالبانى الجزء الثانى رقم الحديث ٢٤٤١

۲- مشكوة المصابيح كتاب الدعوات باب الاستعاذة الفصل الاول

مسئلہ ۲۰۸ کافروں کے حملہ کی وجہ سے مجاہدین کی نماز ضائع ہوجائے تو کافروں کے لئے یوں بدعا کرنی چاہئے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْأَحْزَابِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ نَارًا شَغَلُونَا عَنِ الصَّلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت علی ﷺ کہتے ہیں کہ احزاب کے روز رسول اللہ ﷺ نے (مشرکین کے لئے یوں) بد دعا فرمائی "اللہ ! ان کے گھر اور قبریں آگ سے بھر دے انہوں نے ہمیں درمیانی نماز (نماز عصر) نہ پڑھنے دی یہاں تک کہ سورج ڈوب گیا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۰۹ دوران جنگ مسلمانوں کو اپنی نمازوں میں کفار اور مشرکین کے لئے درج ذیل بددعاء مانگنی چاہئے۔

عَنْ عَطَاءٍ اَنَّهُ سَمِعَ عُبَيْدَ بْنَ عُمَيْرٍ يُوثِرُ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْقُنُوتِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوبِهِم وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِم وَانْصُرْهُم عَلَى عَدُوِّكَ وَ عَدُوِّهِم اَللّٰهُمَّ الْعَنْ كَفَرَةَ اَهْلَ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ وَ يُقَاتِلُونَ اَولِيَاءَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِم وَ زَلْزِلْ اَقْدَامِهِم وَاَنْزِل بِهِم بَاسَكَ الَّذِي لَا تَرُدُّهُ عَنِ الْقَومِ الْمُجْرِمِيْنَ رَوَاهُ الْمَرْوَزِيُّ فِي قِيَامُ اللَّيْلِ(۲)

حضرت عطاء رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عبید بن عمیر رحمہ اللہ کو ذکر کرتے ہوئے سنا کہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے قنوت میں یہ دعاء مانگی "یا اللہ ! مومن مردوں اور مومن عورتوں کو مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخش دے ان کے دلوں میں الفت ڈال دے اور ان کی آپس میں اصلاح فرمادے ۔ اپنے اور ان کے (مشترکہ) دشمن کے خلاف ان کی مدد فرما۔ اے اللہ ! اہل کتاب میں سے ان کافروں پر اپنی لعنت فرما جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں سے جنگ کرتے ہیں اے اللہ ! ان کے معاملات میں اختلاف ڈال دے ان کے قدم ڈگمگا دے اور ان پر ایسا عذاب نازل فرما جسے تو مجرم لوگوں سے پھیرتا نہیں ۔" اسے مروزی نے قیام اللیل میں روایت کیا ہے۔

۱- كتاب الجهاد باب الدعاء على المشركين

۲- كتاب الوتر باب ما يدعى في القنوت

آدَابُ السَّفَرِ

سفر کے آداب

مسئلہ ۲۱۰ گھر سے نکلتے وقت یا ایک منزل سے دوسری منزل کی طرف روانہ ہوتے وقت درج ذیل دعا مانگنی مسنون ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ فَقَالَ **بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ** قَالَ يُقَالُ حِينَئِذٍ هُدِيتَ وَكُفِيتَ وَوُقِيتَ فَتَتَنَحَّى لَهُ الشَّيَاطِينُ فَيَقُولُ لَهُ شَيْطَانٌ آخَرُ كَيْفَ لَكَ بِرَجُلٍ قَدْ هُدِيَ وَكُفِيَ وَوُقِيَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (حسن)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب آدمی اپنے گھر سے نکلے اور یہ دعا پڑھے "اللہ کے نام سے (نکلتا ہوں) اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں۔ نقصان سے بچنے کی طاقت اور فائدے کے حصول کی قوت اللہ کی توفیق کے بغیر کسی میں نہیں ہے۔" اس وقت اس کے حق میں یہ بات کہی جاتی ہے (سارے کاموں میں) تیری راہنمائی کی گئی۔ تو کفایت کیا گیا اور (ہر طرح کی برائی اور خسارے سے) بچا لیا گیا۔ پس شیطان اس سے الگ ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اس سے کہتا ہے تم اس شخص پر کیسے مسلط ہو سکتے ہو جس کی راہنمائی کی گئی کفایت کیا گیا اور محفوظ کیا گیا۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ بَيْتِي قَطُّ إِلَّا رَفَعَ طَرْفَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ **اللّٰهُمَّ أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ** رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۲) (حسن)

۱- صحيح سنن أبي داؤد للالباني الجزء الثالث رقم الحديث ٤٢٤٩

۲- صحيح سنن أبي داؤد للالباني الجزء الثالث رقم الحديث ٤٢٤٨

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ جب بھی میرے گھر سے نکلتے تو آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر فرماتے "یا اللہ ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں گمراہی اختیار کروں یا کوئی مجھے گمراہ کرے میں پھسلوں یا کسی کو پھسلاؤں ' میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے 'میں کسی کے ساتھ نادانی سے پیش آؤں یا کوئی میرے ساتھ نادانی سے پیش آئے۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٢١١ ہر قسم کے نقصان سے محفوظ رہنے کے لئے کسی نئی جگہ پڑاؤ ڈالنے سے پہلے درج ذیل دعاء مانگنی چاہئے۔

عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيْمٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلاً ثُمَّ قَالَ أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ يَضُرَّهُ شَيْءٌ حَتّٰى يَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِهِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (١)

حضرت خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ جو شخص کسی جگہ ٹھہرے اور یہ دعا پڑھے "میں اللہ تعالیٰ کے تمام کلمات کے ذریعے ساری مخلوق کے شر سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔" تو اسے اس جگہ سے روانہ ہونے تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٢١٢ سواری پر سوار ہوتے وقت درج ذیل دعاء مانگنی چاہئے۔

مسئلہ ٢١٣ کسی مہم سے واپسی پر آئبون ، تائبون ، عابدون ، لربنا حامدون کہنا چاہئے۔

مسئلہ ٢١٤ بلندی پر چڑھتے ہوئے اللہ اکبر اور اترتے ہوئے سبحان اللہ کہنا مسنون ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا اسْتَوَى عَلَى بَعِيرِهِ خَارِجًا إِلَى سَفَرٍ كَبَّرَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هَذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُون – اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هَذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوَى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا

١ – كتاب الرقى باب الرقية بتربة الارض

تَرْضَى اللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هَذَا اللّٰهُمَّ اطْوِ لَنَا الْبُعْدَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَإِذَا رَجَعَ قَالَهُنَّ وَزَادَ فِيهِنَّ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُيُوشُهُ إِذَا عَلَوُا الثَّنَايَا كَبَّرُوا وَإِذَا هَبَطُوا سَبَّحُوا. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر پر روانہ ہونے کے لئے اپنے اونٹ پر سوار ہوتے تو تین دفعہ "اللہ اکبر کہتے پھر فرماتے پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لئے مسخر کیا ہم اسے قابو میں لانے والے نہیں تھے اور ہم اپنے رب کی طرف ہی لوٹنے والے ہیں۔"سورہ زخرف آیت نمبر ۱۳ - ۱۴) اے اللہ میں اس سفر میں تجھ سے نیکی اور تقوی اور ایسے عمل کی توفیق طلب کرتا ہوں جس سے تو راضی ہو۔ اے اللہ ہمارے لئے یہ سفر آسان فرما اس سفر کی طوالت کم کردے۔ اے اللہ دوران سفر تو ہی ہمارا ساتھی ہے اور میرے پیچھے اہل و عیال اور مال و منال میں تو ہی محافظ ہے۔" جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس لوٹتے تب بھی یہ کلمات ارشاد فرماتے اور ساتھ ان الفاظ کا اضافہ فرماتے "ہم واپس آنے والے، توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے اور اپنے رب کی حمد و ثنا کرنے والے ہیں" نیز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے لشکر والے جب بلندی پر چڑھتے تو "اللہ اکبر" کہتے جب نیچے اترتے تو "سبحان اللہ کہتے۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۵ جہاد کے لئے جمعرات کے روز سفر شروع کرنا مستحب ہے۔

عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يَخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيسِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کے لئے جمعرات کے روز نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے لئے جمعرات کے روز نکلنا ہی پسند فرمایا کرتے تھے اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۶ سفر کا آغاز صبح کے وقت کرنا مستحب ہے۔

عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ

۱- صحيح سنن ابي داؤد للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ۲۲٦٤ ۲- كتاب الجهاد والسير باب من أحب الخروج يوم الخميس

بَارِكْ لِأُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا وَ كَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۱) (صحیح)

حضرت صخر غامدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے اللہ میری امت کو صبح کاذب میں برکت عطا فرما۔" چنانچہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی لشکر یا فوجی مہم روانہ فرماتے تو دن کے پہلے حصہ میں روانہ فرماتے ۔اسے ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۷ مجاہدین کی نقل و حرکت کے لئے اچھا وقت رات کا پہلا پہر ہے۔

عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالدُّلْجَةِ فَإِنَّ الْأَرْضَ تُطْوَى بِاللَّيْلِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۲) (صَحِيْح)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تم لوگ رات کے پہلے پہر سفر کیا کرو اس وقت سفر جلدی طے ہوتا ہے۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۸ دوران سفر پیش آنے والی ممکنہ مشکلات سے محفوظ رہنے کے لئے احتیاطی تدابیر اختیار کرنا ضروری ہے ۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَقَّهَا وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَأَسْرِعُوا السَّيْرَ فَإِذَا أَرَدْتُمُ التَّعْرِيسَ فَتَنَكَّبُوا عَنِ الطَّرِيقِ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ (۳) (صحیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "جب خوشحالی میں سفر کرو تو اونٹوں کو ان کا حق ادا کرو (یعنی انہیں خوب چارہ اور پانی دو) قحط سالی میں سفر کرو تو (منزل پر) جلدی پہنچنے کی کوشش کرو (تاکہ راستہ میں اونٹوں کو چارہ پانی نہ ملنے سے پریشانی نہ اٹھانی پڑے) جب رات کو پڑاؤ کرنا ہو تو راستے سے ہٹ کر پڑاؤ کرو (تاکہ موذی جانوروں سے محفوظ رہو)۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۱۹ تین یا تین سے زیادہ آدمی سفر کریں تو اپنے میں سے کسی ایک کو

۱– صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۲۷۰
۲– صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۲٤۱
۳– صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثالث رقم الحدیث ۲۲۳۹

امیر مقرر کر لینا چاہئے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَ ثَلَاثَةٌ فِي سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوا أَحَدَهُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ (١) (صحيح)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جب سفر میں تین آدمی ہوں تو (اپنے میں سے) کسی ایک کو امیر بنا لیں۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٢٢٠ کسی ذمہ دار آدمی کو دوران سفر لشکر کے پیچھے پیچھے آنا چاہئے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَلَّفُ فِي الْمَسِيرِ فَيُزْجِي الضَّعِيفَ وَيُرْدِفُ وَيَدْعُو لَهُمْ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ (٢) (صَحِيْح)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران سفر (لشکر کے) پیچھے پیچھے رہا کرتے ضعیف آدمیوں کو ساتھ لیتے اور انہیں (اپنے پیچھے سوار کر لیتے اور ان کے لئے دعا فرماتے۔ اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ٢٢١ سفر سے واپسی پر گھر جانے سے قبل اطلاع بھجوانا مستحب ہے۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ ذَهَبْنَا لِنَدْخُلَ فَقَالَ أَمْهِلُوا حَتَّى نَدْخُلَ لَيْلًا أَيْ عِشَاءً كَيْ تَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ وَتَسْتَحِدَّ الْمُغِيبَةُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (٣)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد میں تھے جب ہم مدینہ واپس آئے تو اپنے گھروں کو جانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ٹھہرو ہم رات کو یعنی عشاء کے وقت جائیں گے تاکہ بالوں والی خاتون کنگھی پٹی کر لے اور جس کا خاوند غائب تھا وہ اپنے جسم کی صفائی کر لے۔" اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

١- صحيح سنن أبي داؤد للالباني الجزء الثالث رقم الحديث ٤٩٤
٢- صحيح سنن أبي داؤد للالباني الجزء الثالث رقم الحديث ٥٠٠
٣- كتاب الامارت باب السفر قطعة من العذاب

صَلَاةُ الْخَوْفِ

نماز خوف

مسئلہ ۲۲۲ نماز خوف کے لئے سفر شرط نہیں۔

مسئلہ ۲۲۳ نماز خوف کے بارے میں حضور اکرم ﷺ سے کئی طریقے ثابت ہیں۔ جنگ کی صورت حال کے پیش نظر جس طرح کا موقع ہو اسی کے مطابق نماز ادا کی جانی چاہئے۔

مسئلہ ۲۲۴ اگر خوف سفر میں ہو تو چار رکعت والی نماز (ظہر، عصر اور عشاء) قصر کرکے دو رکعت ادا کی جائے گی آدھا لشکر امام کے پیچھے ایک رکعت ادا کرکے باقی ایک رکعت میدان جنگ میں جا کر ادا کرے گا۔ اس دوران باقی آدھا لشکر امام کے پیچھے ایک رکعت ادا کرکے ایک رکعت میدان جنگ میں واپس جاکر ادا کرے گا۔

مسئلہ ۲۲۵ اگر خوف حضر میں ہو تو چار رکعت والی نماز پوری ادا کی جائے گی آدھا لشکر امام کے پیچھے دو رکعت ادا کرکے باقی دو رکعت میدان جنگ میں جاکر ادا کرے گا۔ اس دوران باقی آدھا لشکر امام کے پیچھے دو رکعت ادا کرکے باقی دو رکعت واپس میدان جنگ میں جا کر ادا کرے گا۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْخَوْفِ بِإِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْأُخْرَى مُوَاجِهَةُ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوا وَقَامُوا فِي مَقَامِ أَصْحَابِهِمْ مُقْبِلِينَ عَلَى الْعَدُوِّ وَجَاءَ أُولَئِكَ ثُمَّ صَلَّى بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَةً ثُمَّ سَلَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَضَى هَؤُلَاءِ رَكْعَةً وَهَؤُلَاءِ رَكْعَةً رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

۱- کتاب صلاۃ المسافرین باب صلاۃ الخوف

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے لشکر کے ایک حصہ کو جنگ کے وقت ایک رکعت نماز پڑھائی جب کہ لشکر کا دوسرا حصہ دشمن کے ساتھ جنگ میں مصروف رہا۔ پھر نماز پڑھنے والاحصہ دشمن کے سامنے آگیا اور دوسرے حصہ کو رسول اللہ ﷺ نے ایک رکعت نماز پڑھائی اور سلام پھیر دیا پھر پہلے اور دوسرے دونوں حصوں نے اپنی (باقی) ایک ایک رکعت (میدان جنگ میں الگ الگ) پوری کرلی۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِذَاتِ الرِّقَاعِ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّى بِطَائِفَةٍ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ تَأَخَّرُوا وَصَلَّى بِالطَّائِفَةِ الْأُخْرَى رَكْعَتَيْنِ وَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ(۱)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں غزوہ رقاع کے موقع پر ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔ نماز کی نیت باندھی گئی حضور اکرم ﷺ نے لشکر کے ایک حصہ کو دو رکعت نماز پڑھائی اور وہ چلا گیا' پھر لشکر کے دوسرے حصہ کو دو رکعت نماز پڑھائی اس طرح حضور اکرم ﷺ کی چار اور لوگوں کی دو دو رکعتیں ہو گئیں۔ اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۶ زیادہ خوف کی صورت میں جس حالت میں ممکن ہو' نماز ادا کی جائے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي صَلَاةِ الْخَوْفِ فَإِنْ كَانَ خَوْفٌ أَشَدَّ مِنْ ذٰلِكَ فَرِجَالًا أَوْ رُكْبَانًا رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ(۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے صلاۃ الخوف کا طریقہ بتاتے ہوئے فرمایا"اگر خطرہ زیادہ ہو تو پیدل یا سوار (جیسے بھی ممکن ہو) نماز ادا کرو۔"اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۷ جنگ کی صورت حال کے پیش نظر نماز قضا کی جاسکتی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَادَى فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ انْصَرَفَ عَنِ الْأَحْزَابِ أَنْ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الظُّهْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَتَخَوَّفَ نَاسٌ فَوْتَ الْوَقْتِ فَصَلَّوْا

۱- منتقى الأخبار كتاب صلاة الخوف رقم الحديث ۱۷۰۳

۲- كتاب الصلاة باب ما جاء في صلاة الخوف

دُونَ بَنِي قُرَيْظَةَ وَقَالَ آخَرُونَ لَا نُصَلِّي إِلَّا حَيْثُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ فَاتَنَا الْوَقْتُ قَالَ فَمَا عَنَّفَ وَاحِدًا مِنَ الْفَرِيقَيْنِ رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس روز رسول اللہ ﷺ غزوہ احزاب سے واپس تشریف لائے تو اعلان فرمایا ہر آدمی نماز ظہر بنو قریظہ میں جاکر پڑھے ۔ کچھ لوگوں نے نماز قضا ہونے کے ڈر سے راستہ میں ہی پڑھ لی مگر کچھ لوگوں نے کہا ہم تو وہیں نماز پڑھیں گے جہاں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے خواہ نماز قضا ہی ہو جائے ۔ رسول اللہ ﷺ نے دونوں میں سے کسی کو بھی کچھ نہ کہا۔اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

♥♥

۱- کتاب الجهاد والسير باب المبادرة بالغزو تقديم اهم الامرين المتعارضين

جِهَادُ النِّسَاءِ

عورتوں کا جہاد

مسئلہ ۲۲۸ خواتین پر جہاد واجب نہیں۔

عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتِ اسْتَأْذَنْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجِهَادِ فَقَالَ جِهَادُكُنَّ الْحَجُّ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ سے جہاد میں شرکت کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا "خواتین کا جہاد حج کرنا ہے۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۲۹ حسب ضرورت خواتین دوران جہاد زخمیوں کی مرہم پٹی کرنے اور انہیں ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کی خدمات سرانجام دے سکتی ہیں۔

عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قَالَتْ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْقِي وَنُدَاوِي الْجَرْحَى وَنَرُدُّ الْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہم جہاد میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ تھیں ہم لوگوں کو پانی پلاتیں، زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں اور مقتولین کی لاشیں مدینہ لاتیں۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَنِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا فَيَسْقِينَ الْمَاءَ وَيُدَاوِينَ الْجَرْحَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ (۳)

حضرت انس بن مالک ؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جہاد میں ام سلیم رضی اللہ عنہا اور

۱- كتاب الجهاد باب جهاد النساء ۲- كتاب الجهاد باب جهاد النساء ۳- كتاب الجهاد باب غزوة النساء مع الرجال

انصار کی بعض دوسری خواتین کو اپنے ساتھ رکھتے وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں۔ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ وَأُدَاوِي الْجَرْحَى وَأَقُومُ عَلَى الْمَرْضَى رَوَاهُ مُسْلِمٌ(۱)

حضرت ام عطیہ انصاریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نبی اکرم ﷺ کے ساتھ سات غزوات میں شریک ہوئی 'میں مجاہدین کے کیمپ میں ہی رہتی مجاہدین کے لئے کھانا پکاتی ' زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی اور بیماروں کا خیال رکھتی -اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

وضاحت یاد رہے جو خواتین جہاد میں شریک ہوتیں ان کے شوہر بھی جہاد میں شریک ہوتے تھے دوران جہاد اگرچہ خواتین کے لئے پردہ کی وہ پابندی ممکن نہیں جس کا عام حالات میں حکم دیا گیا ہے تاہم خواتین کو ایسا لباس استعمال کرنا چاہئے جس سے عریانی کا خدشہ نہ ہو۔

مسئلہ ۲۳۰ مال غنیمت میں خواتین کا حصہ مقرر نہیں کیا گیا البتہ حاکم وقت چاہے تو مال غنیمت میں سے خواتین کو انعام وغیرہ دے سکتا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَغْزُوْا بِالنِّسَآءِ فَيُدَاوِيْنَ الْجَرْحَى وَيُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيْمَةِ وَأَمَّا بِسَهْمٍ فَلَمْ يَضْرِبْ لَهُنَّ . رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ(۲) (صَحِيْح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ خواتین نبی اکرم ﷺ کے ساتھ غزولت میں شریک ہوتیں ' زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں اور انہیں مال غنیمت میں سے کچھ انعام مل جاتا لیکن مال غنیمت میں ان کا حصہ مقرر نہیں تھا۔ اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت مال غنیمت چونکہ اہل قتال کا حق ہے اور خواتین کو قتال میں حصہ لینے کی اجازت نہیں لہذا شریعت نے مال غنیمت میں خواتین کا حصہ مقرر نہیں کیا۔

❋ ❋

۱- کتاب الجھاد باب عدد غزوات النبی ﷺ

۲- صحیح سنن الترمذی للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۱۲۶۰

لاَيُقَالُ فُلاَنٌ شَهِيْدٌ

کسی متعین آدمی کو شہید کہنا جائز نہیں

مسئلہ ۲۳۱ اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے کسی متعین آدمی کو شہید کہنا جائز نہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُكْلَمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُكْلَمُ فِي سَبِيلِهِ إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہوا اور اللہ خوب جانتا ہے کون اس کی راہ میں زخمی ہوا ہے۔ وہ قیامت کے روز اس حال میں آئے گا کہ اس کے خون کا رنگ تو خون جیسا ہی ہوگا لیکن اس سے کستوری کی خوشبو آرہی ہوگی۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

عَنْ عُمَرَ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فُلَانًا قَدِ اسْتُشْهِدَ قَالَ كَلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِي النَّارِ بِعَبَاءَةٍ قَدْ غَلَّهَا رَوَاهُ التِّرْمَذِيُّ (۲) (صحيح)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا گیا "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاں شخص شہید ہوگیا۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ہرگز نہیں میں نے اسے مال غنیمت کی ایک چادر چوری کرنے کے گناہ میں آگ میں دیکھا ہے۔" اسے ترمذی نے روایت کیا ہے۔

وضاحت وہ لوگ جنہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے شہید قرار دیا ہے۔ انہیں قطعی طور پر شہید کہنا جائز اور درست ہے نیز کسی خاص آدمی کا نام لئے بغیر اللہ کے دین کو غالب کرنے والے لوگوں کو عمومی طور پر شہید کہنا درست ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

۱- كتاب الجهاد باب من يجرح في سبيل الله

۲- صحيح سنن الترمذي للالباني ،الجزء الثاني رقم الحديث ۱۲۷۹

مَسَائِلُ مُتَفَرِّقَةٌ
متفرق مسائل

مسئلہ ۲۲۲ مسلمانوں کی سیاحت جہاد فی سبیل اللہ میں ہے۔

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِي فِي السِّيَاحَةِ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ سِيَاحَةَ أُمَّتِي الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ (۱) (حسن)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! مجھے سیر و سیاحت کی اجازت دیجئے۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "میری امت کی سیاحت جہاد فی سبیل اللہ ہے۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

وضاحت عربی زبان میں سیاحت کا معنی ہے عبادت کے لئے آبادی سے نکل جانا(قاموس) پہلی امتوں کے لوگ عبادت کے لئے جنگلوں ' پہاڑوں اور صحراؤں میں نکل جاتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مقصد کے لئے آبادی چھوڑنے سے منع فرمایااور جہاد کے لئے نکلنے کو اس امت کی سیاحت قرار دیا کیونکہ جہاد میں سیاحت اور رہبانیت سے بڑھ کر ترک دنیاموجود ہے۔

مسئلہ ۲۲۳ دوران جہاد غلطی سے اپنے یا ساتھیوں کے ہتھیار سے مرنے والا مسلمان بھی شہید ہے۔

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ خَيْبَرَ قَاتَلَ أَخِي قِتَالًا شَدِيدًا فَارْتَدَّ عَلَيْهِ سَيْفُهُ فَقَتَلَهُ فَقَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ وَشَكُّوا فِيهِ رَجُلٌ مَاتَ بِسِلَاحِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاتَ جَاهِدًا مُجَاهِدًا رَوَاهُ أَبُوْدَاؤُدَ (۲) (صحيح)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جنگ خیبر میں میرا بھائی خوب لڑا (اسی دوران) اس

۱۔ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۱۷۲ ۲۔ صحیح سنن ابی داؤد للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۲۱۳

کی اپنی تلوار ہی اسے لگ گئی اور وہ فوت ہوگیا صحابہ کرامؓ اس واقعہ پر بحث کرنے لگے اور اس کی شہادت کو تسلیم نہ کیا بلکہ یہ کہا کہ ایک آدمی تھا جو اپنے ہی ہتھیار سے مرگیا۔ رسول اللہ ﷺ (کو معلوم) ہوا تو ارشاد فرمایا "وہ جہاد کرتا ہوا مجاہد کی حیثیت سے مرا ہے۔" اسے ابو داؤد نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۳۴ جزیہ ادا کرنے والے کافروں (ذمیوں) کے جان و مال اور ان کے حقوق کا تحفظ کرنا اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے۔

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وَأُوصِيهِ بِذِمَّةِ اللّٰهِ وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُوفَى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ وَأَنْ يُقَاتَلَ مِنْ وَرَائِهِمْ وَلَا يُكَلَّفُوا إِلَّا طَاقَتَهُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عمرؓ نے (دنیا سے رخصت ہوتے وقت بعد میں بننے والے خلیفہ کو) وصیت فرمائی کہ میں اسے وصیت کرتا ہوں کہ ذمیوں سے کئے ہوئے عہد کو اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ سمجھتے ہوئے پورا کرے ان کی جانیں بچانے کے لئے (غیر ذمی کافروں سے) لڑے اور ان کی طاقت سے زیادہ انہیں تکلیف نہ دے (یعنی ان کی استطاعت سے زیادہ جزیہ وصول نہ کرے)۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۳۵ جہاد سے واپس آنے والے مجاہدین کا شہر سے باہر نکل کر استقبال کرنا مستحب ہے۔

عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ذَهَبْنَا نَتَلَقَّى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ الصِّبْيَانِ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ (رسول اللہ ﷺ جب غزوہ تبوک سے واپس تشریف لائے تو) ہم نے (مدینہ سے باہر) ثنیۃ الوداع کے مقام پر بچوں کے ساتھ آپ ﷺ کا استقبال کیا۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۳۶ دوران جہاد شجاعت کے منفرد کارنامے دکھانے والے مجاہدین کو مال

۱۔ کتاب الجهاد باب يقاتل عن اهل الذمة

۲۔ کتاب الجهاد باب استقبال الغزاة

غنیمت کے علاوہ خصوصی انعامات دینا بھی جائز اور درست ہے۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِأَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوَى قَسْمِ عَامَّةِ الْجَيْشِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جن فوجیوں کو (جہاد کے لئے) روانہ فرماتے ان میں سے بعض کو اپنے حصہ کے علاوہ خصوصی انعام بھی عطا فرماتے۔ اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۳۷ دوران جہاد اللہ تعالیٰ کی مدد یقینی بنانے کے لئے خلیفتہ المسلمین کو قوم کے نیک متقی اور کمزور و ناتواں لوگوں کی دعائیں حاصل کرنے کا خصوصی اہتمام کرنا چاہئے۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَأْتِي زَمَانٌ يَغْزُو فِئَامٌ مِنَ النَّاسِ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ أَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ فِيكُمْ مَنْ صَحِبَ صَاحِبَ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُقَالُ نَعَمْ فَيُفْتَحُ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ فوج در فوج جہاد کریں گے۔" ان سے پوچھا جائے گا "تم میں کوئی ایسا شخص ہے جسے رسول اللہ ﷺ کی صحبت حاصل رہی ہو؟" لوگ کہیں گے "ہاں (چنانچہ ان کی دعا سے) انہیں فتح حاصل ہوگی پھر ایک زمانہ ایسا آئے گا لوگوں سے پوچھا جائے گا کہ تم میں کوئی ایسا شخص ہے جسے رسول اکرم ﷺ کے صحابہ کرام کی صحبت حاصل رہی ہو جواب دیا جائے گا ہاں' چنانچہ (ان کی دعا سے) فتح حاصل ہوگی پھر ایک زمانہ آئے گا جب پوچھا جائے گا کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جسے صحابہ کرام کی صحبت حاصل کرنے والوں کی صحبت حاصل رہی ہو؟" جواب دیا جائے گا "ہاں اس وقت ان کو دعا کے نتیجہ میں فتح حاصل ہوگی۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

۱-كتاب الجهاد باب ومن الدليل على أن الخمس للنوائب المسلمين ۲-كتاب الجهاد باب استعان بالضعفاء والصالحين في الحرب

عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ ظَنَّ أَنَّ لَهُ فَضْلًا عَلَى مَنْ دُونَهُ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **إِنَّمَا يَنْصُرُ اللّٰهُ هٰذِهِ الْأُمَّةَ بِضَعِيفِهَا بِدَعْوَتِهِمْ وَصَلَاتِهِمْ وَإِخْلَاصِهِمْ** رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۱) (صحيح)

حضرت سعد (بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ) کا خیال تھا کہ دوسرے صحابہ کرامؓ کے مقابلہ میں ان کا درجہ زیادہ ہے (حضرت سعد رضی اللہ عنہ مالدار اور بہت جری تھے) رسول اللہ (کو معلوم ہوا تو) فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ امت کے کمزور اور ناتواں لوگوں کی دعاؤں ' نمازوں اور ان کے اخلاص کے وسیلے سے اس امت کی مدد فرماتا ہے۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۳۸ **اللہ کی راہ میں جان دینے والے کے علاوہ طاعون ' پیٹ کی بیماری ' پانی میں ڈوبنے اور دیوار کے نیچے آکر مرنے والا بھی شہادت کا درجہ پاتا ہے۔**

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ **الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ** رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ (۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "شہید پانچ قسم کے ہیں ۱۔ طاعون سے مرنے والا ۲۔ پیٹ کی بیماری سے مرنے والا ۳۔ پانی میں ڈوب کر مرنے والا ۴۔ دیوار کے نیچے آکر مرنے والا اور ۵۔ اللہ کی راہ میں قتل ہونے والا۔" اسے بخاری نے روایت کیا ہے۔

مسئلہ ۲۳۹ **زچگی کی حالت میں مرنے والی خاتون ' آگ میں جل کر مرنے والا اور پسلی کی بیماری سے مرنے والا بھی شہید ہے۔**

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَبْرِ بْنِ عَتِيكٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّهُ مَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُودُهُ فَقَالَ قَائِلٌ مِنْ أَهْلِهِ إِنْ كُنَّا لَنَرْجُو أَنْ تَكُونَ وَفَاتُهُ قَتْلَ شَهَادَةٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **إِنَّ شُهَدَاءَ أُمَّتِي إِذًا لَقَلِيلٌ الْقَتْلُ فِي**

۱- صحيح سنن النسائي للالباني الجزء الثاني رقم الحديث ۲۹۷۸
۲- كتاب الجهاد باب الشهادة سبع سوى القتل

يلِ اللّٰهِ شَهَادَةٌ وَالْمَطْعُونُ شَهَادَةٌ وَالْمَرْأَةُ تَمُوتُ بِجُمْعٍ شَهَادَةٌ يَعْنِي الْحَامِلَ
غَرِقُ وَالْحَرِقُ وَالْمَجْنُوبُ يَعْنِي ذَ الْجَنْبِ شَهَادَةٌ رَوَاهُ اِبْنُ مَاجَةَ (۱) (صحيح)

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت
تے ہیں کہ وہ بیمار ہوئے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے ۔ ان کے گھر والوں
کسی نے کہا "ہم تو امید کرتے تھے کہ یہ اللہ کی راہ میں لڑ کر فوت ہوگا اور شہادت کا درجہ پائے
" رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اس طرح تو میری امت کے شہداء کی تعداد بہت کم ہوجائی گی
فی سبیل اللہ میں قتل ہونا بھی شہادت ہے طاعون سے مرنا بھی شہادت ہے عورت کسی زچگی کی
ت میں مرنا بھی شہادت ہے پانی میں ڈوب کر مرنا بھی شہادت ہے آگ میں جل کر مرنا بھی شہادت
اور پسلی کے مرض (یعنی ذات الجنب) سے مرنا بھی شہادت ہے ۔" اسے ابن ماجہ نے روایت کیا

۲۴۰ اپنے مال اپنے اہل و عیال ' اپنے دین اور اپنی جان کی حفاظت میں قتل ہونے والا بھی شہید ہے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
لَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ أَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَ مَنْ قُتِلَ
نَ دِيْنِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ (۲) (صحيح)

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو شخص اپنے مال کا تحفظ کرتے
ئے قتل کیا گیا وہ شہید ہے جو شخص اپنے اہل و عیال کا تحفظ کرتے ہوئے قتل کیا گیا وہ بھی شہید ہے '
شخص اپنے دین پر قائم رہنے کی وجہ سے قتل کیا گیا وہ بھی شہید ہے اور جو شخص اپنا خون بچاتے
ئے قتل کیا گیا وہ بھی شہید ہے ۔" اسے نسائی نے روایت کیا ہے۔

☆☆

صحیح سنن ابن ماجة للالبانی الجزء الثانی رقم الحدیث ۲۲۶۱ ۲–کتاب تحریم الدم باب من قتل دون دینه

ہماری دعوت یہ ہے کہ!

۱۔ رسول اکرم ﷺ نے امت کو جس بات کا حکم دیا ہے یا جسے خود کیا ہے یا جسے کرنے کی اجازت دی ہے اسے من و عن اسی طرح کیجئے اور جس بات سے آپ ﷺ نے منع فرمایا ہے اس سے رک جائیے ارشاد باری تعالیٰ ہے
﴿وَ مَا آتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَ مَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا﴾ (۵۹:۷)
"جو کچھ رسول تمہیں دیں وہ لے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔"
(سورہ حشر' آیت نمبر۷)

۲۔ رسول اکرم ﷺ نے دین کے معاملے میں جو کام ساری حیات طیبہ میں نہیں کیا' وہ کام اپنی مرضی سے کرکے اللہ کے رسول ﷺ سے آگے بڑھنے کی جسارت نہ کیجئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ أَمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللهِ وَ رَسُوْلِهِ﴾ (۴۹:۱)
"اے لوگو' جو ایمان لائے ہو ! اللہ اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو۔" (سورہ حجرات ' آیت نمبر۱)

✺

۳۔ رسول اکرم ﷺ کی اطاعت اور اتباع کے مقابلے میں کسی دوسرے کی اطاعت اور اتباع کرکے اپنے اعمال برباد نہ کیجئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے
﴿يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ أَمَنُوْا أَطِيْعُوا اللهَ وَ أَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ لَا تُبْطِلُوْا أَعْمَالَكُمْ﴾ (۴۷:۳۳)
"اے لوگو'جو ایمان لائے ہو ! اللہ کی اطاعت کرو ' رسول کی اطاعت کرو اور (کسی دوسرے کی اطاعت کرکے) اپنے اعمال برباد نہ کرو۔" (سورہ محمد ' آیت نمبر۳۳)

✺

جو حضرات ہماری اس دعوت سے متفق ہوں
ہم ان سے تعاون کی درخواست کرتے ہیں !

تفہیم السنّۃ

کے مطبوعہ حصّے

1. توحید کے مسائل (اردو، انگریزی، سندھی)
2. اتباع سنت کے مسائل (اردو، انگریزی، سندھی)
3. طہارت کے مسائل (اردو، انگریزی، سندھی)
4. نماز کے مسائل (اردو، سندھی)
5. جنازے کے مسائل (اردو، سندھی)
6. درود شریف کے مسائل (اردو، سندھی)
7. دعاء کے مسائل (اردو، سندھی)
8. زکوٰۃ کے مسائل (اردو، انگریزی، سندھی)
9. روزوں کے مسائل (اردو، انگریزی، سندھی)
10. حج اور عمرہ کے مسائل (اردو، سندھی)
11. جہاد کے مسائل
12. نکاح کے مسائل
13. طلاق کے مسائل
14. جنت کا بیان
15. جہنم کا بیان
16. شفاعت کا بیان

زیر طبع

1. قبر کا بیان
2. علاماتِ قیامت کا بیان

Hadith Publications
2- Sheesh Mahal Road Lahore
7232808